FREE

غنچۂ اُردو-3

اُردو کی درسی کتاب

URDU READER CLASS : III

جماعت سوّم

ناشر

حکومت تلنگانہ، حیدرآباد۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

SCERT TELANGANA

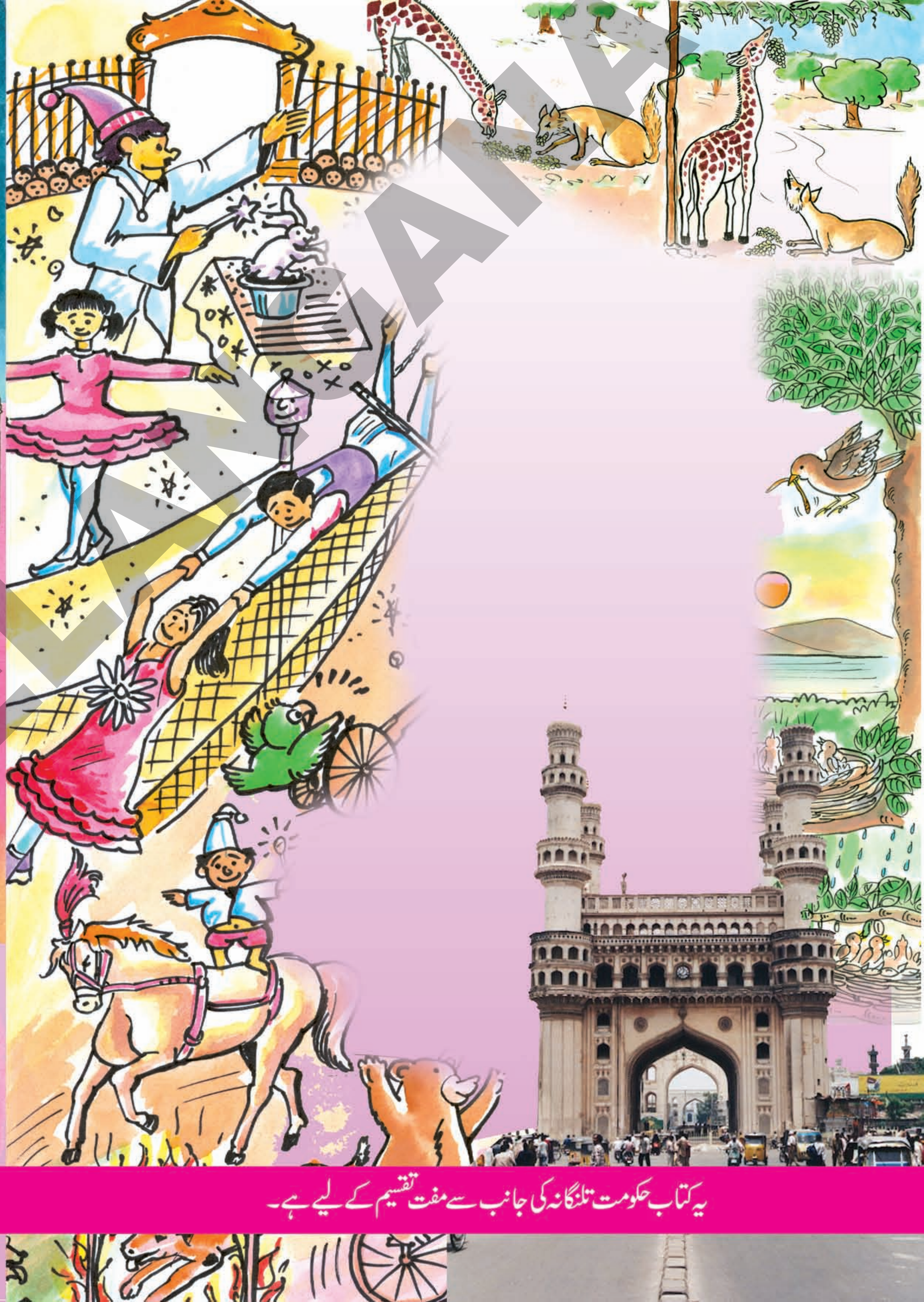

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

بھارت کا آئین - بنیادی فرائض

دفعہ:51(الف)

51الف- بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ......

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ھ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تا کہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) والدین یا سرپرست کا فرض ہے کہ 6 تا 14 سال کی عمر والے لڑکے یا لڑکیوں کے لیے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کریں۔

حکومت تلنگانہ

محکمہ ترقی نسواں وبہبود اطفال - چائلڈ لائن فاؤنڈیشن

خطروں اور مشکلوں سے بچوں کے تحفظ کے لیے

جب اسکول یا اسکول سے باہر بدسلوکی ہو

CHILD LINE 1098 NIGHT & DAY

24 گھنٹے قومی ہلپ لائین

جب افراد خاندان یا رشتہ دار بدتمیزی سے پیش آئیں

جب بچوں کو اسکول سے روک کر کام پر لگایا جائے

مفت خدمات کے لیے (دس......نو........آٹھ) 1098 پر ڈائیل کریں

میرے بارے میں

نام : ______

گاؤں/شہر : ______

والدہ کا نام : ______

والد کا نام : ______

جماعت : ______

مدرسہ کا نام : ______

منڈل : ______

ضلع : ______

ریاست : ______

ملک : ______

اپنے مدرسے میں میری پسندیدہ چیزیں ______

______

میرے پسندیدہ اساتذہ کے نام ______

______

انہیں پسند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ______

______

میں چھٹیوں اور فاضل اوقات میں ______

______

میری پسندیدہ کہانیاں ______

______

میں جماعت سوّم میں یہ سیکھنا چاہتا ہوں ______

______

میں پڑھ لکھ کر ______ بننا چاہتا ہوں

کیوں کہ ______

______

SCERT TELANGANA

غنچۂ اُردو-3

اُردو کی درسی کتاب
جماعت سوّم

3rd Class Urdu Reader

ایڈیٹرس

ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال
سابق کوآرڈینیٹر وانچارج شعبہ ترجمہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

سلیم اقبال
پرنسپل ڈی۔ایڈ المدینہ کالج آف ایجوکیشن، محبوب نگر

سید اصغر حُسین
موظف سینئر لکچرر ڈائیٹ، وقارآباد، رنگا ریڈی

ماھرین مضمون

پروفیسر نجمہ رحمانی
دہلی یونیورسٹی، دہلی

سورنا و نایک
کوآرڈینیٹر، ایس سی ای آر ٹی، تلنگانہ، حیدرآباد

کوآرڈینیٹرس

این۔ایوب حسین
اکیڈمک مانیٹرنگ آفیسر، راجیو ودیا مشن حیدرآباد

تقی حیدر کاشانی
لکچرر ڈائیٹ، وقارآباد، رنگا ریڈی

محمد افتخارالدین شاؔد
کوآرڈینیٹر، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد

کمیٹی برائے فروغ و اشاعت درسی کتاب

شریمتی بی۔شیشوکماری
ڈائرکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
تلنگانہ، حیدرآباد

ڈاکٹر این۔اوپیندر ریڈی
پروفیسر شعبہ نصاب و درسی کتاب
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
تلنگانہ، حیدرآباد

شری۔پی۔سدھاکر
ڈائرکٹر
گورنمنٹ ٹکسٹ بک پریس
تلنگانہ، حیدرآباد

ناشر حکومت تلنگانہ

تعلیم کے ذریعے آگے بڑھیں
صبر و تحمل سے پیش آئیں

قانون کا احترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

”سارے جہاں میں دھوم اُردو زباں کی ہے“

SCERT TELANGANA

© **Government of Telangana, Hyderabad.**

First Published - 2012

New Impressions - 2013 , 2014, 2015, 2016,

2017, 2018, 2019, 2020

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Telangana.

This Book has been printed on 70 G.S.M. Maplitho,
Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

Printed in India
at **Director Telangana State Govt. Text Book Press**,
Mint Compound, Hyderabad,
Telangana State.

مرتبین

محمد افتخار الدین شاؔد

کوآرڈنیٹر اُردو، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ.، حیدر آباد۔

ڈاکٹر ایم۔اے۔قدیر

اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول بوتھ، عادل آباد

محمد عبدالمعز

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول سواران، کریم نگر

فضل احمد اشرفی

معلم اُردو، گورنمنٹ ہائی اسکول معظم شاہی، حیدر آباد

محمد ظہیر الدین

اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول آرمور، نظام آباد

محمود شریف

اردو پنڈت گریڈ II، گورنمنٹ ہائی اسکول چوراہا جنسی، حیدر آباد

محمد عبدالکریم

اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول، کوہلی، میدک

محمد عبدالمتین

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ اپرّ پرائمری اسکول، پھولانگ، نظام آباد

حصیم النساء

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول، جنگم میٹ، حیدر آباد

محمد علیم الدین

اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول پٹلور، رنگا ریڈی

محمد یٰسین شریف

اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول، سلاخ پور، ورنگل

عبدالباری

اردو پنڈت گریڈ II، گورنمنٹ ہائی اسکول جنگم میٹ، حیدر آباد

محمد عبدالرحمٰن شریف

اُردو پنڈت گریڈ II، گورنمنٹ ہائی اسکول مومن واڑی، محبوب نگر

سید ندیم اختر

ایم۔آر۔پی، بنڈلہ گوڑہ منڈل، حیدر آباد

رقیہ تسکین

ڈی۔آر۔پی، گورنمنٹ پرائمری اسکول SMHM، حیدر آباد

محمد فضل علی

معلم گورنمنٹ گرلز پرائمری اسکول، مستعد پورہ، حیدر آباد

سید رؤف ریحان

ڈی۔آر۔پی، گورنمنٹ پرائمری اسکول کمہار واڑی، گولکنڈہ، حیدر آباد

مصورین

سید حشمت اللہ — ڈرائنگ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی اسکول، قاضی پیٹ، ورنگل

وی۔وینکٹیشورلو — ایس۔جی۔ٹی، پرائمری اسکول، سوماورم

سی۔ایچ وینکٹ رمنا — پرائمری اسکول ویرانا ئیک ٹانڈا، جاجی ریڈی گوڑم، ضلع نلگنڈہ

کے۔راگھواچاری — ڈرائنگ ماسٹر، ضلع پریشد ہائی اسکول، نکریکل، ضلع نلگنڈہ

ٹی۔وی۔رام کشن — ڈرائنگ ماسٹر، ضلع پریشد ہائی اسکول، تڑ کا پلی، ضلع میدک

ڈی۔ٹی۔پی۔ لے آوٹ ڈیزائننگ

☆ محمد ذکی الدین لیاقت ☆ محمد معز الدین مکرم ☆ محمد ایوب احمد ناصؔر ☆ شیخ حاجی حسین ☆ ٹی محمد مصطفیٰ

SCERT TELANGANA

پیش لفظ

اسکولی تعلیم میں تحتانوی جماعتوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اوّل اور دوّم جماعتوں میں سننے اور بولنے کی صلاحیت رکھنے والے بچے پڑھنا، لکھنا سیکھتے ہیں۔ ان بچوں کو جماعت سوّم سے اس قابل بنانا ہے کہ وہ الفاظ اور ان کے مفہوم سے آشنا ہوں، زبان کے مختلف اصناف پر مبنی اسباق پڑھ سکیں، الفاظ اور جملوں کی تشکیل سمجھ سکیں اور موقع ومحل کی مناسبت سے ان کا استعمال کرسکیں اور کسی بھی عام فہم موضوع پر اپنے الفاظ میں لکھ سکیں۔ لسانی مہارتوں سے تعلق رکھنے والی استعداد کے حصول سے دیگر مضامین کے سیکھنے میں آسانی ہوگی۔ اس کے لیے درکار صلاحیتوں کو فروغ دینے اور مختلف واقعات کو تخلیقی انداز میں پیش کرنے کے عمل کا آغاز جماعت سوم سے ہوتا ہے۔

درسی کتابیں استعداد کو فروغ دینے میں معاون ہوتی ہیں۔ بدلتے حالات اور ضروریات کے مطابق وقتاً فوقتاً ان میں تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ حال ہی میں نئی کتابیں تیار کرنے کے باوجود قانون حق تعلیم کے نفاذ کے بعد ان درسی کتابوں کا دوبارہ جائزہ لینا اور ان میں ترمیم و تبدیلی کرنا ناگزیر ہوگیا ہے۔ اس قانون کے مطابق درسی کتابوں، تدریسی سرگرمیوں، جانچ کے طریقوں اور کمرہ جماعت کے ماحول وغیرہ میں تبدیلی کے لیے ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت نے ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 تیار کیا ہے۔ اس کے تحت زبان اور اس کی تدریس کا پوزیشن پیپر بھی تیار کیا گیا۔ اور اسی کے بنیادی اصولوں کے مطابق جماعت سوّم کی نئی درسی کتاب ترتیب دی گئی ہے۔

اس نئی کتاب میں نہ صرف معلومات فراہم کی گئی ہیں بلکہ لسانی مہارتوں جیسے سننا، سمجھنا، موقع ومحل کے اعتبار سے بات چیت کرنا، پڑھنا اور سمجھ کر اظہار خیال کرنا، خود لکھنا، تخلیقی انداز میں اظہار کرنا، لفظوں پر عبور حاصل کرنا اور زبان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا جیسی استعداد کے حصول کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس امر پر توجہ دی گئی ہے کہ زبان کی تدریس نہ صرف لسانی مہارتوں کے فروغ میں معاون ہو بلکہ انسانی اقدار، شخصیت کی نشوونما اور قوت تخیل کو بھی فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو۔ اس کے علاوہ غور وفکر پر مائل کرنے یعنی ردعمل ظاہر کرنے، مختلف زاویوں سے سوچنے، تجزیہ کرنے وغیرہ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس کے لیے روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اصناف جیسے گیت، نظموں، کہانیوں، مکالموں، مختلف نوعیت کے مضامین کے علاوہ ایسے مشاغل کو بھی اسباق میں شامل کیا گیا ہے۔ جن پر مقامی تہذیب وتمدن کا اثر نمایاں ہے۔

ہر سبق کے آغاز سے قبل بچوں سے گفتگو کروانے، اور مباحثہ کے ذریعہ سبق کی جانب رغبت دلانے کے لیے موزوں تصویریں دی گئی ہیں۔ بچوں میں مطالعے کے شوق کو بڑھانے اور اس کو ایک عادت میں بدلنے کی غرض سے اس کتاب میں "پڑھیے۔ لطف اٹھائیے" کے عنوان سے پرلطف کہانیاں، نظمیں وغیرہ شامل کی گئی ہیں۔

متعین جماعت واری لسانی استعداد کے حصول کے لیے ہر سبق کے اختتام پر "یہ کیجیے" کے تحت مشغلے ومشقیں دی گئی ہیں۔ مشغلوں کی نوعیت، انفرادی، گروہی یا کل جماعتی ہے۔ بچے درسی کتاب تک محدود نہ رہیں بلکہ لائبریری کتب، زائد مطالعہ مواد، اور روزمرہ زندگی میں انکے استعمال کے ذریعے اپنی زبان پر عبور حاصل کرسکیں ان مقاصد کے پیش نظر مشقوں میں منصوبہ کام اور "توصیف" کو شامل کیا گیا ہے۔

SCERT TELANGANA

ہر سبق کی تکمیل پر '' کیا یہ میں کر سکتا ہوں/کر سکتی ہوں '' عنوان کے تحت چند سوالات دیے گئے ہیں تا کہ بچے خود اندازہ لگا سکیں کہ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ اور کیا نہیں؟ اولیائے طلبا کو بھی اس بات سے واقفیت حاصل ہوگی کہ ان کے بچوں کو کیا سیکھنا ہے اور وہ کیا سیکھے ہیں۔ درسی کتاب کے آخری صفحات میں بچوں کی سہولت کے لیے حروف تہجی کے اعتبار سے فرہنگ فراہم کی گئی ہے۔ جس سے بچوں میں لغت دیکھنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ رنگین تصویریں درسی کتاب کا جز اس لیے نہیں ہیں کہ کتاب محض خوبصورت اور پُرکشش نظر آئے بلکہ یہ بچوں میں غور و فکر کی صلاحیت ابھارنے اور تصورات کو سمجھنے میں معاون ہو۔

اس درسی کتاب کو چار یونٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مسلسل جامع جانچ کو مدنظر رکھ کر کس مہینے میں کون سا سبق مکمل کیا جائے اس کی تفصیل فہرست عنوانات میں درج کی گئی ہے۔ یہ درسی کتاب مکمل طور پر ورک بک نہیں ہے بلکہ ان میں دی گئی خالی جگہوں کو پُر کرنا اور چند مشقوں کو حل کرنا ہے اور بچوں کو مابقی تمام مواد اپنی نوٹ بک میں لکھنا ہوگا۔

کتاب چاہے کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو وہ معلم کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ معلم کو چاہیے کہ وہ اس کا استعمال ایک آلے کے طور پر کرے۔ معلم صرف درس و تدریس تک محدود نہ رہے بلکہ وہ خود غور و فکر کرتے رہے اور ایک معاون کا کردار ادا کرے۔ بات چیت کرنا، خود لکھنا، تخلیقی اظہار جیسے مشغلوں یا سوال و جواب سے تعلق رکھنے والی مشقوں کے اہتمام کے دوران بچوں سے یکساں جوابات طلب کرنا یا یکساں جوابات لکھوانا ٹھیک نہیں ہے۔

اسی طرح جب بچے عام بولی یا گھریلو زبان میں گفتگو کریں تو ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ ان کی لسانی روش کا احترام کریں اور ان کے پس منظر کو سمجھیں۔ اساتذہ کو ایسی ذمہ داری نبھانی ہوگی کہ کمرہ جماعت میں بچے آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور دلچسپ انداز میں سوالات کر سکیں۔

اس درسی کتاب کی تدوین میں شامل اساتذہ، ماہرین مضمون، مصورین، ڈی۔ٹی۔پی لے آؤٹ ڈیزائین کرنے والوں، شعبہ نصاب اور درسی کتب کے اراکین کو میں مبارک باد دیتی ہوں۔ دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر رما کانت اگنی ہوتری، پروفیسر نجمہ رحمانی، ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال اور ایڈیٹوریل بورڈ کے اراکین کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں اور اس بات کی امید کرتی ہوں کہ یہ درسی کتاب درکار مہارتوں اور استعداد کو فروغ دینے میں معاون ہوگی۔

ڈائرکٹر

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت

تلنگانہ، حیدرآباد

SCERT TELANGANA

ہدایات برائے اساتذہ

☆ درسی کتاب میں بچوں میں متوقع استعداد کی فہرست شامل کی گئی ہے۔ بچے ان استعداد کے حامل ہوں اس بات کو یقینی بنائیں۔

☆ درسی کتاب میں چار یونٹ ہیں۔ ہر یونٹ کے اسباق کی تکمیل طئے کردہ مہینوں میں کریں۔

☆ سبق کی تدریس سے مراد سبق سے تعلق رکھنے والی مشقیں کروانا' استعداد کے حصول کو یقینی بنانا ہے۔اس کے لیے ہر سبق میں ''یہ کیجیے'' عنوان کے تحت مشقیں دی گئی ہیں۔انہیں پابندی سے کروائیں۔

☆ ہر سبق کے آخر میں ''کیا یہ میں کرسکتا ہوں/کرسکتی ہوں؟'' کے عنوان سے بچوں کی خود کی جانچ کے لیے ایک چک لسٹ دی گئی ہے۔اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے ان کی نشان دہی خود سے کرسکیں۔

☆ ہر سبق سے پہلے محرکہ کی تصویر دی گئی ہے۔اس کے بارے میں بچوں سے گفتگو کروائیں اور اس کے تحت دیے گئے سوالوں کے علاوہ مزید سوالات بھی کریں۔اس کے بعد بچوں کو سبق کی جانب راغب کریں۔

☆ ہر سبق کی شروعات میں بچوں کے لیے تین ہدایتیں دی گئی ہیں۔ان ہدایتوں کے مطابق سبق سمجھانے سے قبل بچوں سے انفرادی طور پر پڑھائیں۔ایسے الفاظ جنہیں سمجھنا مشکل ہے ان کی نشان دہی کروائیں۔ان الفاظ کے معانی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ سے معلوم کرنے کی ترغیب دیں یا جملوں کی مدد سے ان الفاظ کے معانی سمجھائیں۔

☆ بچوں سے ایسی مشق کروائیں کہ وہ سبق روانی سے پڑھ سکیں۔ہمیں چاہیے کہ صحیح تلفظ کی ادائیگی کے ساتھ بچوں کو سبق سنائیں۔

☆ تدریسی واکتسابی عمل میں مناسب سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے تاکہ بچے سبق کے متن یا خلاصے کو سمجھ سکیں۔

☆ بچوں کو اس بات کی ترغیب دیں کہ وہ مکالموں کی شکل میں موجود اسباق کا مطالعہ گروہی طور پر کریں اور سبق کے مطابق ڈرامہ یا اداکاری کریں۔

☆ تمام اسباق کی تدریس کا طریقہ ایک جیسا نہ ہو بلکہ سبق کی نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف حکمت عملیاں اپنائی جائیں۔

☆ زبان کی تدریس کے لیے 90 منٹ کا وقت مختص کیا جائے۔اس میں 45 منٹ سبق کی تدریس یا مشقوں کو سمجھانے کے لیے استعمال کریں۔ مابقی 45 منٹ میں بچے گروہی یا انفرادی طور پر حصہ لیتے ہوئے درسی کتاب کی مشقوں کو حل کرسکیں اس بات کو یقینی بنائیں۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیمی طور پر کمزور بچوں کے ساتھ بیٹھ کر اُن پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے ضروری مشغلوں کا اہتمام کریں۔

SCERT TELANGANA

حکومت تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

☆ سبق سے پہلے دی گئی محرکہ کی تصویر کے بارے میں بچوں سے گفتگو کروائیں۔ سنیے۔ بولیے' مشغلے کا اہتمام کل جماعت کے طور پر کروائیں۔

☆ 'پڑھیے' سے تعلق رکھنے والے مشغلوں کا اہتمام انفرادی یا گروہی طور پر کروائیں۔

☆ 'خود لکھیے' کے تحت دیے گئے سوالوں کے جواب لکھنے سے قبل بچوں سے کل جماعت مشغلے کے طور پر مباحثہ کروائیں اور جوابات انفرادی طور پر لکھنے کو یقینی بنائیں۔ مابعد تحریر اس کی تصحیح کریں۔

☆ 'خود لکھیے' مشغلے کے تحت روزانہ کسی ایک موضوع پر بچے خود سے لکھ کر بتائیں اور اس پر توجہ مرکوز کریں۔

☆ 'لفظیات' کے تحت دی گئی مشقوں کا اہتمام گروہی طور پر کر کے بچوں کو انفرادی طور پر لکھنے کی ترغیب دیں۔

☆ تخلیقی اظہار' توصیف' منصوبہ کام سے متعلق کل جماعت مشغلے کے طور پر سب بچوں کو ہدایتیں دیں۔ اس کے بعد بچوں سے کہیں کہ وہ گروہی طور پر یہ کام انجام دیں۔ گروہی کام کی تکمیل کے بعد ہر ایک بچے کی ترقی کا تعین کریں۔

☆ خود لکھیے/تخلیقی اظہار/منصوبہ کام کے تحت انجام دیے گئے بچوں کے کام کی سبق واری رپورٹ تیار کریں۔

☆ زبان شناسی کے تحت مشغلوں کا اہتمام کل جماعت طور پر اس طرح کروائیں کہ بچے آسانی سے سمجھ سکیں۔ اس کے بعد ہر بچے سے انفرادی طور پر کروائیں۔

☆ درسی کتاب کے علاوہ مدرسہ میں دستیاب 'شبنم کی بوندیں' کہانیوں کے کارڈ' تصویری کہانیاں' کہانیوں کی کتابیں جیسے بچوں کے ادب سے تعلق رکھنے والی کتابوں کا مطالعہ کروائیں۔

☆ مسلسل جامع جانچ کے تحت بچوں کی ترقی کا اندازہ بروقت لگانے اور استعداد واری نتائج درج کرنے کے لیے ایک خصوصی رجسٹر کا اہتمام کریں۔ اس رجسٹر میں ہر ایک یونٹ کے تحت بچوں کی ترقی ' استعداد واری درج کریں۔ یہ اندراج' جولائی' ستمبر' دسمبر اور فروری کے مہینوں میں کیا جائے۔

☆ مسلسل جامع جانچ کے تحت جولائی' ستمبر' دسمبر اور فروری کے مہینوں میں بچوں کی نوٹ بکس' اسائمنٹ' منصوبہ کام' پورٹ فولیو' توصیف' تخلیقی اظہار' جیسے امور کی بنیاد پر بچوں کی ترقی کا تعین کرنا اور انھیں درج کرنا ہوگا۔

☆ اکٹوبر اور اپریل کے مہینوں میں منعقد کیے جانے والے میقاتی امتحانات کے لیے اساتذہ خود سے استعدادوں کی بنیاد پر پرچہ سوالات تیار کریں۔

☆ درسی کتاب میں 'پڑھیے۔ لطف اٹھایئے' عنوان کے تحت دی گئی نظمیں اور کہانیاں بچوں کو پڑھ کر سنائیں یا اس بات کو یقینی بنائیں کے بچے خود سے پڑھ سکیں۔ پڑھے گئے مواد کے بارے میں بچوں سے گفتگو کروائیں۔

☆ اسباق میں جہاں کہیں بھی ضروری ہو انسانی اقدار' ماحول' فنون لطیفہ' کام کا تجربہ وغیرہ کے بارے میں بچوں سے مباحثہ کریں اور اس کے تحت مناسب مشغلے فراہم کریں۔

SCERT TELANGANA

حکومت تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

دُعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجاے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہوجاے
ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

– علامہ اقبالؔ

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

– علامہ اقبالؔ

SCERT TELANGANA

قومی ترانہ

- رابندرناتھ ٹیگور

جن گن من ادھی نایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، دراوڈ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے، تواشبھ آشش ماگے
گاہے تو جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہے، جیا ہے، جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے

عہد

پی ڈیمرّی وینکٹا سبّا راؤ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گوناگوں ورثے پر فخر کرتا ہوں/کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی۔ میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی عزت کروں گا/کروں گی اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں/کرتی ہوں۔

SCERT TELANGANA

اس کتاب کے ذریعہ بچوں میں مطلوب استعدادیں

- ☆ نظمیں لحن سے پڑھنا اور اداکاری کرنا۔
- ☆ نظمیں، کہانیاں، مکالمے، مضامین، واقعات وغیرہ سن کر فہم حاصل کرنا اور اپنے الفاظ میں اظہار خیال کرنا۔
- ☆ سنے ہوئے/ مشاہدہ کئے ہوئے/ یا کسی معلوم واقعہ کے بارے میں تسلسل کے ساتھ اپنے الفاظ میں کہنا۔
- ☆ سبق کے کرداروں کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرنا۔
- ☆ مختلف حالات اور موقع و محل کی مناسبت سے زبان کا استعمال کرنا۔
- ☆ نظمیں، کہانیاں، مکالمے وغیرہ روانی سے پڑھنا۔ پڑھے گئے موضوع یا مواد پر کون؟ کیسے؟ کہاں۔ جیسے سوالات کے جواب دینا اور لکھنا۔
- ☆ پڑھے ہوئے مواد سے مرکب الفاظ، ہم وزن الفاظ، اضداد وغیرہ کی شناخت کرنا۔
- ☆ پڑھے ہوئے مواد کے الفاظ سمجھنا اور موقع و محل کی مناسبت سے ان کا استعمال کرنا۔
- ☆ متن کا فہم حاصل کرنا، اپنے الفاظ میں کہنا اور لکھنا۔
- ☆ مختلف شکلوں میں موجود بچوں کا ادب روانی سے پڑھنا اور فہم حاصل کر کے اظہار خیال کرنا۔
- ☆ کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ کا استعمال کر کے الفاظ کے معانی معلوم کرنا۔
- ☆ سنے اور دیکھے ہوئے واقعات، کہانیوں، خود کے تجربات، پسند ناپسند وغیرہ کے بارے میں چار یا پانچ جملے یا ایک پیراگراف اپنے الفاظ میں لکھنا۔
- ☆ بغیر غلطیوں کے رموز و اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے تسلسل کے ساتھ لکھنا اور اس بات کا خیال رکھنا کہ جملے مکمل ہوں اور ان میں مناسب الفاظ کا استعمال ہو۔
- ☆ اضداد، تذکیر و تانیث کو بدل کر جملے لکھنا۔
- ☆ دیے گئے الفاظ کے مترادفات لکھنا اور ان کا استعمال کرنا۔
- ☆ جملوں میں اسم، ضمیر، فعل وغیرہ کی شناخت کرنا اور مثالیں دینا۔
- ☆ ہدایتوں کے مطابق تصویریں بنانا اور ان میں رنگ بھرنا۔
- ☆ کہانیوں کو وسعت دینا، مکالمے و کہانیاں لکھنا۔

SCERT TELANGANA

فہرست مضامین

یونٹ	سلسلہ نشان	سبق کا نام	موضوع	صنف	مہینہ	صفحہ نمبر
I	☆	حمد	حمد و ثنا	نظم	جون	1
	.1	ہمدردی	فطری ماحول/ہم احساسی	نظم	جون	3
	.2	بھالو نے کھیلا فٹ بال	کھیل کود	کہانی	جولائی	9
	.3	چڑیا گھر کی سیر	سیر و تفریح	مضمون	جولائی	19
	☆	لومڑی نے بدلا رنگ	پڑھیے لطف اٹھائیے	تصویری کہانی	جولائی	26
	.4	ٹیپو سلطان	حب الوطنی	مضمون	اگست	27
II	.5	اچھی باتیں	اخلاقی اقدار	نظم	اگست	33
	.6	انگور میٹھے ہیں	مسئلہ کا حل/مدد	کہانی	اگست	39
	☆	سرکس	لطف اندوزی	نظم	ستمبر	46
	.7	تندرستی ہزار نعمت ہے	حفظانِ صحت	مضمون	ستمبر	47
	☆	بیربل کی دانش مندی	حکمت/دانائی	کہانی	اکتوبر	56
	.8	ٹیلی فون سے موبائیل فون تک	سائنسی معلومات	نظم	اکتوبر	57
	.9	بہادر بچو	بہادری	کہانی	نومبر	63
III	.10	ہمارے تہوار	تہذیب/تہوار	مضمون	نومبر	71
	.11	چڑیا	فطری ماحول	نظم	نومبر	79
	☆	ٹافی نامہ	پڑھیے لطف اُٹھائیے	نظم	دسمبر	86
	.12	دیواری رسالہ	لسانی دلچسپی	مضمون	دسمبر	87
	☆	نانی اماں کی شرط	لطف اندوزی	پہیلیاں	دسمبر	93
	.13	ہم میں کوئی فرق نہیں	مساوات	مضمون	جنوری	95
IV	.14	برسات	قدرتی مناظر	نظم	جنوری	103
	.15	دانش مند طوطا	عقل مندی	کہانی	فروری	109
	.16	مہربان درخت	جذبہ ایثار	کہانی	فروری	115
	☆	عقل مند لڑکی	معاون حیات مہارتیں	کارٹون کہانی	مارچ	123

نوٹ: ☆ کی علامت والے اسباق ''پڑھیے۔لطف اُٹھائیے'' کے تحت دیے گئے ہیں۔ جانچ میں ان اسباق کو شمار نہ کیا جائے۔

SCERT TELANGANA

حکومت تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

یہ کیجیے

تصویریں دیکھیے۔ان کا سبق میں جہاں بھی استعمال ہوا ہے ہدایتوں کے مطابق عمل کیجیے۔

سنیے۔سوچ کر بولیے

روانی سے پڑھیے۔سمجھ کر بولیے۔لکھیے

سوچیے اور لکھیے

لفظیات

تخلیقی اظہار

توصیف/منصوبہ کام

زبان شناسی

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

SCERT TELANGANA

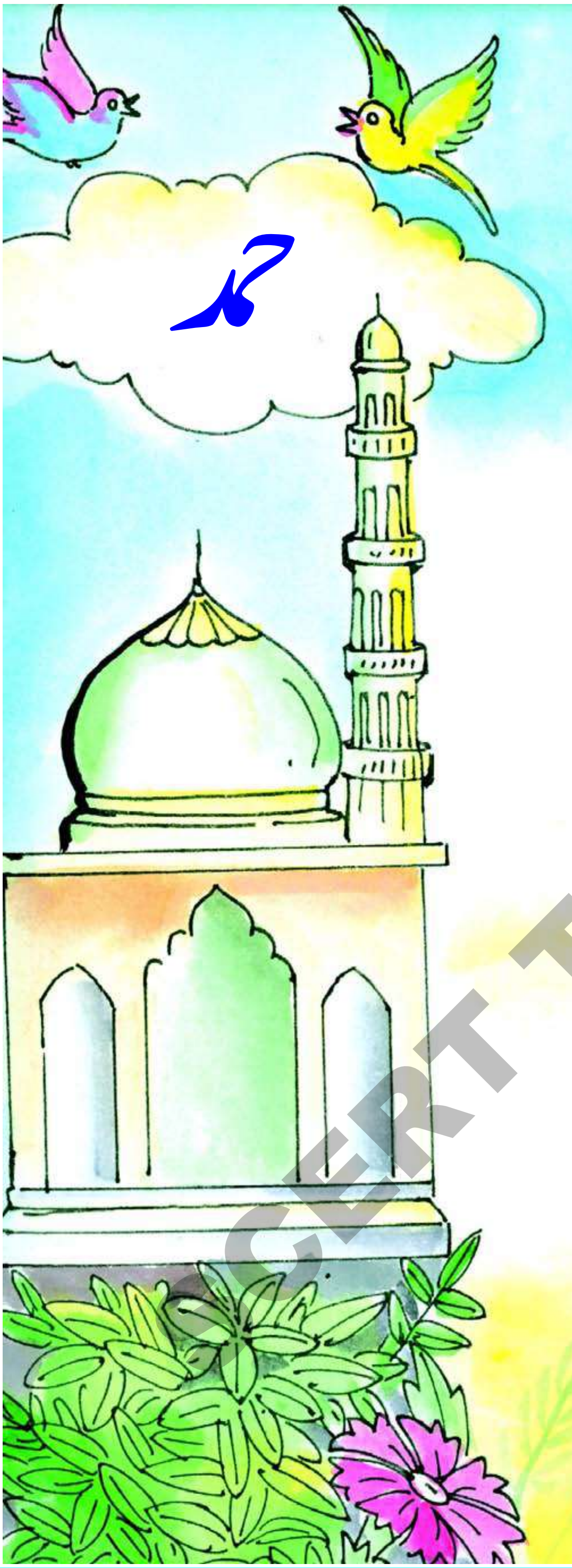

حمد

صرف اِتنی ہے اِلتجا مولا
کر عطا اپنا راستہ مولا

میرے حصے میں نیکیاں کر دے
ہر بدی سے مجھے بچا مولا

تیری حمد و ثنا میں ہو جائے
میرا ہر لفظ آئینہ مولا

درد و غم کے گھنے اندھیرے میں
صرف تیرا ہے آسرا مولا

ہاتھ اُٹھتے ہیں بس تری جانب
کوئی تجھ سے نہیں سوا مولا

SCERT TELANGANA

اپنی رحمت سے درگذر کرنا
مجھ سے ہو جائے گر خطا مولا

ہر قدم پر مجھے بلندی دے
پستیوں میں نہ تو گرا مولا

درمیاں کوئی بھی نہیں محسنؔ
ابتدا اور انتہا مولا

شاعر: ڈاکٹر محسن جلگانوی

معلم کے لیے ہدایات:

☆ اس حمد کو ترنم سے پڑھیں اور پڑھائیں۔
☆ حمد کے اشعار کی تشریح کریں اور طلبا سے کہیں کہ اپنے الفاظ میں حمد کا خلاصہ بیان کریں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

پہلا یونٹ

1. ہمدردی

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

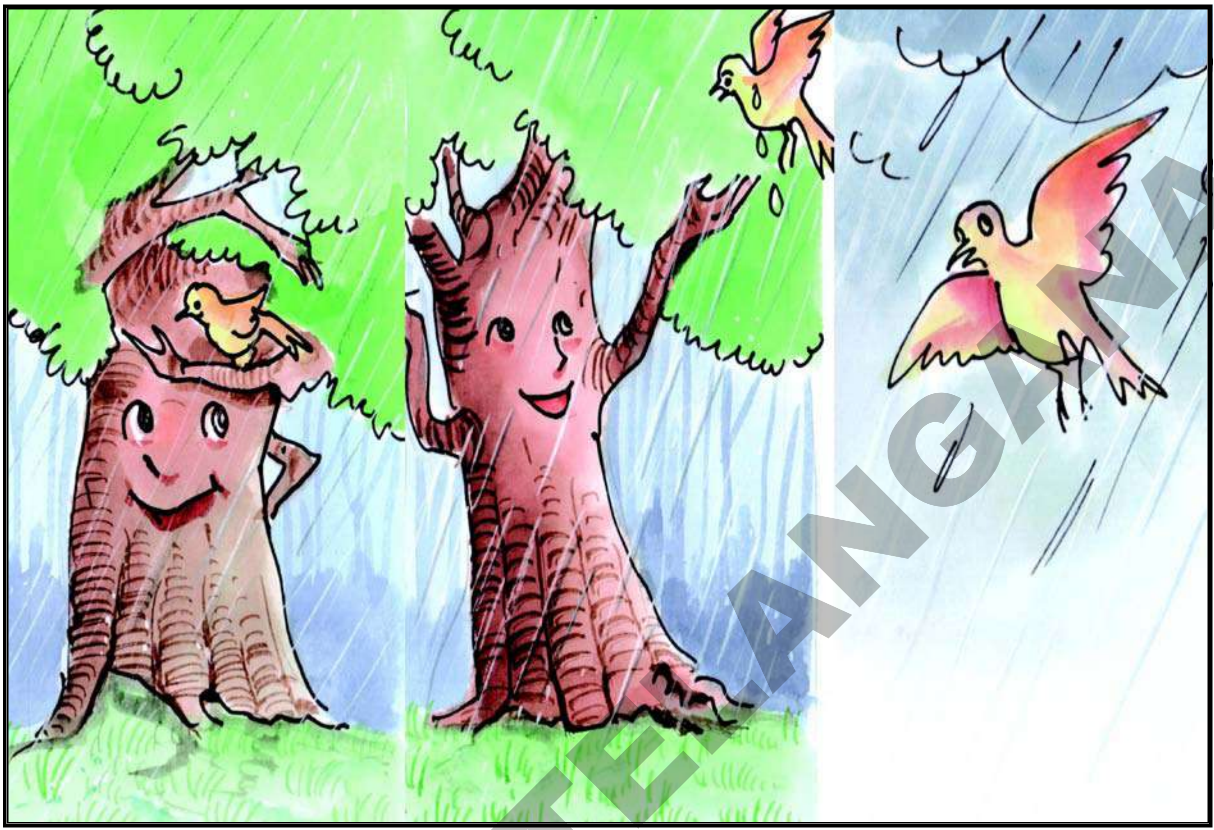

- تصویر میں آپ کو کیا نظر آ رہا ہے؟
- بارش سے بچنے کے لیے پرندہ کیا کر رہا ہے؟
- درخت نے پرندے کی مدد کس طرح کی؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- نظم کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- نظم پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
بلبل تھا کوئی اُداس بیٹھا

کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی
اُڑنے چگنے میں دن گزارا

پہنچوں کس طرح آشیاں تک
ہرچیز پہ چھاگیا اندھیرا

سن کے بلبل کی آہ و زاری
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا

SCERT TELANGANA

حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیڑا ہوں اگرچہ میں ذراسا

کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا

اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل
چمکا کے مجھے دِیا بنایا

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

شاعر: علامہ اقبالؔ

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے ۔ سوچ کر بولیے

1. نظم کی تصویریں غور سے دیکھیے اور اس پر اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔
2. یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟
3. بلبل اداس کیوں بیٹھا تھا؟
4. بلبل راستہ بھول گیا تھا۔ اگر آپ کبھی راستہ بھٹک جائیں تو اپنے گھر کس طرح پہنچیں گے؟
5. بلبل کس طرح اپنے آشیاں تک پہنچ سکا؟
6. اگر سڑک پر کوئی اندھا نظر آئے تو آپ اُس کی کس طرح مدد کریں گے؟

II. روانی سے پڑھیے ۔ سمجھ کر بولیے ۔ لکھیے

الف: دیے گئے لفظوں میں ایک لفظ نظم سے لیا گیا ہے، نظم پڑھیے اور اس لفظ کی نشاندہی کرتے ہوئے قوسین میں لکھیے

مثال:	پھول	کلی	ٹہنی	پتہ	(ٹہنی)
1.	سورج	چاند	رات	بادل	( )
2.	اُجالا	اندھیری	طوفانی	بارش	( )
3.	غم	خوشی	افسوس	راہ	( )
4.	جہاں	کہاں	وہاں	یہاں	( )
5.	تنکا	جھمکا	چمکا	منکا	( )
6.	حجر	شجر	فجر	قمر	( )
7.	روشنی	چاندنی	ہرنی	شیرنی	( )
8.	کمال	جمال	مشعل	لال	( )

ب: نظم کا وہ شعر پڑھیے جس میں اچھے لوگوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

ج: نظم کا وہ شعر پڑھ کر سنایئے جس میں جگنو کہتا ہے کہ وہ بلبل کی مدد کے لیے تیار ہے۔

SCERT TELANGANA

III. سوچیے اور لکھیے

1. بلبل سے جگنو نے کیا کہا؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

_______________ _______________

_______________ _______________

2. ایک حقیر کیڑے جگنو نے بلبل کی مدد کی؟ کسی ضرورت مند کی مدد آپ کس طرح کریں گے؟

_______________ _______________

_______________ _______________

3. اللہ نے جگنو کو روشنی دی ہے اور آپ کو ہاتھ پیر دیئے ہیں۔ وہ کون سے چند اچھے کام ہیں جو آپ اپنے ہاتھ پیر سے انجام دے سکتے ہیں؟

_______________ _______________

_______________ _______________

IV. لفظیات

الف: دیے گئے اشاروں کی مدد سے بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب میں جوڑ کر لکھیے۔

مثال:	ایک چمکدار کیڑے کا نام	گ ن ج و	جگنو
1.	ایک پرندے کا نام	ل ب ل ب	....
2.	پرندوں کے آرام کی جگہ	آ ی ا ہ ش ن	....
3.	پودے کا ایک حصہ	ٹ ی ہ ن	....
4.	یہ روشنی کے لیے استعمال ہوتی ہے	ل ش م ع	....

ب: ذیل میں دیے گئے الفاظ پڑھیے اور انھیں حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے کر جدول میں درج کیجیے۔

شجر تنہا اُداس رات دِل کیڑا راہ فقیر

دِن دِیا ورق ندی آہ ٹہنی مور غریب

سر آم جال چڑیا کتاب نہر امیر

سلسلہ نشان	دو حرفی	سہ حرفی	چار حرفی

SCERT TELANGANA

V. تخلیقی اظہار

1. چہرے پر مکھوٹے لگا کر بلبل اور جگنو کی اداکاری کیجیے۔

VI. توصیف / منصوبہ کام

1. مختلف قسم کے پرندوں کی تصاویر جمع کرکے اُن کے بارے میں لکھیے ۔ اپنے دوستوں/ بزرگوں/ والدین سے دیگر زبانوں میں ان پرندوں کے نام معلوم کریں اور لکھیں۔

VII. زبان شناسی

’نرگس‘ ایک اچھی لڑکی ہے۔ یہ ایک جملہ ہے۔

’نرگس‘ ایک لفظ ہے۔

اس میں چار حروف | ن | ر | گ | س | ہیں۔

’’جملہ‘‘ دو یا دو سے زیادہ لفظوں سے بنتا ہے۔اسی طرح دو یا دو سے زیادہ حروف سے ’’لفظ‘‘ بنتا ہے۔

’’حرف‘‘ آواز کی شناخت کی ایک علامت ہے۔ آواز کی بنیاد پر حروف ترتیب دیے گئے ہیں جنھیں ’’حروفِ تہجی‘‘ کہا جاتا ہے۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. ترنم اور اداکاری کے ساتھ نظم پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/کرسکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. نظم کے کردار کی مناسبت سے اداکاری کرسکتا/کرسکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. نظم کے اشعار مکالموں کی طرح پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

2. بھالو نے کھیلا فٹ بال

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

- اس تصویر میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟
- میدان میں کون کون سے کھیل کھیلے جا رہے ہیں؟
- وہ کون سے کھیل ہیں جن میں گیند کو ہاتھوں سے اُچھالا جاتا ہے؟
- وہ کون سا کھیل ہے جس میں گیند کو صرف پیروں سے مارا جاتا ہے؟

SCERT TELANGANA

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

سردیوں کا موسم تھا ۔ صبح کے وقت چاروں سمت کہر چھایا ہوا تھا۔ایک شیر کا بچہ سمٹ کر گول مٹول گیند کی طرح جامن کے درخت کے نیچے سویا ہوا تھا۔

اُدھر ایک بھالو جسے ریچھ بھی کہتے ہیں، سیر پر نکل آیا۔اس نے دیکھا کہ جامن کے درخت کے نیچے کوئی چیز پڑی ہوئی ہے۔

آنکھ پھاڑ کر دیکھا تو اُسے ایک فٹ بال نظر آیا۔سوچا چلو اس سے کھیل کر کچھ گرمی حاصل کرتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

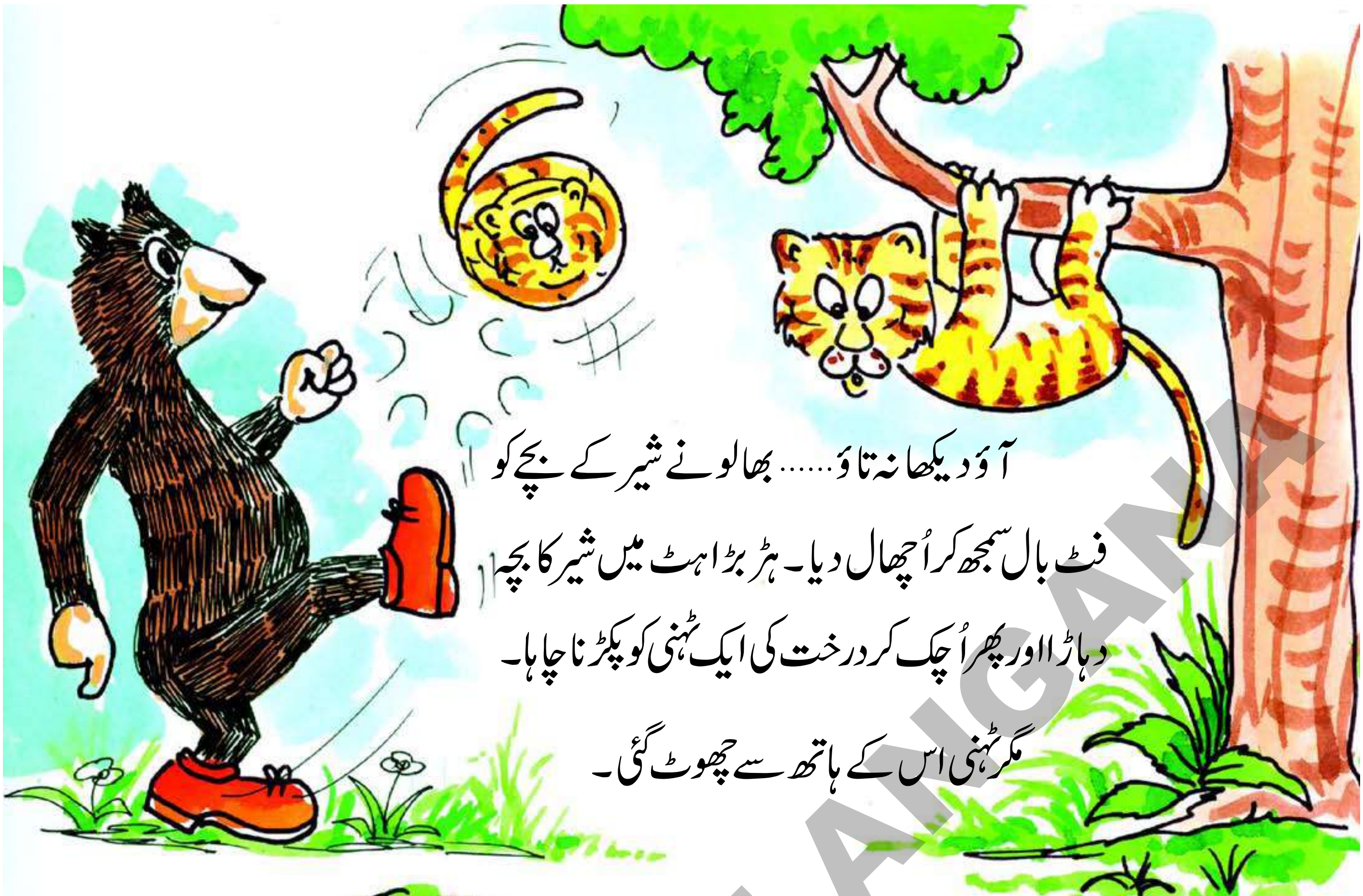

آؤ دیکھا نہ تاؤ...... بھالو نے شیر کے بچے کو فٹ بال سمجھ کر اُچھال دیا۔ ہڑبڑاہٹ میں شیر کا بچہ دہاڑا اور پھر اُچک کر درخت کی ایک ٹہنی کو پکڑنا چاہا۔ مگر ٹہنی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔

بھالو کی سمجھ میں آ گیا کہ یہ گیند نہیں شیر کا بچہ ہے۔ اِس لیے اُس نے فوراً دوڑ کر پھرتی سے دونوں ہاتھ بڑھائے اور شیر کے بچے کو نیچے گرنے سے بچالیا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اَرے یہ کیا ! شیر کا بچہ اسے پھر اُچھالنے
کے لیے کہہ رہا تھا۔

چنانچہ بھالو نے اسے ایک مرتبہ پھر اُچھال دیا

دو مرتبہ ......

تین مرتبہ ......

پھر ......

بار بار یہی ہونے لگا۔

شیر کے بچے کو بار بار اُچھلنے میں مزہ آ رہا تھا۔
لیکن بھالو تھک کر پریشان ہو گیا اور سوچنے لگا کہ ہائے
کس آفت میں آ پھنسا؟
بارھویں مرتبہ اچھالتے ہی بھالو نے گھر کی
جانب دوڑ لگائی اور غائب ہو گیا۔

SCERT TELANGANA

بھالوکو دوڑتے دیکھ کر شیر کے بچے نے
جھٹ سے ٹہنی پکڑلی۔ جیسے ہی اس
نے ٹہنی پکڑی ٹہنی ٹوٹ گئی اور شیر کا بچہ
دھڑام سے زمین پر آ گرا۔

تبھی مالی وہاں آ پہنچا، اور
شیر کے بچے پر برس پڑا۔

اور کہا، تم نے پیڑ کی ٹہنی توڑ ڈالی۔ لاؤ جرمانہ۔ شیر کے
بچے نے کہا تھوڑا دم تو لوں۔

مالی نے کہا، ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں۔

مالی کے وہاں سے جاتے ہی شیر کا بچہ نو دو گیارہ ہوگیا۔
اس نے سوچا!
جان بچی لاکھوں پائے......

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. اس سبق کی تصویریں دیکھیے' ان میں بھالو اور شیر کا بچہ کیا کر رہے ہیں بتایئے۔

a) آپ کون سا کھیل کھیلنا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

b) فٹ بال کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

2. شیر کے بچے نے پیڑ کی ٹہنی کیوں پکڑی؟

3. شیر کا بچہ کیوں دہاڑا؟

4. شیر کا بچہ گول مٹول کیوں بنا؟

5. بھالو اگر شیر کے بچے کو نیچے گرنے سے نہ بچاتا تو کیا ہوتا؟

6. فٹ بال اور کرکٹ کی گیند میں کیا فرق ہے؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے

الف: کہانی کے مطابق ذیل کے جملوں کو ترتیب سے لکھیے اور پڑھیے۔

1. بھالو نے شیر کے بچّے کو اُچھال دیا۔

2. شیر کے بچّے نے ٹہنی پکڑی۔

3. بھالو نے گھر کی جانب دوڑ لگائی۔

4. بھالو سیر پر نکل آیا۔

5. بھالو نے شیر کے بچّے کو اُچھل کر پکڑ لیا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

ب: اس سبق میں بھالو اور شیر کے بچّے کا کتنی مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ سبق پڑھ کر بتائیے۔

ج: سبق پڑھنے کے بعد درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

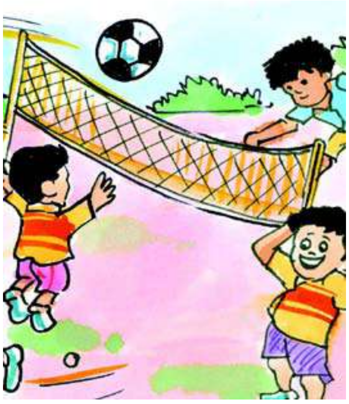

1. بھالو نے کس کو فٹ بال سمجھ کر اُچھال دیا؟
2. بھالو نے شیر کے بچّے کو اُچک کر کیوں پکڑ لیا؟
3. مالی نے شیر کے بچّے کو کیوں ڈانٹا؟
4. بھالو کس طرح گرمی حاصل کرنا چاہتا تھا؟

III. سوچیے اور لکھیے

1. شیر اور بھالو کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے؟
2. شیر کا بچّہ سردی سے بچنے کے لیے سمٹ کر گول ہو گیا۔ آپ سردی کے موسم میں گرمی حاصل کرنے کے لیے کیا کریں گے؟
3. شیر کے بچّے کی جگہ اگر آپ ہوتے تو کیا کرتے؟

IV. لفظیات

الف: حصہ (الف) کے معنی حصہ (ب) میں دیے گئے ہیں اُن کی نشاندہی کیجیے اور علامت کو دی گئی قوس میں لکھئے۔

		حصہ (الف)		حصہ (ب)	
مثال:	(1)	مالی	(الف)	گھبراہٹ	(ج)
	(2)	ہڑبڑاہٹ	(ب)	شیر کی آواز	( )
	(3)	دہاڑ	(ج)	باغ کی دیکھ بھال کرنے والا	( )
	(4)	ٹہنی	(د)	مصیبت	( )
	(5)	پُھرتی	(ھ)	درخت کی شاخ	( )
	(6)	آفت	(و)	تیزی	( )

SCERT TELANGANA

ب: خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھتے ہوئے جملے مکمل کیجیے۔

مثال: پرندے صبح کے وقت گھونسلوں سے نکلتے ہیں۔

پرندے شام کے وقت گھونسلوں کو لوٹتے ہیں۔

1. سردی میں لوگ آگ تاپتے ہیں۔

_______ میں لوگ کولر استعمال کرتے ہیں۔

2. بچّہ جھولے میں جھول رہا ہے۔

_______ لکڑی پکڑے چل رہا ہے۔

3. جلدی آؤ۔

_______ مت کرو۔

4. میز کے نیچے بلی بیٹھی ہے۔

میز کے _______ کتاب رکھی ہے۔

V. تخلیقی اظہار

الف: جب بھالو نے شیر کے بچّے کو اُچھالا تو وہ دہاڑنے لگا۔ اس کی دہاڑنے کی آواز کیسی ہوگی؟ آواز نکال کر بتائیے۔

ب: ذیل کے کام کیسے کیے جاتے ہیں؟ اپنی جماعت میں اداکاری کرکے بتائیے۔

1. لپکنا	6. کپڑے نچوڑنا
2. دبے پاؤں چلنا	7. زور سے ہنسنا
3. اُچھالنا	8. اکڑوں بیٹھنا
4. پھینکنا	9. غصہ کی صورت بنانا
5. موزہ پہننا	10. اشارہ کرنا

VI. توصیف/منصوبہ کام

1. چند جنگلی جانوروں کی تصویروں کا البم تیار کیجیے اور ان تصویروں کے نیچے ان کے نام لکھیے۔

2. شیر اور بھالو کی تصاویر بنا کر دیواری رسالے پر چسپاں کیجیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

VII. زبان شناسی

حروفِ تہجی 'ا' سے 'ی' تک ہوتے ہیں جن کو سادہ آواز والے حروف کہتے ہیں۔ اردو میں ان حروف کی تعداد (37) ہے۔ اس کے علاوہ دو چشمی 'ھ' سے مل کر بننے والے حروف ''مرکب حروف'' یا ''ہکاری آواز'' والے حروف کہلاتے ہیں ایسے حروف 14 ہیں۔

سادہ آواز والے حروف	ہکاری آواز والے حروف
ا ب پ ت ٹ ث	بھ پھ تھ
ج چ ح خ	ٹھ جھ چھ
د ڈ ذ ر ڑ ز ژ	دھ ڈھ ڑھ
س ش ص ض ط ظ	کھ گھ لھ
ع غ ف ق ک گ	مھ نھ
ل م ن و ہ ء ی ے	

(الف) ذیل کے الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیے۔

بندر	بھالو	ڈور	ڈھول
پتنگ	پھل	پہاڑ	پڑھنا
تتلی	تھالی	کان	کھلونا
ٹوپی	ٹھگ	گلاب	گھر
جام	جھنڈا	چاند	چھتری
ناک	ننھی	دل	دھوبی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اوپر کے الفاظ میں خط کشیدہ حروف کے تلفظ میں فرق بتائیے۔

بَ ۔ پَ ۔ ٹَ ۔ ثَ .... جیسے حروف کو سادہ آواز سے پڑھا جاتا ہے۔

جو سادہ آواز والے حروف کہلاتے ہیں۔

بھ ۔ پھ ۔ کھ ۔ ٹھ .... جیسے حروف کو زور دے کر پڑھا جاتا ہے۔

جو ہکاری آواز والے حروف کہلاتے ہیں۔

سبق 1، سبق 2 پڑھیے۔ ہکاری آواز والے الفاظ تلاش کیجیے اور لکھیے۔

سبق 1	سبق 2

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. میں یہ کہانی اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں اس سبق کے مشکل الفاظ کو جملوں میں استعمال کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. میں اس سبق میں استعمال کیے گئے الفاظ کو اپنی بات چیت میں استعمال کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. میں ہدایتوں کے مطابق اداکاری کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

پہلا یونٹ

3. چڑیا گھر کی سیر

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

- تصویر میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟
- یہ مقامات کہاں واقع ہیں؟
- اس شہر میں دیکھنے کے لائق اور کون کون سے مقامات ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

تمام بچّے جماعت میں شور مچا رہے تھے۔ اُن کے لیے تعلیمی تفریح کا پروگرام جو طے پا گیا تھا۔ زید، اکرم اور سعدیہ کا ارادہ تھا کہ این ٹی آر گارڈن دیکھیں، جب کہ وحید، انور اور نکہت چاہتے تھے کہ قلعہ گولکنڈہ کی سیر کریں۔ تبھی کلاس ٹیچر کمرہ جماعت میں داخل ہوئے۔ انھوں نے سب کی باتیں غور سے سُنیں اور کہا حیدرآباد میں کئی مقامات دیکھنے کے لائق ہیں۔ جیسے سالار جنگ میوزیم، مکّہ مسجد، چار مینار وغیرہ لیکن بتاؤ کہ تم میں سے کس کس نے چڑیا گھر دیکھا ہے؟ تو سارے بچّے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور سب نے ایک ساتھ کہا۔ ''ہم نے اب تک چڑیا گھر نہیں دیکھا''، تبھی فیصلہ ہوا کہ آج چڑیا گھر جائیں گے، جس کو نہرو زوالوجیکل پارک کہتے ہیں۔

جب ہم چڑیا گھر میں داخل ہوئے تو دس بج رہے تھے۔ سب سے پہلے ہم نے مختلف ملکوں سے لائے ہوئے رنگ برنگے طوطے دیکھے جن کو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ذرا آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے کئی زیبرے کھڑے ہیں۔ کتابوں میں اُن کی تصویریں دیکھی تھیں۔ بڑا ہی عجیب وغریب جانور ہے۔ سر نے کہا ''کیا صرف زیبرا ہی دیکھتے رہو گے؟ یہ دیکھو! یہاں آؤ یہ بھالو ہے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

جسے ریچھ بھی کہتے ہیں''۔ ہم نے اس کے بارے میں نظم پڑھی تھی۔ اُسے دیکھا تو بڑا مزہ آیا۔ اُس کے بڑے بڑے ناخن دیکھے تو ڈر سا ہونے لگا۔ سعدیہ پتہ نہیں کہاں نکل گئی تھی۔ کچھ دیر کے لیے ہم سب پریشان سے ہو گئے تھے لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو لوہے کی جالی سے بنے کمرے میں پُھر پُھر کرتی بھانت بھانت کی چڑیوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ وہاں سے نکلے تو شیروں کو دہاڑتے دیکھا اور ذرا دوری پر ڈربے سے باہر نکلتے خرگوش کتنے پیارے لگ رہے تھے!

دوپہر تک گھومتے گھومتے ہم تھک چکے تھے۔ ہری ہری لان پر بیٹھے' اپنے اپنے ٹفن باکس کھولے اور کھانا کھانے لگے۔ کھانے کے بعد پھر گھومنے کے لیے تیار ہو گئے۔ تازہ دم آگے چلے تو ایک بڑے سے گینڈے کا سامنا ہوا۔ عقیل تو گھبرا گیا اُس نے کبھی گینڈا نہیں دیکھا تھا۔ فرید نے عقیل سے کہا یہ دیکھو ہاتھی اُس سے بھی بڑا جانور۔ دیکھو تو اُس پر سواری کرتے بچے کیسے جھوم جھوم رہے ہیں۔ جب ہم واپس ہونے لگے تو اُونٹ نظر آئے۔ سر نے کہا تم پوچھا کرتے تھے کہ ریگستانی جہاز کسے کہتے ہیں؟ لو دیکھو یہی تو وہ ریگستانی جہاز ہیں

SCERT TELANGANA

جو ریگستان میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

گھومتے گھومتے پانچ بج چکے تھے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم ابھی ابھی آئے ہوں۔ابھی ہمارا جوش ختم نہیں ہوا تھا، لیکن چڑیا گھر کے محافظ سیٹی بجا کر چڑیا گھر بند ہونے کا اعلان کر رہے تھے۔اب ٹیچر نے بھی ہمیں واپس چلنے کے لیے کہا۔

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. سبق سے متعلق تصاویر کے بارے میں سوچ کر بولیے۔
2. ساری جماعت میں شور کیوں برپا تھا؟
3. حیدرآباد میں دیکھنے کے لائق کون کون سے مقامات ہیں؟
4. اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ آپ نے چڑیا گھر کی سیر کی۔اگر آپ نے کسی اور مقام کی سیر کی ہو تو تفصیل سنائیے۔
5. چڑیا گھر میں سعدیہ کہاں چلی گئی تھی؟ اگر اُس کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟
6. چڑیا گھر میں بچوں نے ہاتھی پر سواری کی تھی۔ آپ بتائیے کہ اور کن جانوروں پر سواری کی جاسکتی ہے؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے

الف: چڑیا گھر میں بچوں نے کیا کیا دیکھا؟

ب: صحیح جملوں پر (✓) کا اور غلط پر (×) کا نشان لگائیے۔

1. بھالو کے بارے میں ہم نے نظم پڑھی تھی ( )
2. ہاتھی کو ریگستانی جہاز بھی کہا جاتا ہے ( )
3. سب سے پہلے ہم نے رنگ برنگے طوطے دیکھے ( )
4. بچّوں نے گینڈے پر سواری کی ( )

SCERT TELANGANA

5. کتابوں میں ہم نے زیبرا کی تصویریں دیکھی تھیں ( )

6. چڑیا گھر میں سب نے شام کا کھانا کھایا ( )

7. گولکنڈہ' باغ کا نام ہے ( )

ج: حسب ذیل جملے کس نے کہے؟

1. ''کیا صرف زیبرا ہی دیکھتے رہو گے'' ______________

2. ''دیکھو ہاتھی اُس سے بڑا جانور ہے'' ______________

III. سوچیے اور لکھیے

1. چڑیا گھر میں آپ نے پہلی بار کسی جانور کو دیکھ کر کیسا محسوس کیا؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2. چڑیا گھر میں کن کن باتوں کی احتیاط کرنی چاہیے؟

3. چڑیا گھر میں بچّوں نے مختلف جانوروں اور پرندوں کو دیکھا ہے۔ آپ بتایئے کہ سرکس میں کون کون سے جانور ہوتے ہیں اور کس طرح کے کرتب دکھاتے ہیں۔

IV. لفظیات

الف: دیے گئے الفاظ کو خالی جگہوں میں لکھیے۔

منہ ۔ ایک ساتھ ۔ دہاڑنا ۔ ڈربہ ۔ تازہ دم

1. تازی ہوا ہم کو ________ کرتی ہے۔

2. گھوڑے ہنہنانے لگے تو شیر نے ________ شروع کیا۔

3. شیر غار میں رہتے ہیں اور مرغیوں کو ________ میں بند کیا جاتا ہے۔

4. جنگل میں جنگلی گائیوں نے ________ شیر کا مقابلہ کیا تو وہ بھاگ نکلا۔

5. بندر نے جب ساری روٹی کھالی تو بلّیاں اُس کا ________ دیکھتی رہ گئیں۔

ب: چڑیا گھر سے متعلق الفاظ لکھیے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

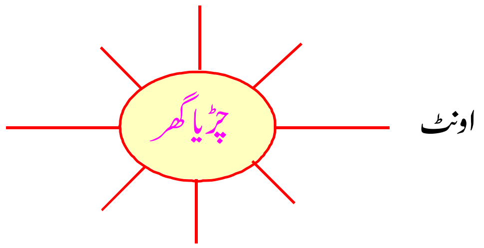

مثال: اونٹ کو ریگستانی جہاز بھی کہا جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

V. تخلیقی اظہار

چڑیا گھر کی سیر کے بعد سعدیہ نے اپنی ڈائری اس طرح لکھی۔

صبح دس بجے ہم تمام بچے بس کے ذریعے چڑیا گھر گئے۔ چڑیا گھر میں مختلف جانوروں کو دیکھا۔ بڑا ہی مزہ آیا۔ دوپہر میں ہم تمام نے مل کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد بہت سے بچّوں نے ہاتھی کی سواری کی، خوب کھیلا اور شام کے وقت گھروں کو واپس ہو گئے۔

آپ کی کل کی مصروفیات کیا تھیں، ڈائری میں لکھیے۔

VI. توصیف / منصوبہ کام

1. اپنے اطراف و اکناف میں پائے جانے والے پرندوں، جانوروں کی تصاویر جمع کر کے اُن کے نام لکھیے اور اُن کے متعلق دو دو جملے لکھیے۔ انھیں چارٹ پر چسپاں کر کے جماعت میں آویزاں کیجیے۔

2. آپ نے چڑیا گھر میں جن پرندوں اور جانوروں کو دیکھا اُس کی ایک فہرست بنائیے۔

نشان سلسلہ	جانوروں کے نام	پرندوں کے نام	نشان سلسلہ	جانوروں کے نام	پرندوں کے نام

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

VII. زبان شناسی

ذیل کے الفاظ پر لگائی گئی علامت پر غور کرتے ہوئے ان کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیے۔

بَن - بِن - بُن - دِل - دَر - دُم

نِگاہ - نَل - نُور - جِسم - جَل - جُوتا

ان لفظوں میں تین علامتیں استعمال ہوئی ہیں۔

ــِــ حرف کے نیچے جو چھوٹی سی ترچھی لکیر دی جاتی ہے اسے ''زیر'' کہتے ہیں۔

جیسے بِن - دِل - نِگاہ - جِسم

ــَــ حرف کے اوپر آدھے الف کی آواز ظاہر کرنے کے لیے چھوٹی سی ترچھی لکیر لگائی جائے تو اسے زبر کہتے ہیں۔

جیسے بَن - دَر - نَل - جَل

ــُــ کسی حرف کے اوپر چھوٹا واؤ لکھا جائے تو اسے پیش کہتے ہیں۔

جیسے بُن - دُم - نُور - جُوتا

☆ ایسے ہی کچھ الفاظ دیے گئے جدول میں لکھیے۔

زبر (َ)	زیر (ِ)	پیش (ُ)

کیا میں یہ کرسکتا / کرسکتی ہوں؟

1. میں یہ سبق روانی سے پڑھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں سبق کو اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا / کرسکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. سبق کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. میں ڈائری لکھ سکتا / لکھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. مختلف جانوروں کے بارے میں لکھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

لومڑی نے بدلا رنگ

حکومت تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

پہلا یونٹ

4. ٹیپو سلطان

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

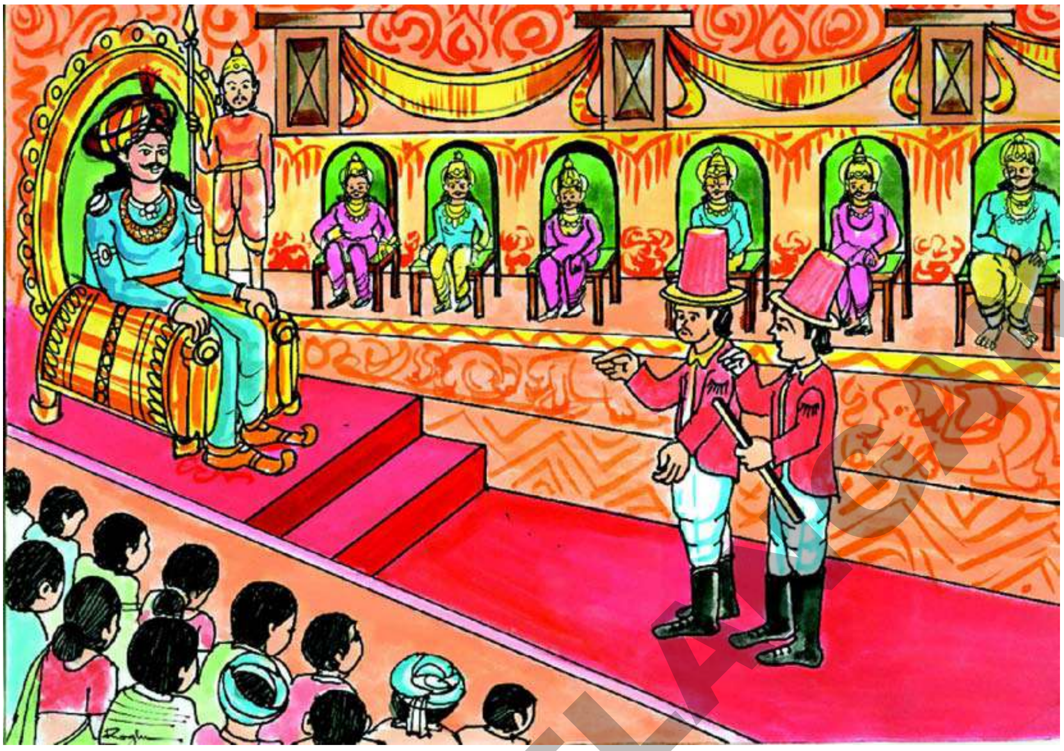

- شاہانہ کرسی پر کون بیٹھا ہوا ہے؟
- بادشاہ سے کون بات کر رہے ہیں؟
- بادشاہ کے دائیں جانب کون ہیں؟
- انگریز اور بادشاہ کے درمیان کیا گفتگو ہو رہی ہوگی؟ اندازہ کیجیے۔
- ان چند بادشاہوں کے نام بتائیے جنھوں نے انگریزوں کے خلاف جنگ کی تھی؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

ننّھا فرحان مدرسہ سے واپس آیا اور کھلونوں سے کھیلنے میں مصروف ہوگیا۔ اس کے کھلونوں میں ایک چھوٹی سی تلوار بھی تھی، جسے وہ گھما رہا تھا۔ اس کی چھوٹی بہن سیما بھی وہیں تھی۔ وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں تلوار اسے لگ نہ جائے۔ اتنے میں ان کے ابوّ گھر میں داخل ہوئے۔ فرحان کو اس طرح پلاسٹک کی تلوار گھماتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔ ''کیوں بیٹا! کیا تم ٹیپو سلطان بننا چاہتے ہو؟'' یہ کہتے ہوئے وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔

فرحان: ٹیپو سلطان! یہ کون تھے ابوّ؟

ابوّ: بیٹے! ٹیپو سلطان میسور کے بادشاہ تھے۔ ان کا پورا نام فتح علی اور ان کے والد کا نام حیدر علی تھا۔ سری رنگا پٹنم ان کی حکومت کا صدر مقام تھا۔ ٹیپو سلطان کو بچپن ہی سے پڑھنے، لکھنے کا شوق تھا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ اُنھیں جنگ کے تمام طریقے بھی سکھائے گئے تھے۔ وہ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ پندرہ سال کی عمر ہی سے اپنے باپ حیدر علی کے ساتھ وہ جنگوں میں شریک ہونے لگے تھے۔

ٹیپو ایک رحم دل اور انصاف پسند بادشاہ تھے۔ وہ غریبوں کے دُکھ درد میں ہمیشہ شریک رہتے تھے۔ ریاست میں چھوٹی بڑی عدالتیں قائم کیں۔ پنڈت اور قاضی انصاف کے لیے مقرر کیے۔ اُنہوں نے مسجد اور مندر بھی تعمیر کروائے۔ ان کی فوج میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل تھے۔ پنڈت پورنیا ان کی سلطنت کے وزیرِ اعظم تھے۔ انھوں نے اپنے دورِ حکومت میں کئی اچھے کام کئے جو قابلِ تعریف ہیں۔ انھوں نے براہ راست کسانوں کو زمینوں کا مالک بنا دیا۔ اپنے ملک کے بُنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ کبھی دوسرے ملک کا کپڑا پہننا اُنھوں نے گوارا نہ کیا۔

SCERT TELANGANA

ٹیپو سلطان بڑے بہادر، نڈر اور ماہر گھوڑ سوار و نشانہ باز تھے۔ اُنھیں مختلف علوم سے خاص دلچسپی تھی۔ نئے نئے جنگی ساز و سامان کا استعمال سب سے پہلے ٹیپو سلطان ہی نے کیا تھا۔ ایک دفعہ اُنہوں نے شیر کا اکیلے مقابلہ کیا اور اُسے مار ڈالا۔ انگریز ٹیپو کی بہادری سے ہمیشہ ڈرے سہمے رہتے تھے۔ ان کی بہادری ہی کی وجہ سے ٹیپو سلطان کو ''شیرِ میسور'' بھی کہا جاتا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

ٹیپو سلطان، انگریزوں کے سخت خلاف تھے۔ وہ انھیں ملک سے باہر نکال دینا چاہتے تھے۔ اسی لیے اُن سے جنگ کرتے رہتے اور انھیں کئی بار ہرایا بھی تھا۔ لیکن انگریزوں نے ٹیپو سلطان کے چند ساتھیوں کو لالچ دے کر اپنے ساتھ شامل کر لیا اور اُنھیں دھوکے سے شہید کر دیا۔ مرتے وقت اُن کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ "گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے"۔ اُنھیں سری رنگا پٹنم میں دفن کیا گیا۔ وہیں اُن کی آخری آرام گاہ ہے۔

فرحان : اسی طرح اُنھوں نے تو اپنے وطن کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دی؟ ابو جان، کیا ہم سری رنگا پٹنم جا سکتے ہیں؟

ابّو : ہاں بیٹا! چھٹّیوں میں جب ہم بنگلور جائیں گے تو ضرور سری رنگا پٹنم بھی جائیں گے۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی اور فرحان کے ابّو بات کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. سبق کی تصویر دیکھیے اور اُس کے بارے میں کچھ بتایئے۔
2. اس سبق میں کس کا ذکر ہے؟ اِس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟
3. سری رنگا پٹنم ایک تاریخی مقام ہے۔ اپنی ریاست کے تاریخی مقامات کے بارے میں بولیے۔
4. ٹیپو سلطان انگریزوں کے سخت خلاف تھے۔ کیا آپ ایسے کسی لیڈر کا نام جانتے ہیں؟
5. ’’گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے‘‘ اس کا کیا مطلب ہے؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے

الف: 1. سبق کے ایسے جملوں کی نشان دہی کیجیے جس میں تشدید کی علامت استعمال ہوئی ہو اور بتلایئے کہ یہ جملے کس نے کس سے کہے؟

2. ذیل کے الفاظ پڑھیے۔ ان سے متعلق جملے سبق میں تلاش کر کے لکھیے۔

شہید - بہادری - لالچ - بچپن - دفن - ڈرے سہمے - فوج - گھوڑ سوار

ب: ذیل کے جملے پڑھیے۔ صحیح کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) نشان لگایئے۔

1. ٹیپو سلطان کے والد کا نام احمد علی تھا۔ ( )
2. ٹیپو سلطان میسور کے بادشاہ تھے۔ ( )
3. ان کی آخری آرام گاہ بنگلور میں ہے۔ ( )
4. ٹیپو سلطان کا پورا نام فتح علی تھا۔ ( )
5. ٹیپو سلطان کو دھوکے سے شہید کر دیا گیا۔ ( )

ج: حسب ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. ٹیپو سلطان نے اپنی رعایا کے لیے کیا کیا؟
2. ٹیپو سلطان کا مقابلہ کس سے تھا؟

III. سوچیے اور لکھیے

1. ٹیپو سلطان کے بارے میں اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. ٹیپو سلطان کی بہادری کے بارے میں آپ نے پڑھا۔ بہادری سے متعلق کوئی اور معلوم واقعہ لکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

IV. لفظیات

الف: حسب ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

- شیر ۔ بہادر — مثال: ٹیپو سلطان شیر کی طرح بہادر بادشاہ تھے۔
- تلوار ۔ بندوق ____________
- رحم دِل ۔ بادشاہ ____________
- مسجد ۔ مندر ____________
- جنگ ۔ امن ____________

ب: دائرے میں دیے گئے لفظ ''جنگ'' سے تعلق رکھنے والے الفاظ لکھیے اور اُنھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

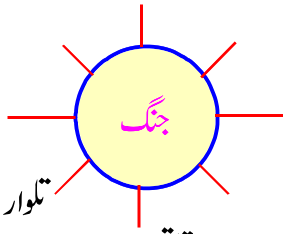

مثال: پرانے زمانے میں جنگ تلواروں سے لڑی جاتی تھی۔

1. .... 2. ....

3. .... 4. ....

5. .... 6. ....

V. تخلیقی اظہار

الف: ذیل کی تصویر دیکھیے ۔ ماں اور بیٹے کے درمیان ہونے والی گفتگو کا اندازہ لگایئے اور اس کو مکالموں کی شکل میں لکھیے ۔

ماں: بیٹا! آج مدرسے میں آپ کا دن کیسا گذرا؟

بیٹا: بہت اچھا ماں!

ماں: آج اُردو کا آپ نے کون سا سبق پڑھا؟

بیٹا:

ماں:

بیٹا:

ب: سبق پڑھئے۔ٹیپو سلطان کے کردار کی اداکاری کیجیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

VI. توصیف / منصوبہ کام

1. ٹیپو سلطان نے اپنی رعایا کے لیے بہت سے اچھے کام کئے۔ آپ اپنے مدرسے میں کیا اچھے کام کریں گے۔ لکھیے۔
2. چند بادشاہوں کی تصویریں جمع کیجیے۔ اپنی نوٹ بک میں چسپاں کیجیے اور اُن کے بارے میں لکھیے۔
3. بہادری سے متعلق واقعات جمع کیجیے اور اپنے ساتھیوں کو سنائیے۔

VII. زبان شناسی

ذیل کے الفاظ پڑھیے اور اِن پر غور کیجیے۔

ابّا ، امّی ، لڈّو ، لٹّو

بِلّی ، کُتّا ، ٹٹّو ، گنّا

جس حرف پر علامت ''ّ'' (تشدید) ہو اس کو دو بار پڑھا جائے۔

کیا میں یہ کر سکتا / کر سکتی ہوں؟

1. میں اِس سبق کو روانی سے پڑھ سکتا / پڑھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. ٹیپو سلطان کے بارے میں اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. میں ٹیپو سلطان کے بارے میں اپنے الفاظ میں لکھ سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. دی گئی ہدایتوں کے مطابق مکالمے لکھ سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
5. سبق کے کردار کو اداکاری کے ساتھ پیش کر سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

ہر اچھا کام پہلے ناممکن محسوس ہوتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

دوسرا یونٹ

5. اچھی باتیں

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

❀ تصویریں دیکھئے اور بتایئے کہ ان میں کیا بتایا گیا ہے؟

❀ ان تصاویر میں کیا فرق ہے؟

❀ ان تصویروں میں آپ کو کون سا منظر اچھا لگا اور کیوں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

❀ سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔

❀ سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔

❀ خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

آ ؤ بچّو تمہیں بتائیں
اچھی باتیں تمہیں سکھائیں
بہتر ہے یہ، سچ ہی بولو
کسی کا لیکن عیب نہ کھولو
نہیں کسی سے لڑنا بچّو!
بس آگے ہی بڑھنا بچّو!

گھر پہ تمہارے جو بھی آئے
تم سے خوش ہوکر ہی جائے
اپنے بڑوں کی عزّت کرنا
اور چھوٹوں پر شَفْقت کرنا
یہ جو ہیں استاد تمہارے
کام سے ہوں یہ شاد تمہارے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

روز تمہیں اسکول ہے جانا
اچھّی باتیں سیکھ کے آنا
تم کو اچھّے کام ہیں کرنا
روشن اپنے نام ہیں کرنا

پڑھنا لکھنا کام ہے اچھّا
پڑھنے کا انجام ہے اچھّا

عاکفؔ کا ہے یہ بھی کہنا
بچّو ! تم کو صاف ہے رہنا

شاعر: ڈاکٹر رضاالرحمٰن عاکفؔ

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. سبق کی تصویر دیکھیے اور اس پر گفتگو کیجیے۔
2. اس نظم کو ترنم اور اداکاری سے پڑھیے۔
3. نظم میں اپنے استاد کو خوش رکھنے کی بات کہی گئی ہے، آپ اپنے گھر میں والدین اور بزرگوں کو کس طرح خوش رکھیں گے۔
4. سچ بولنا اچھی عادت ہے۔ کیا آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں؟
5. دوسروں کے عیب بیان کرنا بُری بات ہے۔ کیوں؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے۔

I.

1. اس نظم میں کن اچھی باتوں کا ذکر کیا گیا ہے پڑھیے اور لکھیے۔
2. نظم کا وہ کون سا شعر ہے جس میں بڑوں کی عزّت کرنے اور چھوٹوں پر شفقت کے لیے کہا گیا ہے۔
3. نظم کے وہ اشعار پڑھیے جن میں یہ باتیں کہی گئی ہیں؟

سچ بولنا ______

کسی سے نہ لڑنا ______

روز اسکول جانا ______

اچّھے کام کرنا ______

عزّت وشفقت ______

4. نظم کا وہ شعر سنائیے جو آپ کو زیادہ پسند ہے۔

II. ذیل میں دی گئی اچّھی عادتوں کے سامنے صحیح (✓) اور غلط عادتوں کے سامنے غلط (×) کا نشان لگائیے۔

1. کتابوں کا مطالعہ کرنا (   )　　2. ہر روز مدرسہ جانا (   )
3. جھوٹ بولنا (   )　　4. سلام کرنا (   )
5. جابجا کچرا ڈالنا (   )　　6. کسی کی برائی کرنا (   )

SCERT TELANGANA

III. سوچیے اور لکھیے

1. نظم میں کئی اچھی عادتیں بتائی گئی ہیں ان کے علاوہ آپ اور کون سی اچھی عادتوں کے بارے میں جانتے ہیں لکھیے ۔
2. آپ کے گھر اگر مہمان آ جائیں تو آپ انھیں کس طرح خوش کریں گے؟
3. کسی سے لڑنا نہیں چاہیے اور اگر کوئی لڑ رہا ہو تو آپ کیا کریں گے؟
4. اپنے استاد کو خوش کرنے کے لیے آپ کیا کریں گے؟

IV. لفظیات

جس طرح روشن کے معنی چمک دار کے ہیں اُسی طرح دیے گئے ہر لفظ کے متعلقہ معنی ڈھونڈ کر لکھیے ۔

محبت	شاد	اچھا	چمک دار
انجام	الفت		خوش
برائی		نتیجہ	
	روشن	عیب	بہتر

مثال: روشن ۔ چمک دار

ب: اس نظم میں موجود ہم آہنگ الفاظ ڈھونڈ کر لکھیے ۔

مثال: بتائیں ۔ سکھائیں

SCERT TELANGANA

V. تخلیقی اظہار

ذیل کی ادھوری کہانی مکمل کیجیے۔

احمد اور رحیم دونوں بہت گہرے دوست تھے۔ وہ دونوں پڑوسی تھے۔ احمد ایک نیک اور سچّا لڑکا تھا۔ جب کہ رحیم نیک تھا لیکن تھوڑا شریر تھا۔

ایک دن دونوں مدرسہ جا رہے تھے۔ راستے میں درخت کے نیچے ایک کتّا سو رہا تھا۔ احمد نے کتّے کو دیکھا اور خاموشی سے آگے بڑھ گیا لیکن رحیم چونکہ شریر تھا اُس نے کتّے کو چھیڑا ....

....

VI. توصیف / منصوبہ کام

آپ کی جماعت کے اس طالب علم کی نشان دہی کیجیے جس کی عادتیں آپ کو پسند ہیں۔ اور ان عادتوں کے بارے میں لکھیے۔

VII. زبان شناسی

❖ ہمارے گاؤں کا نام رام پور ہے۔

❖ میں کل گاؤں جا رہا ہوں۔

اوپر کے جملوں کے آخر میں چھوٹی سی لال لکیر کی شکل میں جو علامت لگائی گئی ہے۔ اس کو ''ختمہ'' کہتے ہیں۔

بتایئے میں کون ہوں؟

سنیے!
میں ختمہ ہوں (۔)
مجھے جملے کے آخر میں لگایا جاتا ہے
میں موجود ہوں تو سمجھئے جملہ ختم ہوا۔
انگریزی میں مجھے فل اِسٹاپ کہتے ہیں۔

ذیل کی عبارت پڑھیے اور مناسب جگہوں پر ختمہ (۔) لگایئے۔

شاکر جماعت سوّم میں پڑھتا ہے ایک دن زوردار بارش کی وجہ سے راستے میں کیچڑ پھیل چکا تھا۔ بچّوں کو راستہ چلنے میں تکلیف ہو رہی تھی خالد نے سب کا ہاتھ پکڑ کر انہیں مدرسے تک پہنچایا

کیا میں یہ کرسکتا / کرسکتی ہوں؟

1. میں اس نظم کو ترنم و اداکاری کے ساتھ پڑھ سکتا / پڑھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. میں نظم کا خلاصہ بیان کرسکتا / کرسکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. اچھّی عادتوں کے بارے میں لکھ سکتا / لکھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. کسی بھی نامکمل کہانی کو آگے بڑھا سکتا / بڑھا سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

دوسرا یونٹ

6. انگور میٹھے ہیں

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

- تصویر میں کیا کیا دکھائی دے رہا ہے؟
- کوّا کس چیز کی تلاش میں ہے؟
- کوّا کس کے ذریعہ پانی پی رہا ہے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

دوپہر کے وقت ایک لومڑی
ٹہلتی ہوئی بستی کی طرف آ نکلی۔ ’’اف کتنی
گرمی ہے ! چلو آج ایک مرغ ہی پکڑ لیتی ہوں۔
بچّے بھی اسکول گئے ہوں گے، کوئی میرے پیچھے نہیں
دوڑے گا اور کُتّے کہیں پڑے اونگھ رہے ہوں گے‘‘۔ یہی کچھ
سوچتی ہوئی وہ آگے بڑھی تھی کہ بستی سے ذرا فاصلے پر اُسے انگور
کا باغ نظر آیا۔ فضا میں میٹھے انگوروں کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔
اوہو! انسانوں نے تو زیادہ پھل اگانے کے طریقے سوچ لئے ہیں۔ ان انگوروں
پر میرا نام بھی لکھا ہوگا۔ میری دادی کا ہاتھ تو انگوروں تک نہیں پہنچ پایا تھا اور وہ ’’آخ تھو،
انگور کھٹّے ہیں‘‘ کہہ کر چلی گئی تھی۔ لومڑی دل ہی دل میں مچل گئی
اور انگوروں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے
ہوئے انھیں حاصل کرنے کی ترکیبیں سوچنے
لگی۔ ’’کیا کروں، کیا کروں؟‘‘ کافی
سوچ بچار کے بعد اسے ایک

SCERT TELANGANA

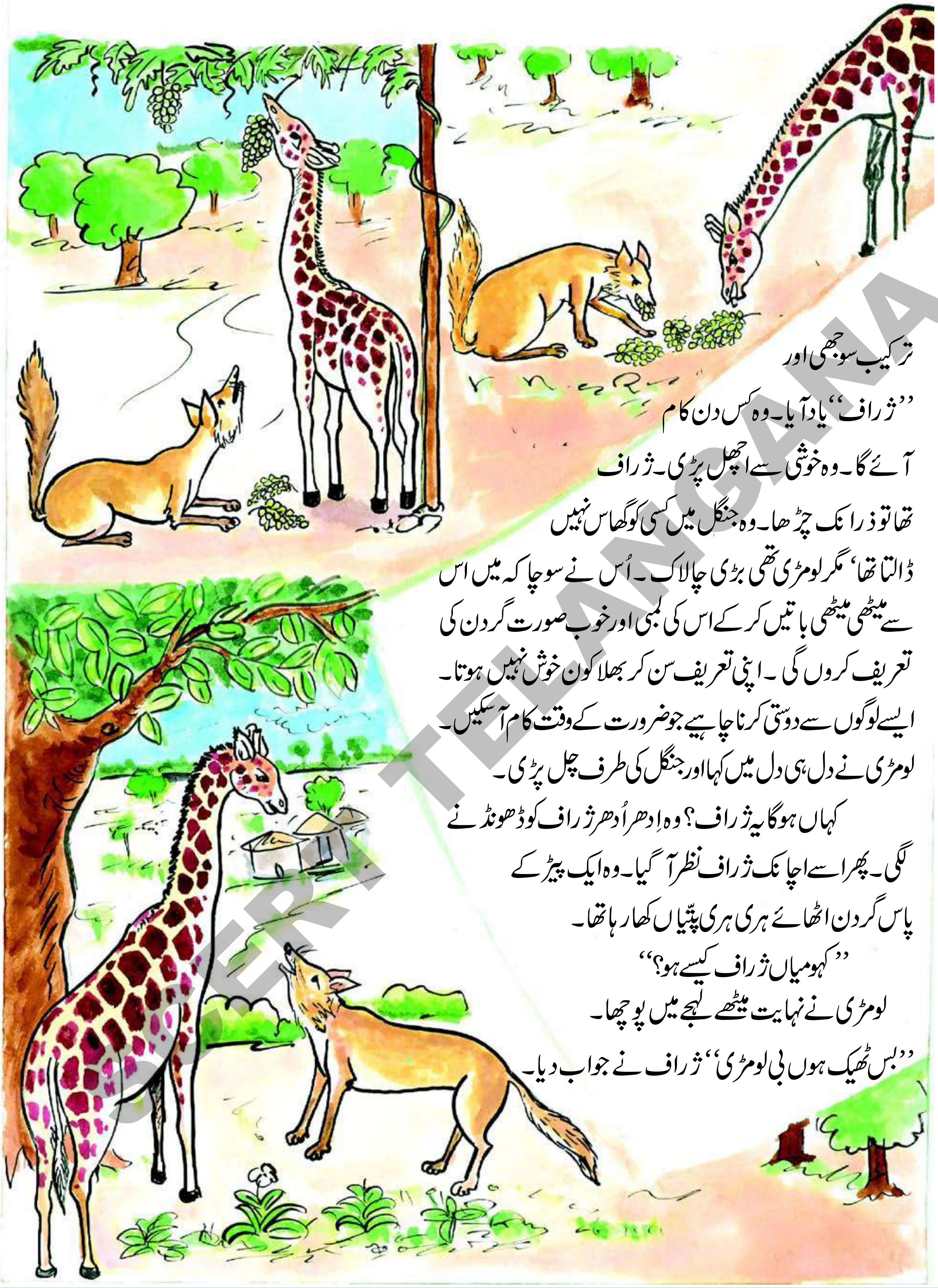

ترکیب سوجھی اور
''ژراف'' یاد آیا۔ وہ کس دن کام
آئے گا۔ وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ ژراف
تھا تو ذرا نک چڑھا۔ وہ جنگل میں کسی کو گھاس نہیں
ڈالتا تھا، مگر لومڑی تھی بڑی چالاک۔ اُس نے سوچا کہ میں اس
سے میٹھی میٹھی باتیں کرکے اس کی لمبی اور خوب صورت گردن کی
تعریف کروں گی۔ اپنی تعریف سن کر بھلا کون خوش نہیں ہوتا۔
ایسے لوگوں سے دوستی کرنا چاہیے جو ضرورت کے وقت کام آسکیں۔
لومڑی نے دل ہی دل میں کہا اور جنگل کی طرف چل پڑی۔
کہاں ہوگا یہ ژراف؟ وہ اِدھر اُدھر ژراف کو ڈھونڈنے
لگی۔ پھر اسے اچانک ژراف نظر آ گیا۔ وہ ایک پیڑ کے
پاس گردن اٹھائے ہری ہری پتّیاں کھا رہا تھا۔
''کہو میاں ژراف کیسے ہو؟''
لومڑی نے نہایت میٹھے لہجے میں پوچھا۔
''بس ٹھیک ہوں بی لومڑی'' ژراف نے جواب دیا۔

SCERT TELANGANA

''اوہو! آخر کب تک یہ روکھی سوکھی پتّیاں کھاتے رہوگے؟ کبھی میٹھے رسیلے پھل بھی کھالیا کرو!''

''اس جنگل میں میٹھے پھل کہاں؟ جو بھی مل جائے خدا کا شکر ہے''۔ زراف نے جواب دیا۔ ''میٹھے پھل کیوں نہیں ہیں، بس ذرا محنت کی ضرورت ہے۔ میں لیے چلتی ہوں تمھیں باغ میں۔ خود بھی پھل کھالینا اور اس ناچیز کو بھی کھلا دینا۔'' لومڑی نے چالاکی سے کہا۔

''تو چلو آج پھل بھی کھالیتے ہیں''۔ زراف لومڑی کے ساتھ چلنے کے لیے رضامند ہوگیا۔ دونوں انگور کے باغ میں پہنچ گئے۔ زراف اپنی لمبی گردن کے ذریعہ آسانی سے انگور کے خوشے توڑتا، خود کھاتا اور لومڑی کو بھی دیتا جاتا تھا۔ اس طرح لومڑی اور زراف نے خوب سَیر ہوکر انگور کھائے اور خوشی سے کہا ''آ ہا، انگور میٹھے ہیں!''

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. تصویریں دیکھیے اور اس کے متعلق چند جملے بولیے۔
2. لومڑی بستی کی طرف کیوں جانا چاہتی تھی؟
3. لومڑی کی ملاقات زراف کے بجائے کسی دوسرے جانور سے ہوتی تو کیا ہوتا؟
4. لومڑی نے زراف سے کیا کہا؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے

الف: 1. لومڑی نے دل ہی دل میں کیا کہا؟
2. لومڑی کو زراف کی مدد حاصل کرنے کا خیال کیوں آیا؟
3. لومڑی نے زراف کو کس طرح راضی کیا؟

SCERT TELANGANA

ب: خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے صحیح الفاظ سے پُر کیجیے۔

خدا ، مرغ ، انگوروں ، آہا ، جنگل

1. اِن ______ پر میرا نام بھی لکھا ہوگا۔
2. ''اِس ______ میں میٹھے پھل کہاں''۔
3. جو بھی مل جائے ______ کا شکر ہے۔
4. چلو آج ایک ______ ہی پکڑ لیتی ہوں۔
5. خوشی سے کہا ______ انگور میٹھے ہیں۔

ج: دیے گئے مکالمے کس نے کس سے کہے؟

1. ''ان انگوروں پر میرا نام بھی لکھا ہوگا۔''
2. ''آخر کب تک یہ روکھی سوکھی پتیاں کھاتے رہوگے۔''
3. ''جو بھی مل جائے خدا کا شکر ہے۔''
4. ''خود بھی پھل کھا لینا اور اس ناچیز کو بھی کھلا دینا۔''

SCERT TELANGANA

III. سوچیے اور لکھیے

1. اس کہانی کے اور کیا کیا عنوانات ہو سکتے ہیں؟
2. آپ کو کون کون سے پھل پسند ہیں اور کیوں؟
3. لومڑی نے زراف کی تعریف کر کے انگور حاصل کیے۔ آپ اپنے بھائی سے بسکٹ حاصل کرنے کے لیے کیا کریں گے؟
4. لومڑی نے ''آہا! انگور میٹھے ہیں'' کہا۔ لیکن لومڑی کی دادی نے ''آخ تھو! انگور کھٹے ہیں'' کیوں کہا تھا؟

IV. لفظیات

الف: ذیل میں دیئے گئے معمے کے خالی خانوں میں موزوں حروف لکھیے اور اشاروں کی مدد سے پھلوں اور جانداروں کے نام بتائیے۔

1. میں وفادار کہلاتا ہوں۔ 2. میرا گوشت کھایا جاتا ہے جب کہ میں گھاس کھاتی ہوں۔

3. مجھے ریگستان کا جہاز کہتے ہیں۔ 4. مجھے لیموکی بڑی بہن کہتے ہیں

5. میں ہوں ایک پھل' پیٹ میں میرے دانے لال

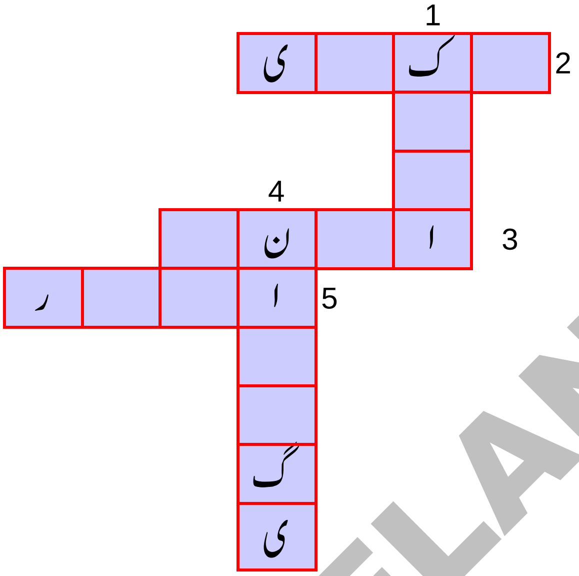

ب: خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

1. لومڑی نے سوچا کہ میں زراف کی ________ تعریف کروں گی۔

2. لومڑی اور زراف انگور کے ________ میں پہنچ گئے۔

3. لومڑی نے ________ سے کہا۔ آہا ! انگور میٹھے ہیں۔

ج: لومڑی کا دل انگوروں کو دیکھ کر مچل گیا۔ نیچے دی گئی جگہ میں لکھیے کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جنھیں دیکھ کر آپ کا دِل مچلتا ہے۔

________ ________ ________

________ ________ ________

V. تخلیقی اظہار

1. حسبِ ذیل اشارات کی مدد سے اپنے الفاظ میں کہانی کو مکمل کیجیے۔

کوا - درخت - چونچ - گوشت کا ٹکڑا - لومڑی - منہ میں پانی - خوشامدی -

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

سریلی آواز - گیت - کائیں کائیں - گوشت کاٹکڑا - چھوٹ جانا - لومڑی فرار۔

2. جانوروں کے مکھوٹے لگا کر اُن کی اداکاری کیجیے۔

VI. توصیف / منصوبہ کام

1. جنگلی جانوروں کی تصاویر جمع کیجیے اور اِن جانوروں کے بارے میں چند جملے لکھیے ۔ ان جانوروں کے نام انگریزی میں لکھیے ۔

2. لومڑی سے متعلق چند کہانیاں حاصل کر کے کمرہ جماعت میں سنایئے اور دیواری رسالے پر چسپاں کیجیے۔

VII. زبان شناسی

الف: ’’شکیل ، راجو ، رفیق دوڑتے ہوئے بس کے پاس پہنچے‘

اوپر لکھے جملے میں (،) کی علامت لگائی گئی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں اِسے کیا کہتے ہیں اور جملے میں کہاں لگائی جاتی ہے۔آیئے اس کی زبانی سنیں۔

سنیے!

میں مختصر وقفہ کی علامت (،) ’سکتہ‘ ہوں۔ مجھے انگریزی میں ’’کاما‘‘ کہاجاتا ہے۔

ب: ذیل کی عبارت پڑھیے (،) کی علامت مناسب جگہوں پر لگایئے۔

نورین راشد سمرین عابد حامد راجو رامو جوزف اور فرحانہ نے مل کر باغ کی سیر کی۔ باغ میں انھیں طوطے کوئل چڑیاں نظر آئیں۔ انھیں جام دینے پر وہ خوش ہو کر کھانے لگے۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں ’’انگور میٹھے ہیں‘‘ کہانی اپنے الفاظ میں سنا سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں اس کہانی کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. میں اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. اشاروں کی مدد سے کہانی کو مکمل کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

بچّوں نے ہے شور مچایا
سرکس آیا سرکس آیا
اونچے اونچے جھولے دیکھے
جھول رہے تھے لڑکی لڑکے
رنگ رنگیلے کپڑے پہنے
جوکر بھی تھے بونے بونے
طوطے نے تھی توپ چلائی
گھوڑوں نے بھی دوڑلگائی
بھالو سائیکل لے کر آیا
سائیکل کو پھر اس نے چلایا
آگ کے گولے جلتے دیکھے
کودتے جن سے کتّے دیکھے
اک گولے میں سائیکل چلتی
دیکھ کے جس کو دُنیا ڈرتی
جادوگر بھی اک تھا آیا
جس نے ایسا کھیل دکھایا
غبّارے کی چڑیا بنائی
اور پانی میں آگ لگائی
ہاتھی کو بھی ناچتے دیکھا
تار پہ انساں چلتے دیکھا

SCERT TELANGANA

دوسرا یونٹ

7. تندرستی ہزار نعمت ہے

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

- تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے۔
- بچے کون کون سے کھیل کھیل رہے ہیں؟
- کیا تصویر میں موجود تمام بچے کھیل رہے ہیں؟
- لڑکا درخت سے ٹیک لگائے کیوں بیٹھا ہے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

ٹن ٹن ٹن مدرسہ کی گھنٹی بجنے لگی۔ بچّے دوڑتے ہوئے مدرسے میں آ پہنچے۔ تمام بچّے قطاروں میں ٹھہر گئے۔ دُعائیہ اجتماع کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد صدر مدرس نے تقریر شروع کی۔

’’پیارے بچّو! ہمارے مدرسے میں اس ہفتہ ہم لوگ صحت و صفائی کی ہفت روزہ تقاریب منائیں گے۔ اس سلسلے میں کل ہمارے مدرسے میں ابتدائی طبی مرکز کے عہدیدار آئیں گے اور میٹنگ منعقد کریں گے۔ اس لیے آپ لوگ اپنے اپنے کمرۂ جماعت کی صفائی کرتے ہوئے اُنھیں سجالیں۔ سب سے اچھے کمرۂ جماعت کو انعام دیا جائے گا۔‘‘

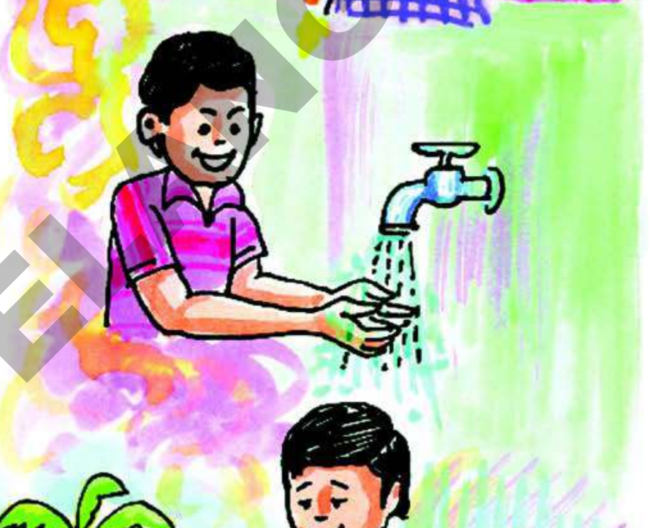

بچّے اپنے اپنے کمرۂ جماعت میں پہنچے۔ ٹیچر کی ہدایت کے مطابق صفائی کرنے میں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

مشغول ہوگئے ۔مکڑی کے جالے' ناکارہ چیزیں اور کچرا ایکجا کر کے کوڑادان میں ڈال دیا گیا اور جماعتوں کو رنگ برنگے کاغذوں سے سجالیا گیا۔

اگلے روز صدر مدرس صاحب تمام انتظامات کا جائزہ لے رہے تھے کہ اتنے میں پرائمری ہیلتھ سنٹر میں کام کرنے والے آ پہنچے۔ایک ہیلتھ آفیسر' ایک کارکن' گاؤں کے سرپنچ ' اولیائے طلبا اور گاؤں کے بزرگوں نے میٹنگ میں حصہ لیا ۔ صدر مدرس صاحب نے تمام لوگوں کا استقبال کیا۔ٹیچر نے میٹنگ کی اہمیت اور ضرورت سے واقف کروایا۔

طبی مرکز کے کارکن نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''صحت مند رہنے کے لیے صفائی کے اُصولوں کو اپنانا ضروری ہے۔یعنی روزانہ نہانا' صاف ستھرے کپڑے پہننا' کنگھی کرنا اور ناخن تراشنا۔اگر ناخن بڑھ گئے ہوں تو اُن میں جمع شدہ میل غذا کے ساتھ ہمارے پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے' جس سے ہم مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔کھانا کھانے سے قبل صابن سے اچھی طرح ہاتھ دھونا چاہیے۔اسی طرح باہر گھومتے وقت ہمیشہ چپل پہنے رہیں۔گھر میں داخل ہوتے ہی ہاتھ، پیر اچھی طرح دھولیں۔''

اس کے بعد ہیلتھ آفیسر نے تقریر کی۔''اگر ہم بیمار ہو جائیں تو علاج پر کافی رقم خرچ ہو جائے گی۔ بیماریوں سے بچنے کے لیے احتیاطی تدبیریں اختیار کی جائیں۔گھروں کے اطراف واکناف میں گندہ پانی ٹھہرنے اور کوڑا کرکٹ جمع ہونے سے مچھر پرورش پاتے ہیں۔مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا' فائلیریا اور ڈینگو بخار پھیلتا ہے۔پینے کا پانی اگر آلودہ ہو جائے تو اس سے بھی کئی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔اسی لیے پانی کو اُبال کر' ٹھنڈا کریں اور پھر اُسے چھان کر پیا کریں۔''

اس کے بعد سرپنچ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''نہ صرف ہمارے گھروں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے بلکہ گلیوں اور مدرسوں کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ہیلتھ آفیسر اور ہیلتھ کارکن کے مشوروں پر ہمیشہ عمل کریں۔دوسروں کو بھی اس بات کی تلقین کریں۔ان اصولوں کو اپنا کر سب تندرست رہ سکتے ہیں اور اپنے گاؤں کو ایک ''مثالی گاؤں'' بنا سکتے ہیں۔''

صدر مدرس نے اپنے خطاب میں تقریب میں شریک تمام لوگوں کو بچوں کی انجمنوں کے تحت قائم کی گئی کمیٹی برائے صحت وصفائی کے ارکان سے متعارف کروایا اور ان کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے کاموں کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

اُنھوں نے ابتدائی طبی مرکز کے ذمہ داروں سے خواہش کی کہ کم ازکم مہینے میں ایک مرتبہ وہ مدرسہ کا دورہ کریں اور بچوں کی طبی جانچ کریں۔آخر میں رضوانہ ٹیچر نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. تصویریں دیکھیے۔تصویروں میں بچے کیا کر رہے ہیں اور وہ یہ کام کس لیے کر رہے ہیں؟
2. آپ اپنے مدرسہ اور گھر کو کس طرح صاف ستھرا رکھتے ہیں؟
3. اپنے گھر، مدرسہ اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنا کیوں ضروری ہے؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے

الف: ذیل کے جملے پڑھیے۔ جو کام آپ انجام دیتے ہیں ان پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1. میں روزانہ نہاتا ہوں۔ (   )
2. صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہوں۔ (   )
3. ناخن تراشتا ہوں۔ (   )
4. کھانے سے قبل صابن سے ہاتھ دھوتا ہوں۔ (   )
5. میں صاف پانی پیتا ہوں۔ (   )
6. میں اپنی کتابیں سلیقے سے رکھتا ہوں۔ (   )
7. مدرسہ اور گھر میں بے کار کاغذوں کو کوڑا دان میں ڈالتا ہوں۔ (   )
8. میں شام میں کھیلنے کے بعد نہاتا ہوں۔ (   )
9. میں چپل پہن کر گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ (   )
10. ساتھی طلبا اور اپنے گھر والوں کو صفائی کے اصولوں سے واقف کرواتا ہوں۔ (   )

ب: ذیل کی عبارت پڑھیے۔حصّہ (الف) کے تحت دیے گئے الفاظ کو حصّہ (ب) کے موزوں جملوں سے جوڑیئے اور مثال کے ذریعہ واضح کیے گئے جملے کی طرح لکھئے۔

میرا نام انور ہے۔میں جماعت سوم کا طالب علم ہوں۔میں صحت وصفائی کمیٹی کا رُکن ہوں۔ ہمارے مدرسے میں پیر کے دن بچوں کے دانتوں کا، منگل کے دن بالوں کا، چہارشنبہ کو آنکھوں کا، جمعرات کے دِن ناخن کا جمعہ کے دِن ہاتھ پیر کا اور ہفتہ کے دِن بچوں کی کتابوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

(الف)	(ب)
انور	کتابوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
پیر کے دن	آنکھوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
منگل کے دن	صحت وصفائی کمیٹی کا رُکن ہے۔
چہارشنبہ کو	ناخن دیکھے جاتے ہیں۔
جمعرات کے دن	دانتوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
جمعہ کے دن	ہاتھ، پیر کی صفائی کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
ہفتہ کے دن	بالوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

مثال: انور صحت وصفائی کمیٹی کا رُکن ہے۔

____

____

____

____

____

____

ج: ذیل کے جملے پڑھیے۔ بتائیے کہ یہ جملے کس نے کہے؟

1. نہ صرف ہمارے گھروں کو صاف ستھرا رکھنا ہے بلکہ گلیوں، مدرسوں اور نل کے اطراف کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ (   )
2. صحت مند رہنے کے لیے ہمیں صفائی کے اُصول اپنانا چاہیے۔ (   )
3. مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا اور ڈینگو بخار پھیلتا ہے۔ (   )
4. اپنے گاؤں کو ایک ''مثالی گاؤں'' بنا سکتے ہیں۔ (   )
5. پانی کو اُبال کر ٹھنڈا کریں اور پھر چھان کر پیا کریں۔ (   )
6. کھانا کھانے سے پہلے صابن سے ہاتھ اچھی طرح دھونا چاہیے۔ (   )

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

III. سوچیے اور لکھیے

الف: مدرسہ کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے۔

کیا کرنا چاہیے	کیا نہیں کرنا چاہیے

ب: تندرست رہنے کے لیے

مثال: میں روزانہ نہاتا ہوں

ج: گھر کی صفائی کے لیے کون کون سی اشیا ضروری ہیں لکھیے؟

د: مدرسہ کی صحت و صفائی کمیٹی کون سے کام انجام دیتی ہے؟

IV. لفظیات

الف: ذیل میں دیے گئے الفاظ استعمال کرتے ہوے جملے بنائیے۔

مثال: بخار ۔ ڈاکٹر

مجھے بخار ہونے کی وجہ سے میں ڈاکٹر کے پاس گیا۔

1. بارش ۔ چھتری

2. جال ۔ مچھلی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

3. پودا ۔ پانی

4. مدرسہ ۔ کمرہ جماعت

5. ریل ۔ حیدرآباد

ب: لفظ آندھراپردیش میں موجود حروف کو الگ الگ کر کے نئے الفاظ لکھیے ۔

آ	ن	د	ھ	ر	ا	پ	ر	د	ی	ش

مثال: آن ۔ دھان

1. ________ 5. ________
2. ________ 6. ________
3. ________ 7. ________
4. ________ 8. ________

V. تخلیقی اظہار

الف: ایک مریض اور ڈاکٹر کے درمیان ہونے والی گفتگو کو مکالموں کی شکل میں لکھیے ۔

مریض : آداب ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر :

مریض :

ڈاکٹر :

مریض :

ڈاکٹر :

ب: مندرجہ بالا گفتگو کی مناسبت سے ایک لڑکے سے ڈاکٹر کی اور دوسرے لڑکے سے مریض کی اداکاری کروائیں۔

VI. توصیف / منصوبہ کام

ان اقوال کو پڑھیے۔ ''تندرستی ہزار نعمت ہے'' ۔ ''احتیاط علاج سے بہتر ہے''

مندرجہ بالا اقوال کی طرح 'صحت وصفائی' سے متعلق اقوال اُردو اور دیگر زبانوں میں جمع کیجیے اور اپنے کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنایئے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

VII. زبان شناسی

الف: سبق سے ڈھونڈ کر ایسے جملے لکھیے جن کے درمیان چھوٹے سے اُلٹے واؤ(،) سکتہ کی علامت آئی ہے، اس پر غور کیجیے۔

ب: ذیل کی عبارت پڑھیے اور سکتہ کی علامت مناسب جگہوں پر لگائیے۔

عید کی خریداری کے لیے جاوید بازار گیا۔ وہاں اس نے پتلون شرٹ جوتے بیلٹ گھڑی اور عینک خریدی۔ اُس نے اپنی خریدی ہوئی چیزیں اپنے دوستوں عمران رمیش فرحان اور مائیکل کو بتائیں۔

SCERT TELANGANA

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں سبق کو روانی کے ساتھ پڑھ کر اپنی زبان میں بیان کرسکتا ہوں/کرسکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. صاف ستھرا رہنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے، بیان کرسکتا ہوں/کرسکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. صاف ستھرا رہنے کے لیے ہمیں کیا کرنا اور کیا نہیں کرنا چاہیے لکھ سکتا ہوں/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. ہدایتوں کے مطابق ڈاکٹر اور مریض کی اداکاری کرتے ہوئے مکالمے ادا کرسکتا ہوں/سکتی ہوں اور لکھ سکتا ہوں/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

بیربل کی دانشمندی

بیربل کی ہوشیاری اور حاضر جوابی کی شہرت اکبر اعظم کی حکومت سے نکل کر آس پاس کے ملکوں تک پہنچ گئی تھی، جس کی وجہ سے مختلف بادشاہ بیربل کو اپنے یہاں بلاتے اور اُس کی عقل مندی کا امتحان لیتے تھے۔ ایک بار کسی ملک کے بادشاہ نے اکبر اعظم کو خط لکھا اور فرمائش کی کہ آپ بیربل کو کچھ دن کے لیے ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ ہم بھی اُس کی عقل مندی کا امتحان لے کر دیکھیں۔ اکبر نے بیربل کو کچھ بتائے بغیر روانہ کر دیا۔

بیربل دوسرے بادشاہ کے دربار میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں سب لوگ ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے برابر برابر بیٹھے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ اُن میں بادشاہ کون ہے۔

بیربل سمجھ گئے کہ اس طرح میرا امتحان مقصود ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ وہ سب لوگوں کے سامنے سے گزرنے لگے۔ جب ایک شخص کے سامنے سے گزرے تو فوراً انھوں نے ادب سے سر جھکا دیا۔ کیونکہ وہی شخص بادشاہ تھا۔ بیربل کی عقل مندی پر نہ صرف تمام درباری بلکہ خود بادشاہ بھی حیران تھے۔ اس نے بیربل سے پوچھا: ”آ خر تم نے ہمیں کس طرح پہچان لیا؟“

بیربل نے جواب دیا: ”جہاں پناہ! بہت آسانی سے پہچان لیا۔ اس لیے کہ سرکار کی نظریں تو سب درباریوں پر تھی لیکن تمام درباریوں کی نظریں حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھ رہی تھیں۔ بس اس طرح میں فوراً سمجھ گیا کہ آپ کہاں تشریف فرما ہیں۔“

بیربل کا جواب سن کر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس نے بیربل کو انعام و اکرام سے نوازا۔

❖❖❖

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

دوسرا یونٹ

8. ٹیلیفون سے موبائیل فون تک

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

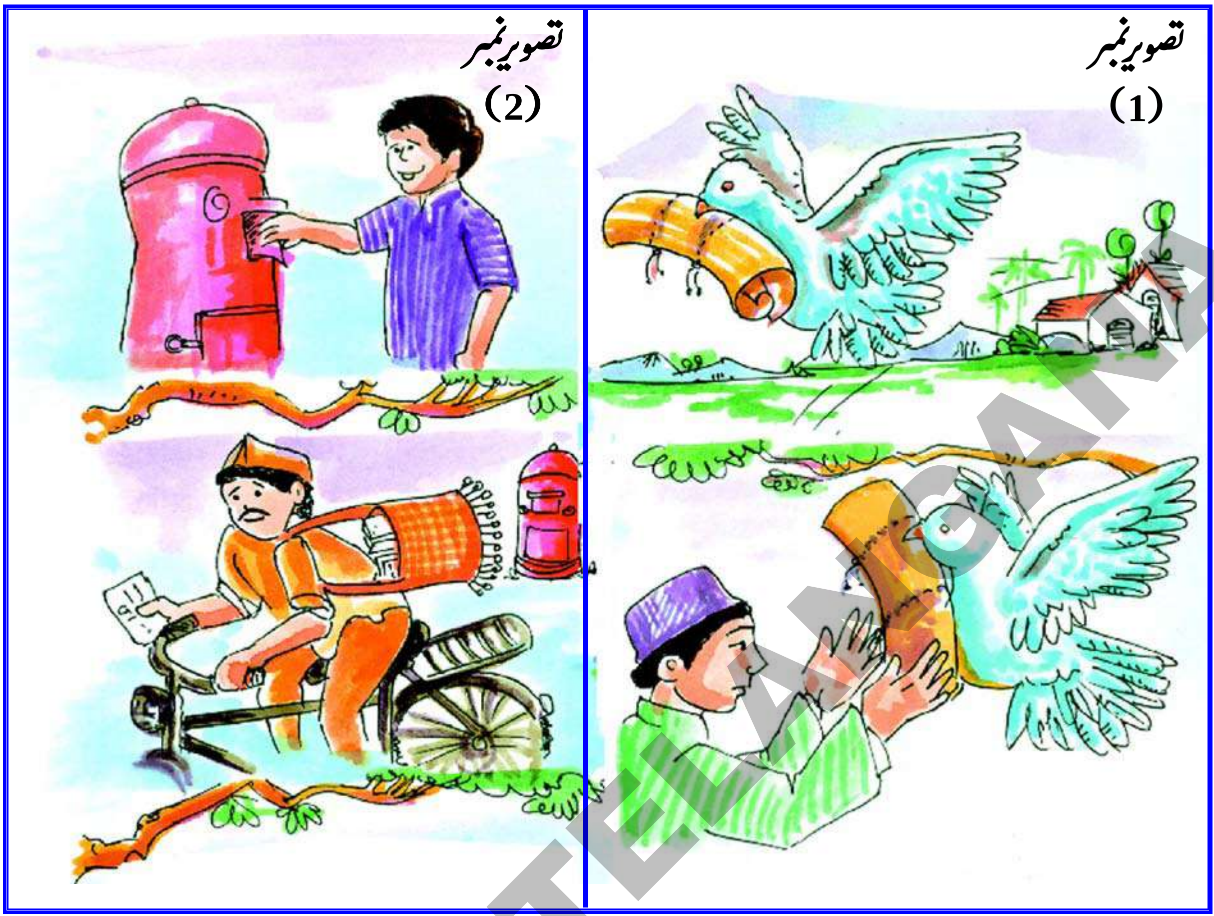

- پہلی تصویر میں کبوتر کیا کر رہا ہے؟
- دوسری تصویر میں آپ کو کیا دکھائی دے رہا ہے؟
- بتائیے کہ دونوں تصویروں میں کیا فرق ہے؟
- آج کل پیغام رسانی کے لیے استعمال ہونے والے ذرائع کون سے ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

گھر آیا ہے ٹیلی فون
من بھایا ہے ٹیلی فون

پیاری اس کی ٹرنگ ٹرنگ
نیاری اس کی ٹرنگ ٹرنگ

نانا جان سے بات کریں
کتنی شان سے بات کریں

دور سے باتیں کرتے ہیں
رشتے اور سنورتے ہیں

SCERT TELANGANA

سرگوشی وہ کرتا ہے
کانوں میں رس بھرتا ہے

دوست اس کا موبائیل ایک
اس کا بھی اسٹائیل ایک

جیب میں رکھ کر جاتے ہیں
جب جب باہر جاتے ہیں

ہم جس جا ہوں آئے کال
اس کا ہے یہ خاص کمال

جب جی چاہے کرلیں بات
چاہے دن ہو چاہے رات

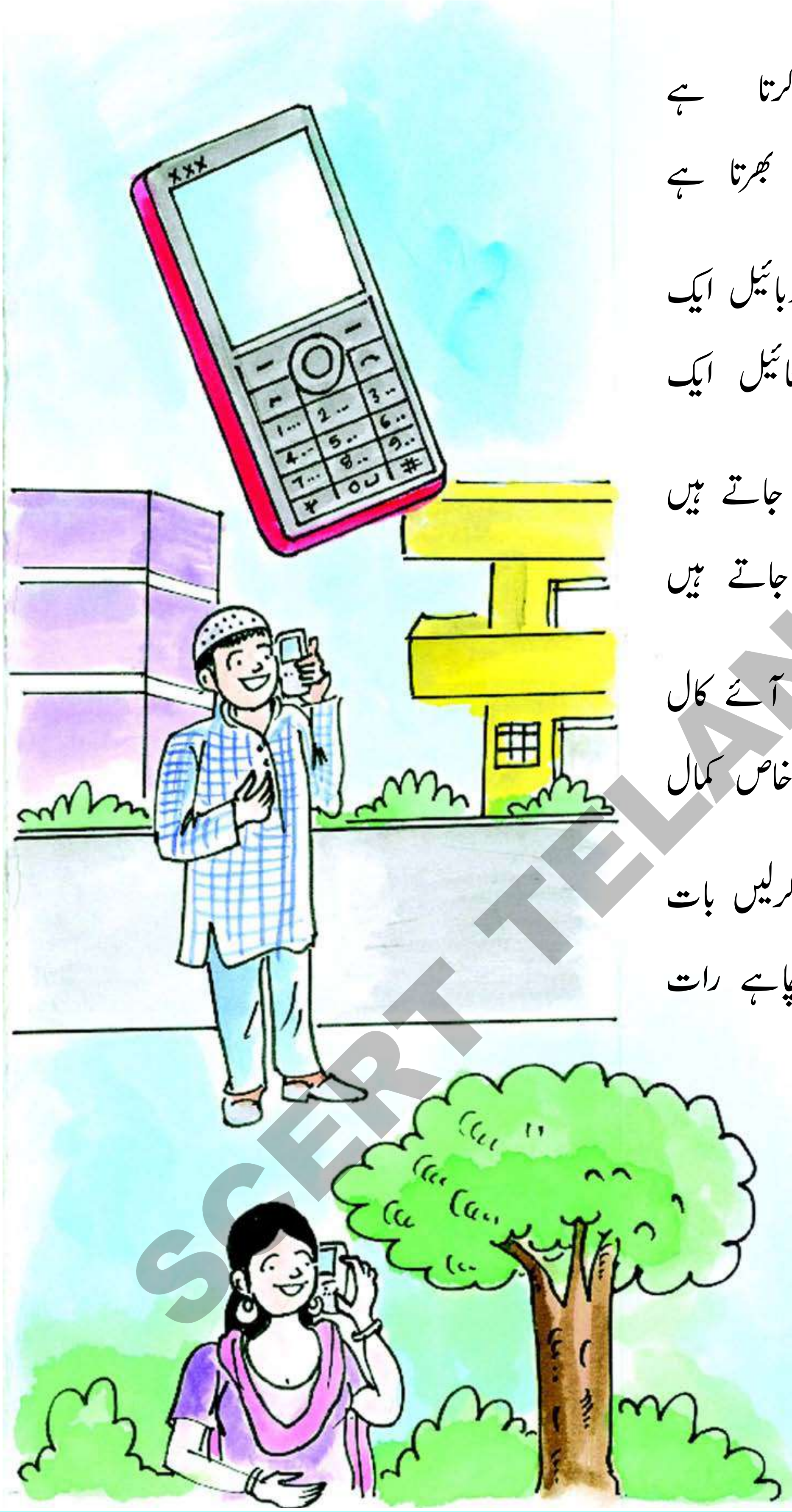

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

یہ کیجیے

I. سنیے - سوچ کر بولیے

1. تصویر دیکھیے اور بولیے۔
2. ٹیلی فون کی ایجاد سے پہلے لوگ اطلاعات پہنچانے کے لیے کون سے طریقے استعمال کرتے تھے؟
3. ٹیلی فون اور موبائیل فون میں کیا فرق ہے؟
4. موبائیل فون سے بات چیت کرنے کے علاوہ اور کیا کام لے سکتے ہیں؟

II. روانی سے پڑھیے - سمجھ کر بولیے - لکھیے

الف: 1. ٹیلی فون کے ذریعہ رشتے سنورنے کا ذکر نظم کے کس شعر میں کیا گیا ہے لکھئے؟

2. موبائیل کے خاص کمال کا ذکر نظم کے کس شعر میں کیا گیا ہے۔ لکھیے۔

ب: درج ذیل عبارت پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

موبائیل فون پر بات کرنے سے پہلے سلام کریں اور پھر اپنا نام بتلائیں۔ نرم لہجہ میں گفتگو کریں۔ دیر رات اور اوقات نماز میں کسی کو فون نہ کریں۔ مسجد اور کسی بڑی محفل میں اگر بیٹھے ہوں تو اپنا موبائیل فون بند رکھیں۔ صرف ضرورت کی بات ہی کریں۔ بے کار باتوں سے پرہیز کریں۔

1. موبائیل فون پر گفتگو کے آداب کیا ہیں؟
2. کن مقامات پر موبائیل فون پر بات کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے؟
3. نماز کے وقت اور رات دیر گئے فون کیوں نہیں کرنا چاہیے۔

ج: نظم پڑھیے اور ہم وزن الفاظ کی نشاندہی کرکے انھیں لکھیے۔

مثال: جان — شان

______	______
______	______
______	______
______	______

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

د: حسبِ ذیل اشعار کو مکمل کیجیے۔

1. کانوں میں رس بھرتا ہے ....

2. .... رشتے اور سنورتے ہیں

3. نانا جان سے بات کریں ....

4. .... نیاری اِس کی ٹرنگ ٹرنگ

III. سوچیے اور لکھیے

1. نظم "ٹیلی فون سے موبائیل فون تک" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. کیا آپ کو موبائیل فون پسند ہے؟ کیوں؟ لکھیے۔

IV. لفظیات

الف: ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ جملوں کی مدد سے دیے گئے الفاظ کے معنی لکھیے۔

سنوارنا : 15/اگست کے دن ہمارے اسکول کو رنگین جھنڈیوں سے سنوارا گیا۔ (   )

سرگوشی : محفل میں سرگوشی کرنا بہت بری بات ہے۔ (   )

نیارا : احمد کے کھیلنے کا انداز نیارا ہے۔ (   )

کمال : تنڈولکر کمال کا کھلاڑی ہے۔ (   )

اسٹائیل : فون پر بات کرنے کا ساجد کا اپنا اسٹائیل ہے۔ (   )

ب: دیئے گئے الفاظ سے جملے بنائیے۔

چارجر   سِم کارڈ   مثال: چارجر سے موبائیل فون چارج کیا جاتا ہے۔

بیاٹری   موبائیل فون

ہیڈفون   کیمرہ

SCERT TELANGANA

.V تخلیقی اظہار

آپ کے ابّو بنگلور گئے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے ابّو سے موبائیل فون پر کس طرح گفتگو کریں گے۔ مکالمے لکھیے۔

آپ : السلام علیکم ابّو جان۔

ابّو : وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا۔   آپ : ____________

ابّو : ____________   آپ : ____________

.VI توصیف / منصوبہ کام

مختلف قسم کے موبائیل فون کی تصاویر اخبارات اور دیگر ذرائع سے حاصل کر کے اُن کی کمپنی کے نام لکھ کر دیواری رسالے پر چسپاں کیجیے۔

.VII زبان شناسی

ذیل کے جملے پڑھیے۔

❖ آپ کا نام کیا ہے؟   ❖ آپ کہاں جا رہے ہیں؟

مندرجہ بالا جملوں کے اختتام پر جو علامت لگائی گئی ہے اس کو سوالیہ نشان (؟) کہتے ہیں اور ایسے جملوں کو سوالیہ جملے کہتے ہیں۔

ذیل کی عبارت پڑھیے۔ مناسب جگہوں پر سوالیہ نشان (؟) کی علامت لگائیے۔

زاہد آج دیر سے مدرسہ پہنچا۔ ''ٹیچر نے اس سے پوچھا' تم مدرسہ کیوں دیر سے آئے ہو زاہد نے کہا' آج اسکول بس چھوٹ گئی۔'' ٹیچر نے پوچھا ''تم پھر مدرسہ کس طرح آئے ہو'' زاہد نے کہا' پاپا مجھے اپنی موٹر سائیکل پر بٹھا کر ساتھ لائے ہیں۔ ٹیچر نے پوچھا کیا وہ تمہیں چھوڑ کر چلے گئے

کیا میں یہ کرسکتا/ کرسکتی ہوں؟

.1	اس نظم کا میں خلاصہ بیان کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
.2	اس نظم کے نئے الفاظ اور مشکل الفاظ کو جملوں میں استعمال کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
.3	نظم کو روانی سے پڑھ سکتا/ پڑھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
.4	نظم کو اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/ لکھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
.5	فون کا استعمال کن مقامات اور کن اوقات میں نہیں کرنا چاہیے جان گیا/ جان گئی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

دوسرا یونٹ

9. بہادر بِتّو

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

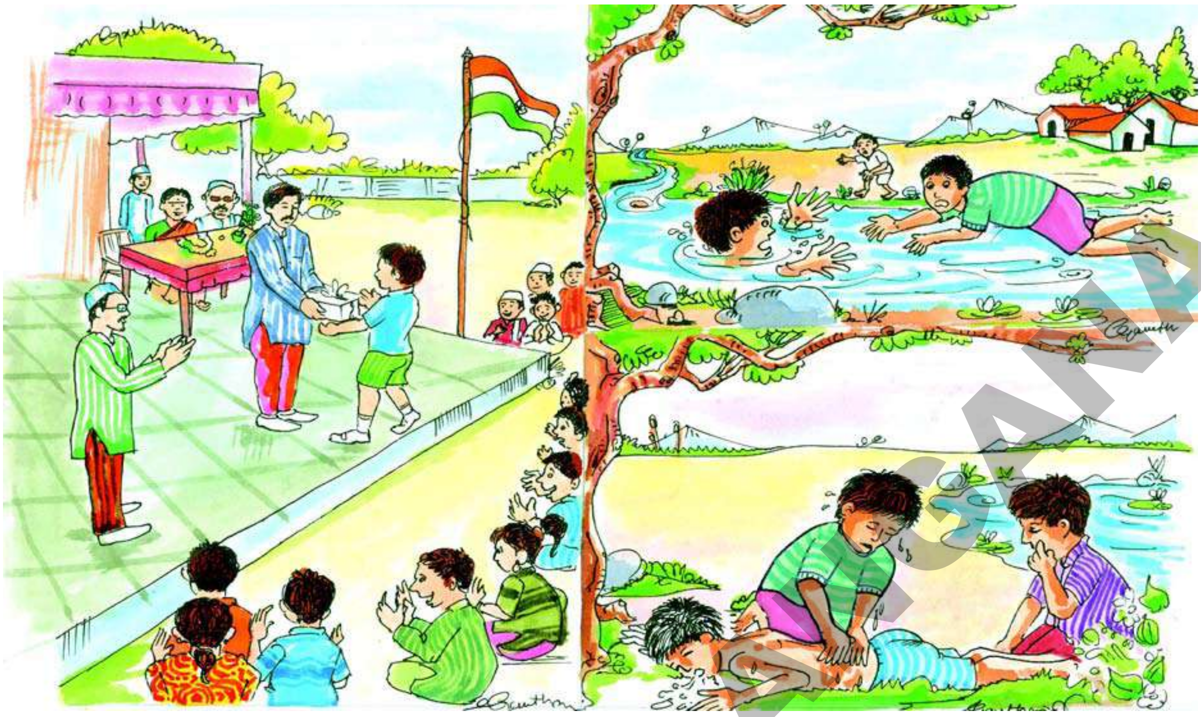

1. اوپر کی تصاویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. پانی میں ڈوبنے والے بچّے کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے؟
3. کیا آپ نے کبھی کسی کی جان بچائی؟
4. لڑکے کو انعام کیوں دیا جا رہا ہے؟
5. اپنی جان کو جوکھم میں ڈال کر دوسروں کی زندگی بچانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

ایک کسان تھا۔اس کی بیوی کا نام بتّو تھا۔ایک دن کسان نے بتّو سے کہا ''صبح جب میں کھیت میں ہل چلا رہا تھا تو ایک شیر نے آ کر کہا' اپنا بیل مجھے دے دے ورنہ میں تجھے کھا جاؤں گا۔''

بتّو نے اُس سے پوچھا ''تو تم نے کیا جواب دیا؟''

میں نے کہا ''تم یہاں رُک جاؤ۔ میں گھر جا کر اپنی گائے لے آتا ہوں۔ اگر تم میرا بیل کھا لو گے تو ہم بھوکوں مر جائیں گے۔'' یہ سُن کر بتّو کو بہت غصہ آیا۔اُس نے کسان کو ڈانٹا '' گھر کی گائے شیر کو کھلانے چلے ہو' آپ کو یہ کیا ہو گیا ہے؟ اگر گائے چلی گئی تو گھر میں نہ دودھ رہے گا اور نہ ہی لسّی ، بچّے کیا پئیں گے؟'' بتّو کو ایک ترکیب سوجھی۔اُس نے کہا ''تم فوراً کھیت جا کر شیر سے کہو کہ میری بیوی بتّو تمہارے کھانے کے لیے ایک گھوڑا لے کر آ رہی ہے۔'' کسان ڈرتا ڈرتا شیر کے پاس گیا۔ اُس نے کہا۔'' شیر راجہ! ہماری گائے تو بڑی مریل ہے۔ اُس سے تمہارا کیا بنے گا۔میری بیوی ابھی

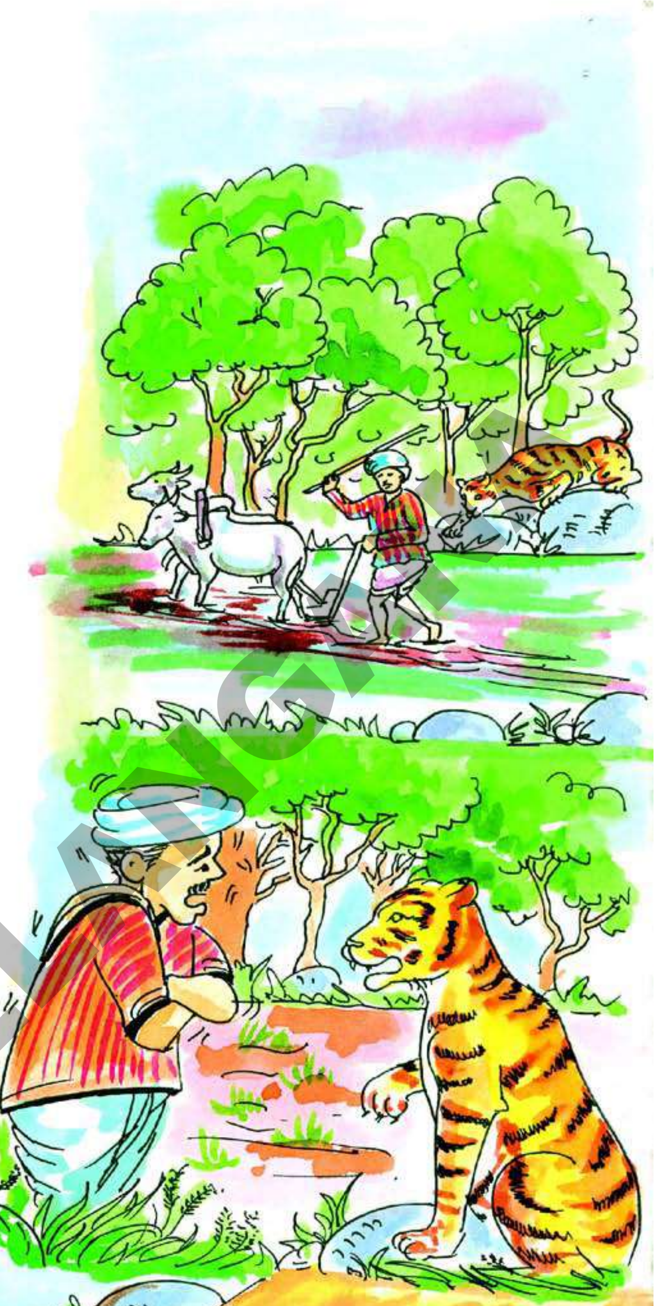

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

تمہارے لیے ایک موٹا تازہ گھوڑا لے کر آرہی ہے۔'' بِتّو نے سر پر ایک بڑی سی پگڑی باندھی اور ہاتھ میں درانتی لے کر گھوڑے پر سوار ہوگئی۔ گھوڑا دوڑاتی وہ کھیت پر پہنچی اور زور سے چلّائی ''اے نادان کسان! تم تو کہتے تھے کہ تین چار شیروں کو پھانس کر رکھا ہے' یہاں تو صرف ایک ہی شیر نظر آرہا ہے۔ باقی کہاں گئے؟'' پھر وہ گھوڑے سے اُتر کر شیر کی طرف بڑھی۔ اور کہنے لگی ''اچھا کوئی بات نہیں۔ ناشتہ میں ایک ہی شیر کافی ہے۔'' اتنا سننا تھا کہ شیر ڈر کے مارے کانپنے لگا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر بِتّو بولی ''دیکھا' اسے کہتے ہیں ہمت۔ تم تو اتنے ڈرپوک ہو کہ گھر کی گائے شیر کے حوالے کر رہے تھے۔'' اُدھر مارے بھوک کے شیر مرا جا رہا تھا۔ ایک بھیڑیے نے پوچھا ''مہاراج' کیا معاملہ ہے؟ آج آپ بہت اُداس دکھائی دے رہے ہیں۔''

شیر نے کہا۔'' کچھ نہ پوچھو' آج مشکل

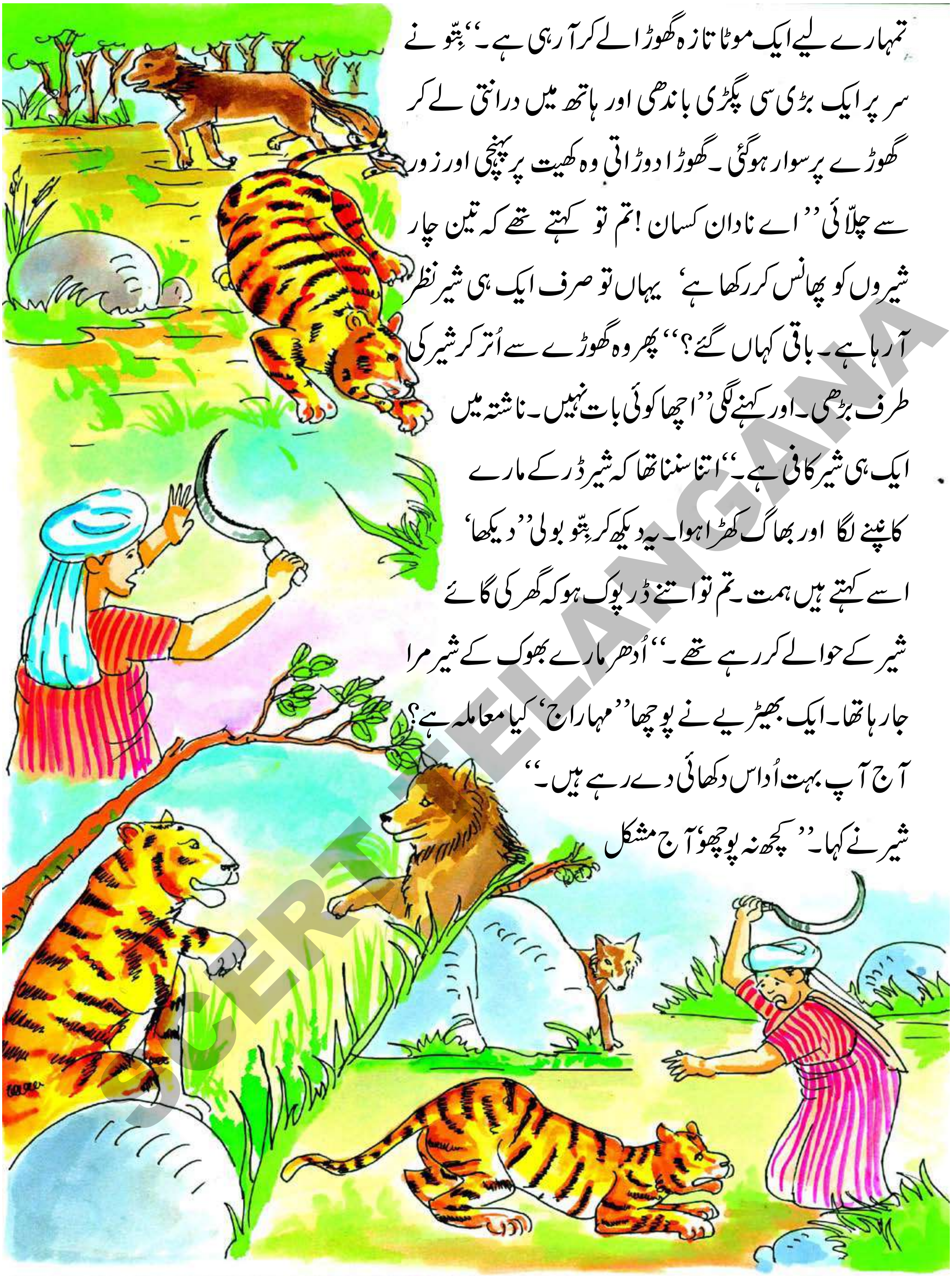

SCERT TELANGANA

سے جان بچی ہے۔ آج ایک ایسی چڑیل سے پالا پڑ گیا جو روز صبح چار شیروں کا ناشتہ کرتی ہے۔"

یہ سُن کر بھیڑیا بہت ہنسا۔ وہ صبح جھاڑی میں چھپ کر سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ اُس نے کہا "بھولے بادشاہ! وہ تو کسان کی بیوی بتّو تھی جسے آپ نے چڑیل سمجھ لیا تھا۔ آپ اس بار پھر کوشش کر کے دیکھیے۔ اگر بیل آپ کے ہاتھ نہ آئے تو میرا نام بھیڑیا نہیں۔"

بھیڑیے کے اصرار پر شیر کسان کے کھیت میں جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ لیکن اُس نے بھیڑیے سے کہا تم اپنی دُم میری دُم سے باندھ لو۔

دونوں دُم باندھ کر چل پڑے۔ اُنھیں دیکھتے ہی کسان کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ وہ ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگا۔ لیکن بتّو! بالکل نہیں گھبرائی۔ بھیڑیے کے پاس جا کر اُس نے کہا "کیوں میاں بھیڑیے تو، تو ابھی وعدہ کر کے گیا تھا کہ اپنی دُم سے چار شیر باندھ کر لائے گا! لیکن تو، تو صرف ایک ہی شیر لایا ہے! وہ بھی مریل سا۔ بھلا اسے کھا کر میری بھوک مٹ سکتی ہے؟ خیر اس وقت یہی سہی۔ اتنا کہہ کر بتّو آگے بڑھی۔

شیر کے ہوش و حواس اُڑ گئے۔ اُس نے سمجھا کہ بھیڑیے نے اُس کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ وہ فوراً وہاں سے بھاگا۔ بھیڑیا بہت چیخا، چلّایا۔ لیکن شیر نے ایک نہ سُنی، وہ تیزی سے بھاگتا چلا گیا۔

کسان اور بتّو آرام سے رہنے لگے۔ اُنھیں معلوم تھا کہ اب شیر اُن کے کھیت کی طرف پھر کبھی نہیں آئے گا۔

یہ کیجیے

ا. سنیے۔ سوچ کر بولیے

1. سبق کی تصویر دیکھیے اور اس کے بارے میں کہیے۔
2. بھیڑیے کو ہنسی کیوں آئی؟ آپ کو کن باتوں پر ہنسی آتی ہے؟
3. بتّو کے ڈرانے پر شیر بھاگ کھڑا ہوا! اگر آپ شیر کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟
4. کسان شیر کو دیکھ کر بہت پریشان ہوا۔ کیا آپ کو کبھی اس طرح کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا؟ کوئی ایک واقعہ سنائیے۔

SCERT TELANGANA

II. روانی سے پڑھیے۔سمجھ کر بولیے۔لکھیے

الف: 1. بتّو نے سر پر ایک بڑی سی پگڑی باندھی اور ہاتھ میں درانتی لے کر گھوڑے پر سوار ہوگئی، سبق کے اس پیراگراف کو پڑھ کر اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

2. شیر ڈر کر بھاگ گیا۔جاتے وقت جنگل میں شیر کی ملاقات کس سے ہوئی اور ان کے درمیان کیا بات چیت ہوئی؟

ب: نیچے دیے گئے جملوں کو پڑھ کر قوسین میں لکھیے کہ یہ جملے کس نے کس سے کہے۔

1. ''اگر تم بیل کھالو گے تو ہم بھوکوں مر جائیں گے۔'' (   )

2. ''تم فوراً کھیت جا کر شیر سے کہو کہ میری بیوی بتّو تمہارے کھانے کے لیے ایک گھوڑا لے کر آرہی ہے۔'' (   )

3. ''آج ایک ایسی چڑیل سے پالا پڑا جو روز صبح چار شیروں کا ناشتہ کرتی ہے۔'' (   )

4. ''بھولے بادشاہ! وہ تو کسان کی بیوی بتّو تھی جسے آپ نے چڑیل سمجھ لیا۔'' (   )

5. ''بھیڑئے ! تو تو ابھی وعدہ کر کے گیا تھا کہ اپنی دُم سے چار شیر باندھ کر لائے گا۔'' (   )

ج: سبق پڑھ کر بتّو اور شیر کے درمیان ہوئی گفتگو سے کوئی دو مکالمے لکھیے ۔

بتّو : 1. ________________________

2. ________________________

شیر : 1. ________________________

2. ________________________

SCERT TELANGANA

III. سوچیے اور لکھیے

1. بہادر بِتّو کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

2. بہادری کا کوئی واقعہ آپ جانتے ہوں تو لکھیے ۔

3. بِتّو ایک بہادر عورت تھی؟ آپ بِتّو کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے ؟

IV. لفظیات

الف: جس طرح لفظ 'بہادری' کے حروف 'ب' ' ہ' ' ا ' اور ' ر ' کو استعمال کر کے لفظ 'بہار' اور 'نادان' کے حروف 'ن' 'ا' 'د' 'ا' اور 'ن' کو استعمال کر کے لفظ 'دانا' بنایا جاسکتا ہے۔ اُسی طرح اِن دونوں لفظوں کے حروف کو استعمال کر کے مزید چند الفاظ لکھیے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے۔

مثال: بہادری	نادان
1. بہار	1. دانا
2.	2. ________
3.	3. ________
4.	4. ________
5.	5. ________

ب: سبق ''بہادر بِتّو'' میں لفظ درانتی کا استعمال ہوا ہے' جو ایک اوزار ہے۔ اِس طرح اپنے گھر میں استعمال ہونے والے اوزاروں کے نام اپنے والدین سے پوچھ کر لکھیے اور ان سے متعلق ایک ایک جملہ بھی لکھیے ۔

مثال: درانتی	درانتی کاٹنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
1. ________	________________
2. ________	________________
3. ________	________________
4. ________	________________
5. ________	________________

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

ج: ذیل کی عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کے مقام کو بدل دیا گیا ہے۔ان الفاظ کو مناسب مقام پر استعمال کرتے ہوئے دوبارہ عبارت لکھیے ۔

حامداور رشید دونوں سرکاری مدرسہ تھے۔ وہ کرکٹ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ حامد دوست میں اور رشید ڈاکٹر میں بہت اچھے تھے۔حامد کا خیال تھا کہ وہ ایک ماہر کھلاڑی بنے۔رشید چاہتا تھا کہ وہ بہترین پڑھنے بنے۔

V. تخلیقی اظہار

1. سبق ''بہادر بتّو'' میں آپ کا پسندیدہ کردار کون سا ہے اور کیوں پسند ہے؟ لکھیے۔
2. 'بہادر بتّو'' میں شیر ڈر کر بھاگ گیا اور بھیڑیا چیختا رہا۔ شیر نے بھیڑیے کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوگا؟ سوچ کر کہانی کو آگے بڑھائیے۔

VI. توصیف/منصوبہ کام

1. ''بتّو'' ایک بہادر عورت تھی۔اپنی جماعت کے بہادر طالب علم کے بارے میں لکھیے۔
2. 'بہادری' سے متعلق کہانیاں جمع کیجیے اور اپنی کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

VII. زبان شناسی

ذیل کی عبارت پڑھیے۔

رفیع ' راجو ' سلطانہ ' جانسن اور سمرین نمائش دیکھنے کے لیے اپنے والدین کے ساتھ حیدرآباد آئے۔ یہ سب میدک ' محبوب نگر ' کریم نگر ' نظام آباد اور عادل آباد سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ لوگ اپنے گاؤں سے مختلف قسموں کے پھل بھی ساتھ لائے تھے۔ کسی کے ہاں موز اور سیب تھے تو بعض موسمبی اور سپوٹہ لے آئے تھے۔ ان تمام نے مل کر پھل کھائے اور ایک دوسرے کے اچھے دوست بھی بن گئے۔ نمائش میں انھوں نے ریل کے سفر کا بھی لطف اٹھایا۔ نمائش دیکھ کر یہ لوگ آٹو کے ذریعہ بس اسٹیشن پہنچے۔

اوپر کی عبارت آپ نے پڑھی۔اس میں رفیع،حیدرآباد اور ریل جیسے الفاظ کسی شخص،مقام اور چیز کے نام کو ظاہر کرتے ہیں۔

> کسی شخص،مقام یا چیز کے نام کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کو 'اسم' کہا جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

☆ اس جدول میں اپنے چند ساتھیوں، اور مقامات، اشیا کے نام لکھیے۔

ساتھیوں کے نام	مقامات کے نام	اشیاء کے نام

دی گئی عبارت پڑھیے اور اسم کی نشان دہی کیجیے۔

احمد پاشا ایک کسان ہے۔ وہ جوار، گنّا، چاول اور مرچ کی فصلیں اُگاتا ہے۔ یوسف بی اس کی بیوی ہے جو زراعت کے کاموں میں احمد پاشا کی مدد کرتی ہے۔ ان کے دو بچے ماجد اور شاہد ہیں جو پابندی سے مدرسہ جاتے ہیں۔ وہ دونوں سائیکل پر مدرسہ جاتے ہیں۔ ان کے مدرسے میں اردو، انگریزی، ریاضی اور ماحولیاتی مطالعہ جیسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

کیا میں یہ کرسکتا ہوں/کرسکتی ہوں؟

1. میں ''بہادر بتّو'' کی کہانی اپنے الفاظ میں سنا سکتا/سنا سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں اس کہانی کو روانی کے ساتھ پڑھ سکتا/پڑھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. میں اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. میں اس کہانی کو مزید آگے بڑھا سکتا/بڑھا سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

تیسرا یونٹ

10. ہمارے تہوار

تصویر دیکھیے اور سوچ کر بولیے۔

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. اس تصویر میں کون سا تہوار منایا جارہا ہے؟
3. وہ کونسے تہوار ہیں جو تمام مذاہب کے لوگ مل کر مناتے ہیں؟
4. چند تہواروں کے نام بتائیے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچئے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

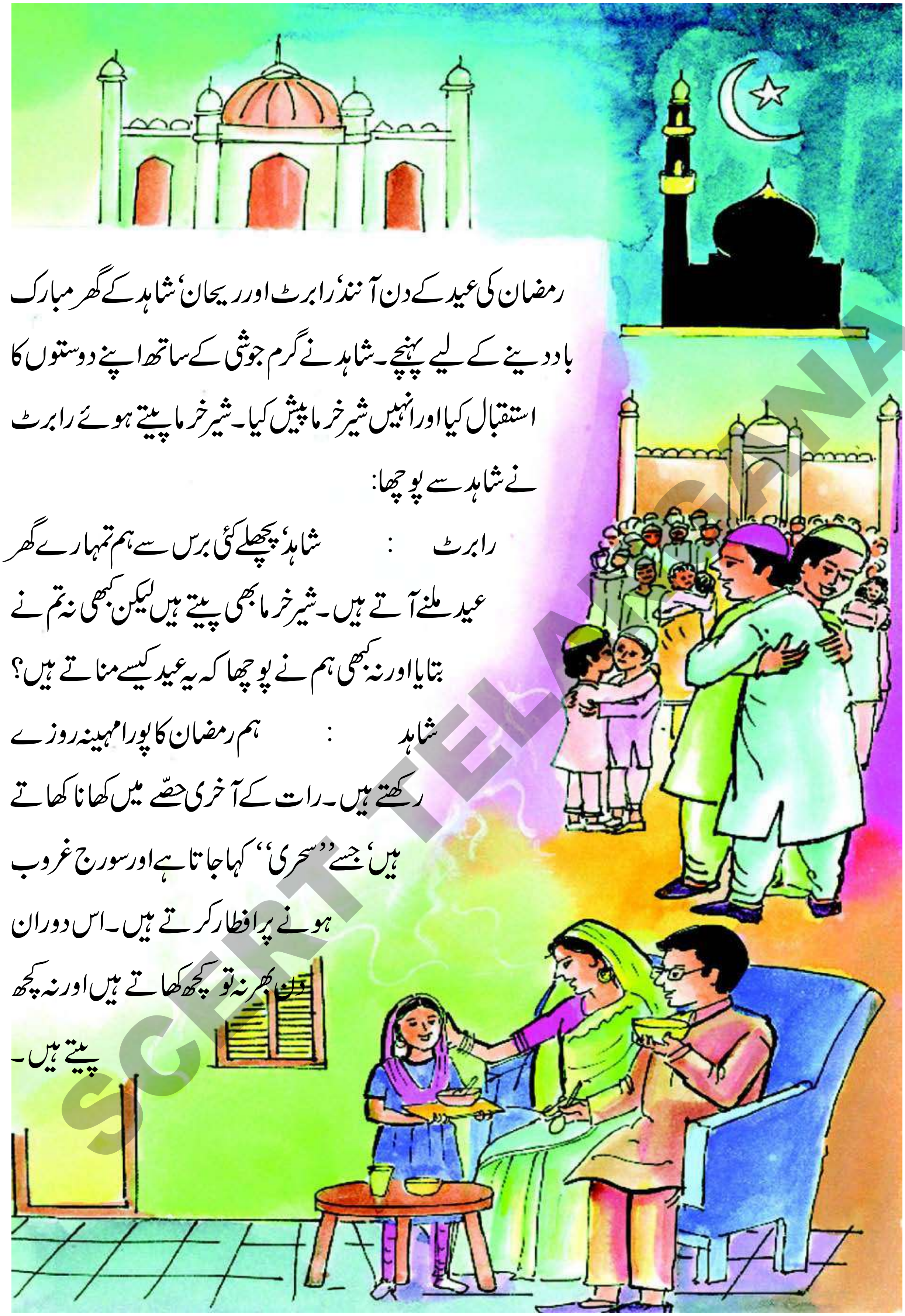

رمضان کی عید کے دن آنند، رابرٹ اور ریحان، شاہد کے گھر مبارک باد دینے کے لیے پہنچے۔ شاہد نے گرم جوشی کے ساتھ اپنے دوستوں کا استقبال کیا اور انہیں شیر خرما پیش کیا۔ شیر خرما پیتے ہوئے رابرٹ نے شاہد سے پوچھا:

رابرٹ : شاہد، پچھلے کئی برس سے ہم تمہارے گھر عید ملنے آتے ہیں۔ شیر خرما بھی پیتے ہیں لیکن کبھی نہ تم نے بتایا اور نہ کبھی ہم نے پوچھا کہ یہ عید کیسے مناتے ہیں؟

شاہد : ہم رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھتے ہیں۔ رات کے آخری حصّے میں کھانا کھاتے ہیں، جسے ''سحری'' کہا جاتا ہے اور سورج غروب ہونے پر افطار کرتے ہیں۔ اس دوران دن بھر نہ تو کچھ کھاتے ہیں اور نہ کچھ پیتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

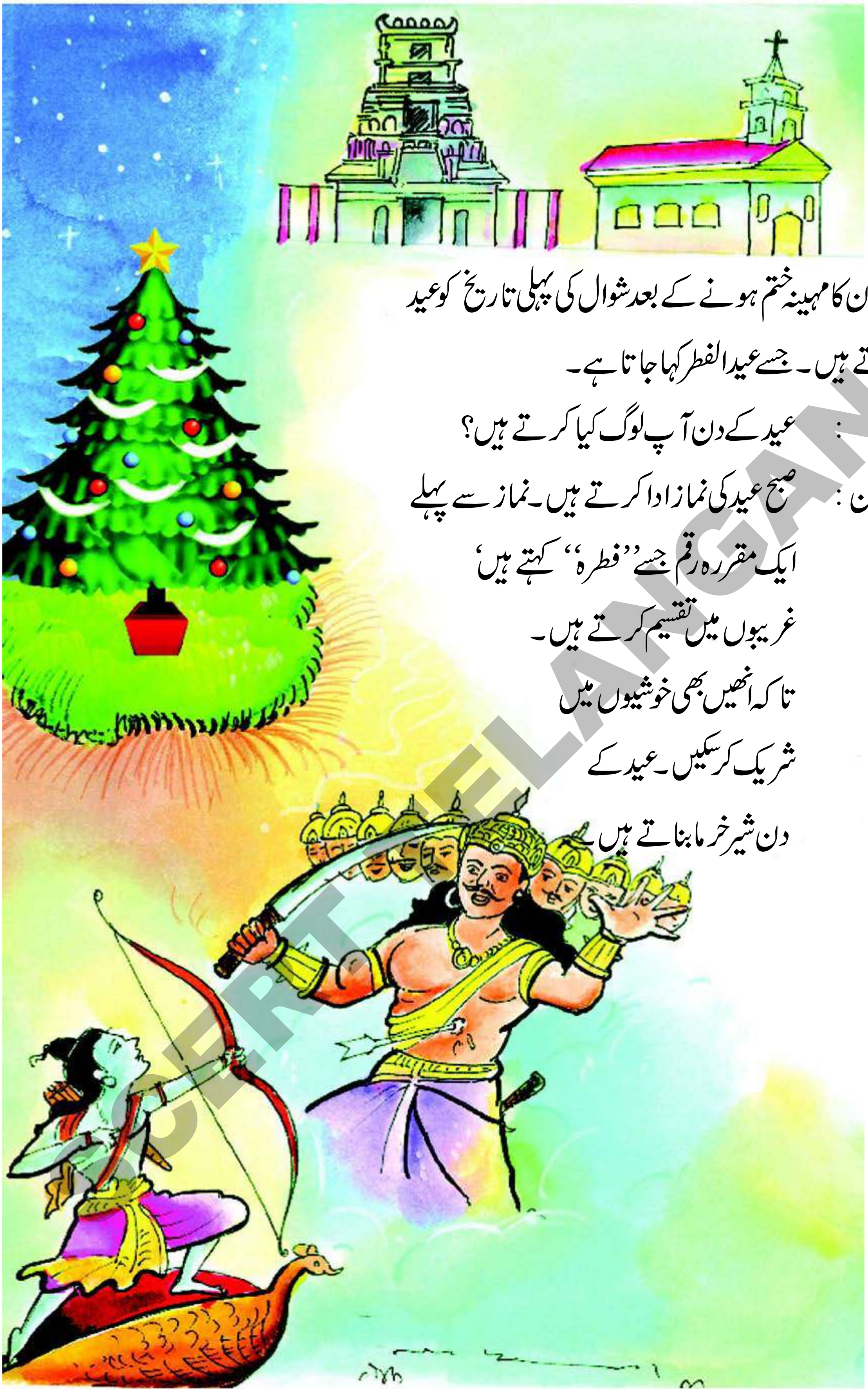

رمضان کا مہینہ ختم ہونے کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو عید مناتے ہیں۔ جسے عید الفطر کہا جاتا ہے۔

آنند : عید کے دن آپ لوگ کیا کرتے ہیں؟

ریحان : صبح عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز سے پہلے ایک مقررہ رقم جسے ''فطرہ'' کہتے ہیں، غریبوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ تاکہ انھیں بھی خوشیوں میں شریک کر سکیں۔ عید کے دن شیر خرما بناتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

بڑے لوگ بچّوں کو پیسے دیتے ہیں جس کو ’’عیدی‘‘ کہا جاتا ہے۔

آنند : بھائی! آپ کے مزے ہی مزے ہیں۔

شاہد : آنند تم لوگ بھی تو تہوار مناتے ہو۔بتاؤ کون کون سے تہوار ہیں؟

آنند : ویسے تو ہمارے بہت سارے تہوار ہیں جن میں ایک وجئے دشمی بھی ہے۔

شاہداوررابرٹ: ہاں، وجئے دشمی تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کیوں منایا جاتا ہے؟

آنند : دراصل ’وجئے دشمی‘ کے دن13 سال کے اگیات واس (بہروپیت) کے بعد پانڈووؤں نے کوروؤں سے جنگ کرکے انہیں ہرایا تھا۔اوراپناراج واپس لیا تھا۔اُسی ضمن میں وجئے دشمی منائی جاتی ہے۔اُس دن ہم نئے کپڑے پہنتے ہیں۔جمّی کے پتّے ایک دوسرے کو بانٹتے ہیں،اورطرح طرح کے پکوان بناتے ہیں۔

ریحان : آنند،اس مرتبہ وجئے دشمی پرہم سب تمہارے گھر آئیں گے۔

آنند : ہاں تو رابرٹ، ریحان اورشاہد نے ان کی عید کے بارے میں سنایااور میں نے بھی وجئے دشمی کے بارے میں بتایا۔ اب تم بھی اپنی عید کرسمس کے بارے میں کچھ بتاؤ۔

رابرٹ : ہم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم پیدائش پر یعنی 25 دسمبر کو کرسمس مناتے ہیں اوراُن کی تعلیمات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔اس دن کیک، مٹھائیاں اورچاکلیٹ وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔

آنند : یار، ہرمذہب میں سچائی اوراچھائی موجود ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے تہواروں میں شامل رہیں۔نیکی کی راہ پرچلیں اورسب مِل جُل کرخوشیاں منائیں۔

رابرٹ : اچھا شاہد باتیں بہت ہوگئیں۔ہم اجازت چاہتے ہیں۔

آنند : کل ملیں گے۔

شاہد : اچّھا۔ خداحافظ۔

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔ سوچ کر بولیے

1. اس سبق کی تصاویر دیکھیے اور اس کے بارے میں بتایئے۔
2. اس سبق میں رمضان کی عید کے تعلق سے بتایا گیا۔ آپ اب عیدالضحیٰ کے بارے میں بتایئے
3. اس سبق سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
4. وجئے دشمی کے علاوہ دوسرے تہواروں کے نام بتایئے۔
5. رابرٹ، آنند اور ریحان عید ملنے کے لیے شاہد کے گھر گئے۔ آپ کن موقعوں پر دوستوں کے گھر جاتے ہیں؟

II. روانی سے پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔ لکھیے

الف: 1. عیدی کسے کہتے ہیں؟
2. کرسمس کی عید کس دن اور کیوں منائی جاتی ہے؟
3. وجئے دشمی کیوں منائی جاتی ہیں؟
4. ہر تہوار کس بات کا پیغام دیتا ہے؟

ب: سبق پڑھیے اور ذیل کے جملوں کے آگے صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگایئے۔

1. یکم شوال کو عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ (   )
2. عید کے دن بڑے لوگ بچّوں کو پیسے دیتے ہیں، جس کو فطرہ کہتے ہیں۔ (   )
3. سحری رات کے آخری حصے میں کھاتے ہیں۔ (   )
4. بدی پر نیکی کی فتح کے طور پر کرسمس تہوار منایا جاتا ہے۔ (   )
5. ہر مذہب سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (   )
6. وجئے دشمی کے موقع پر جمّی کے پتے بانٹے جاتے ہیں۔ (   )

ج: رابرٹ کے پوچھنے پر عید کے دن سے متعلق ریحان نے کیا کہا؟ متعلقہ پیراگراف پڑھیے اور اپنے الفاظ میں کہیے۔

د: وہ پیراگراف پڑھیے جس میں رابرٹ نے کرسمس کا ذکر کیا ہے اور اپنے الفاظ میں بتایئے۔

SCERT TELANGANA

III. سوچیے اور لکھیے

1. عید کے دن آپ کیا کرتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیے ۔
2. سبق میں جن تینوں تہواروں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں مشترک کیا ہے؟ لکھیے ۔
3. آپ کو کون سی عید پسند ہے اور کیوں؟ لکھیے ۔

IV. لفظیات

الف: ذیل کے جملوں میں چھپے الفاظ کی نشان دہی کیجیے اور لکھیے ۔

مثلاً: استقبال میں سر پر پائی جانے والی شئے۔ بال

1. 'تاریخ' میں لوہے کی کوئی چیز ________
2. 'تقسیم' میں ایک ترکاری ________
3. تعلیم میں چھپا ایک نام ________
4. 'ہلال' میں موجود رنگ ________
5. 'اُجالا' میں مکڑی کا گھر ________

ب: ذیل میں چند الفاظ دیئے گئے ہیں۔ اُن کے آگے جملوں میں اُن لفظوں کے ہم معنی لفظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اُنھیں تلاش کر کے قوسین میں لکھیے ۔

1. اندھیرا : سورج غروب ہونے کے بعد تاریکی چھا جاتی ہے۔ (   )
2. غریب : مفلس لوگوں کی ہمیشہ مدد کرنا چاہیے۔ (   )
3. جیت : ہندوستان نے ورلڈ کپ کرکٹ میں کامیابی حاصل کی۔ (   )
4. خوشی : ہاکی میں ہندوستان کی جیت پر مجھے مسرت ہوئی۔ (   )
5. نیکی : ہمیشہ بھلائی کے کام کرنا چاہیے۔ (   )

SCERT TELANGANA

ج: اس معمہ کو ذیل میں دیے گئے اشاروں کی مدد سے حل کیجیے۔

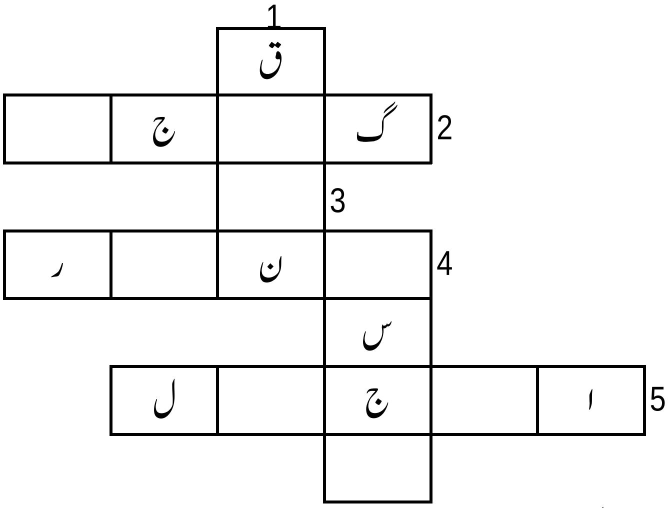

1. مسلمانوں کی مقدس کتاب۔
2. وہ مقام جہاں عیسائی عبادت کرتے ہیں۔
3. وہ مقام جہاں مسلمان عبادت کرتے ہیں۔
4. وہ مقام جہاں ہندو عبادت کرتے ہیں۔
5. ایک مقدس کتاب

V. تخلیقی اظہار

1. ان الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ایک مختصر مضمون لکھیے ۔

عطر لگانا ۔ گلے ملنا ۔ شیر خرما پینا ۔ عیدی لینا ۔ نئے کپڑے ۔ عیدگاہ

VI. توصیف / منصوبہ کام

1. کیلنڈر کا مطالعہ کیجیے اور اس کی خصوصیات پر غور کیجیے۔
2. تہواروں کی فہرست تیار کیجیے۔

سلسلہ نشان	مہینہ	تاریخ	تہوار کا نام

SCERT TELANGANA

3. کیلنڈر کی مدد سے سال بھر منائے جانے والے تہواروں کو جدول کے مطابق لکھیے ۔

مسلمانوں کے تہوار	ہندوؤں کے تہوار	عیسائیوں کے تہوار	دیگر مذاہب کے تہوار

VII. زبان شناسی

ذیل کی عبارت پڑھیے اور ضروری جگہوں پر ختمہ (۔) ' سکتہ (،) اور سوالیہ نشان (؟) کی علامت لگائیے ۔

جاوید زاہد خالد تینوں بھائی تھے وہ ایک ساتھ مدرسہ جاتے اور چھٹی ہونے کے بعد مدرسے سے لوٹ آتے وہ تینوں ایک ساتھ کھیلتے کھاتے اور پڑھتے تھے ایک دن جاوید اور زاہد دونوں سویرے اٹھ کر مدرسہ جانے کی تیاری کرنے لگے اور خالد سویا ہوا تھا تب ہی ابو نے پوچھا خالد کیا تم مدرسہ نہیں جاؤ گے خالد نے کہا نہیں آج مجھے بخار ہے اتنے میں زاہد نے کہا پھر تمہارے امتحان کا کیا ہوگا ابو نے کہا رخصت کی درخواست صدر مدرسہ کے نام دے دو جاوید نے کہا درخواست کون لکھے گا ابو نے درخواست لکھی اور جاوید کو دے دی جاوید اور زاہد دونوں مدرسہ چلے گئے ۔

کیا میں یہ کرسکتا / کرسکتی ہوں؟

1. میں تہواروں کی خصوصیات بتا سکتا / بتا سکتی ہوں ۔	ہاں / نہیں
2. عیدالفطر اور وجے دشمی تہوار کس طرح منائے جاتے ہیں اپنے الفاظ میں کہہ سکتا / کہہ سکتی ہوں ۔	ہاں / نہیں
3. ہم جو عیدیں مناتے ہیں' ان کے بارے میں لکھ سکتا / لکھ سکتی ہوں ۔	ہاں / نہیں
4. اشاروں کی مدد سے مختصر مضمون لکھ سکتا / لکھ سکتی ہوں ۔	ہاں / نہیں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

تیسرا یونٹ

11. چڑیا

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

1. باغ میں کون کون سے پرندے نظر آ رہے ہیں؟
2. کیا آپ نے کبھی کسی پرندے کو تیرتے ہوئے دیکھا ہے؟
3. کچھ پرندوں کے نام بتائیے۔
4. اس تصویر میں دکھائے گئے پرندوں کے علاوہ آپ اور کون سے پرندوں کے بارے میں جانتے ہیں ان کے نام بتائیے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- نظم کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- نظم پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

ننّھی منّی جان ہے چڑیا
قدرت کی ایک شان ہے چڑیا

تنکا تنکا ڈھونڈ کے لائے
گھر اپنا کیا خوب بنائے

کیسی اچّھی کاریگر ہے
کتنا پیارا اس کا گھر ہے

گرمی، سردی، برساتوں میں
چین سے سوئے وہ راتوں میں

روز سویرے اُٹھ جاتی ہے
گیت مسرّت کے گاتی ہے

SCERT TELANGANA

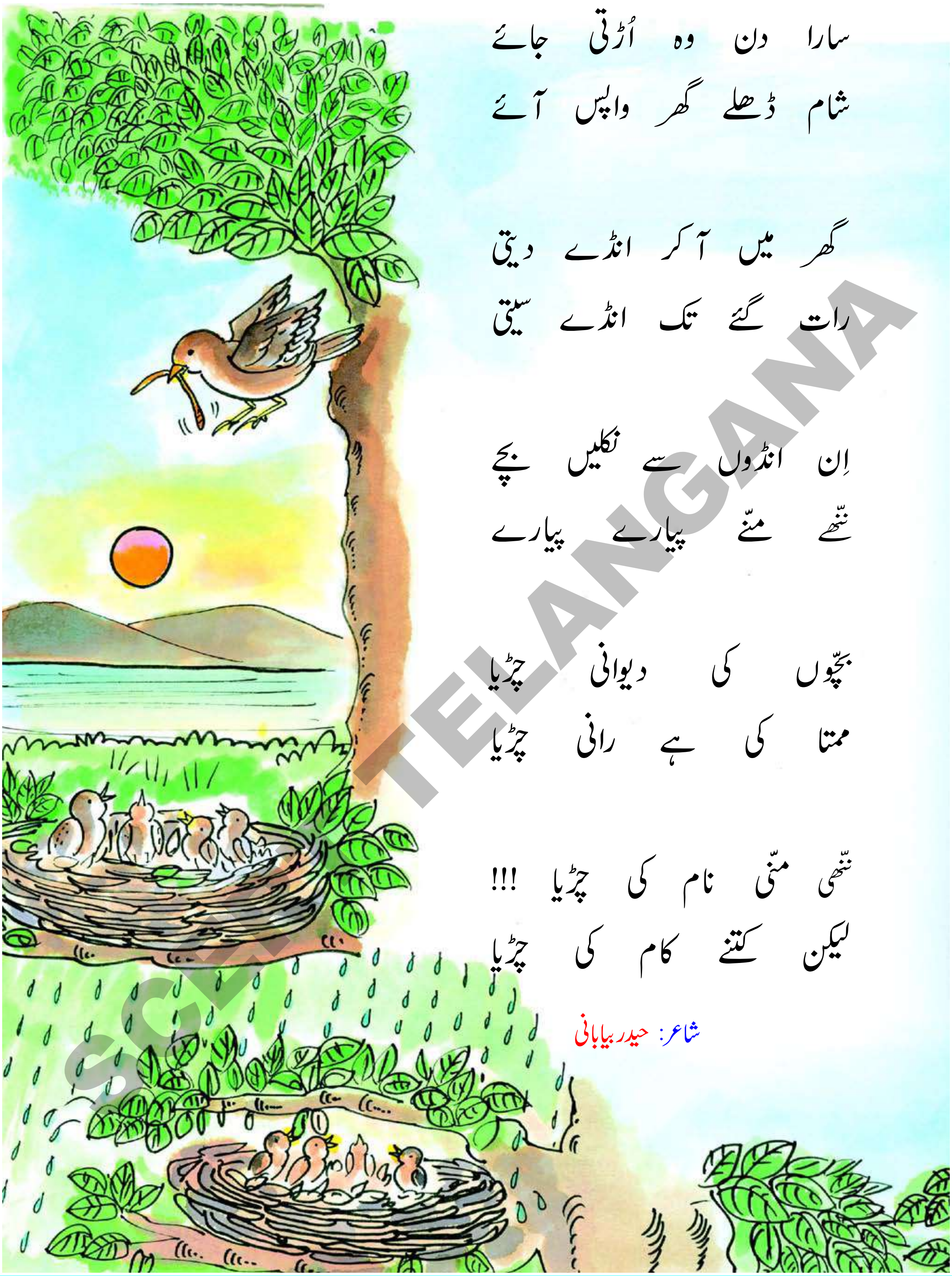

سارا دن وہ اُڑتی جائے
شام ڈھلے گھر واپس آئے

گھر میں آکر انڈے دیتی
رات گئے تک انڈے سیتی

اِن انڈوں سے نکلیں بچے
ننّھے منّے پیارے پیارے

بچّوں کی دیوانی چڑیا
ممتا کی ہے رانی چڑیا

ننّھی منّی نام کی چڑیا !!!
لیکن کتنے کام کی چڑیا

شاعر: حیدر بیابانی

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔سوچ کر بولیے

1. تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں کہیے۔
2. اس نظم کو ترنم اور اداکاری سے پڑھیے۔
3. اس نظم میں چڑیا کے کون سے کاموں کا ذکر کیا گیا ہے؟
4. چڑیا اپنا گھر کیسے بناتی ہے؟

II. روانی سے پڑھیے۔سمجھ کر بولیے۔لکھیے

الف: 1. نظم کا وہ شعر سنایئے جس میں گرمی، سردی اور بارش کا ذکر کیا گیا ہے۔

2. نظم کا وہ کون سا شعر ہے جس میں چڑیا کے اُڑنے اور گھر واپس آنے کا ذکر ہے؟

3. نظم پڑھیے ذیل کے مصرعوں کو ترتیب دیتے ہوئے شعر مکمل کیجیے۔

بچّوں کی دیوانی چڑیا

گرمی، سردی، برساتوں میں

____

____

ب: نظم پڑھیے اور ذیل کے الفاظ کی جوڑیاں بنایئے

مثال: انڈے ۔ بچّے

انڈے	رانی
ممتا	بچّے
گرمی	سویرے

SCERT TELANGANA

روز　　　　　سردی

____

____

____

____

III. سوچیے اور لکھیے

1. چڑیا اپنا کام خود کرتی ہے۔ آپ اپنے گھر کے کون کون سے کام کرتے ہیں؟
2. چڑیا روزانہ صبح اُٹھ کر مسرّت کے گیت گاتی ہے، آپ سویرے اٹھ کر کیا کرتے ہیں؟ لکھئے۔
3. چڑیا تنکا تنکا ڈھونڈھ کر اپنا گھر بناتی ہے۔ آپ اپنے کمرۂ جماعت کو یوم آزادی کے موقع پر کیسے سجاتے ہیں؟
4. آپ کو کون سا پرندہ پسند ہے اور کیوں؟

IV. لفظیات

1. نظم ''چڑیا'' سے ڈھونڈ کر ایسے الفاظ لکھئے جن کے آخر میں ''ی'' کا استعمال ہوا ہو۔

مثلاً : ننّھی۔

_____	_____
_____	_____
_____	_____
_____	_____
_____	_____
_____	_____

SCERT TELANGANA

2. دیے گئے الفاظ کو "چڑیا" سے جوڑتے ہوئے جملے لکھئے۔

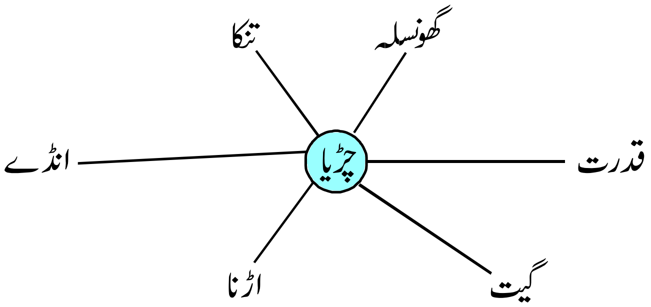

مثال: چڑیا اپنا گھونسلہ خود بناتی ہے۔

1. ______________________________
2. ______________________________
3. ______________________________
4. ______________________________
5. ______________________________

V. تخلیقی اظہار

1. چڑیا کی تصویر بنایئے، رنگ بھریئے اور اس کے بارے میں لکھیے۔
2. چڑیا اپنے بچّوں سے پیار کرتی ہے۔ آپ کی امّی نے آج آپ کے لیے کیا کیا؟ اپنی ڈائری میں تفصیل سے لکھیے۔

VI. توصیف/منصوبہ کام

1. گھر، پرندے اور ماں پر لکھی گئی نظمیں جمع کیجیے اور انھیں دیواری رسالے پر چسپاں کیجیے۔
2. آپ جن پرندوں سے واقف ہیں ان کو دیگر زبانوں میں کیا کہتے ہیں؟ اپنے دوستوں، والدین یا استاد سے معلوم کر کے لکھیے۔

SCERT TELANGANA

VII. زبان شناسی

ذیل کی عبارت پڑھیے۔ خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

زاہد اپنے ماموں جان کے ساتھ حیدرآباد گیا۔ اس نے وہاں مکّہ مسجد، سالار جنگ میوزیم اور چڑیا گھر دیکھا۔

مذکورہ بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ 'اُس نے' زاہد کی جگہ اور 'وہاں' حیدرآباد کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

ایسا لفظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے 'ضمیر' کہلاتا ہے۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں اس نظم کو ترنم وادا کاری سے پڑھ سکتا/پڑھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. میں اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں کہہ سکتا/کہہ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. اپنے پسندیدہ پرندے کے بارے میں لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. تصویر بنا کر اپنے پسندیدہ پرندے کے بارے میں لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

ٹافی نامہ

اکثر ہمارے خواب میں آتی ہیں ٹافیاں
کھل جائے پھر جو آنکھ تو ستاتی ہیں ٹافیاں

تقریب گھر میں ہو کوئی، اسکول کا ہو جشن
موقعہ ملے تو رنگ جماتی ہیں ٹافیاں

کھائیں مزے مزے سے بڑے بھائی جان بھی
باجی بھی خوب شوق سے کھاتی ہیں ٹافیاں

ابّا بھی لے کے آتے ہیں چیزیں نئی نئی
امّی بھی مارکیٹ سے لاتی ہیں ٹافیاں

بلّی کو خواب کیا نظر آتا ہے کیا کہیں
ہم کو تو خواب میں نظر آتی ہیں ٹافیاں

دیکھیں جو ٹافیاں تو وہ ہنستے ضرور ہیں
بچوں کو روتے روتے ہنساتی ہیں ٹافیاں

عادلؔ ہیں ہم بھی ذائقے سے ان کے باخبر
پانی ہمارے منھ بھی لاتی ہیں ٹافیاں

SCERT TELANGANA

تیسرا یونٹ

12. دیواری رسالہ

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

1. اوپر دی گئی تصویر کس جگہ کی ہے؟
2. مدرسے میں آپ کہاں کھیلتے ہیں؟
3. کیا طلبا مدرسے میں کوئی کام کرتے ہیں؟
4. اسکول میں پوسٹ باکس کیوں رکھا جاتا ہے؟
5. اسکول میں اخبار کے تراشے وغیرہ آپ کہاں لگاتے ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

شہناز کرسمس کی تعطیلات گزارنے کے لیے اپنی خالہ کے ہاں حیدرآباد گئی ۔ایک دن اُس نے اپنی خالہ زاد بہن کو دیوان خانے میں بیٹھے دیکھا' جو تصویر بنا کر اس سے متعلق کچھ لکھ رہی تھی ۔شہناز نے شبانہ سے پوچھا''بہن تم یہ کیا لکھ رہی ہو؟ تم کوئی ڈرائنگ یا تحریری مقابلے میں حصہ تو نہیں لے رہی ہو؟'' شبانہ نے کہا''نہیں! یہ تو میں اپنے مدرسے کے دیواری رسالے پر لگانے کے لیے تصویر تیار کر رہی ہوں ۔'' یہ سنتے ہی شہناز حیرت سے پوچھنے لگی'' بہن! یہ دیواری رسالہ کسے کہتے ہیں؟'' شبانہ نے کہا'' تم کل میرے ساتھ مدرسہ چلو وہاں میں تمہیں دیواری رسالے سے متعلق تفصیل بتاؤں گی اور دیواری رسالہ بھی دکھاؤں گی۔''

دوسرے دن شہناز' شبانہ کے ساتھ اُس کے مدرسہ گئی ۔شبانہ نے اپنی کلاس ٹیچر سے شہناز کا تعارف کروایا اور کہا کہ یہ کرسمس کی تعطیلات گذارنے کے لیے ہمارے ہاں مہمان آئی ہے ۔ یہ دیواری رسالے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ۔آپ اسے دیواری رسالے کے متعلق تفصیل سے بتائیں ۔

تب ٹیچر نے شہناز سے کہا کہ دیواری رسالہ ہر سرکاری مدرسے میں ہوتا ہے ۔ یہ مدرسے میں ایک

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

مخصوص مقام پر لگایا گیا وہ بورڈ ہے جس پر بچے اپنی تخلیقات، تحریریں، اخباروں اور رسالوں کے تراشے، تصویریں وغیرہ لگاتے ہیں۔ فرصت کے اوقات میں مدرسے کے تمام بچّے اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ شہناز نے ٹیچر سے پوچھا ''کیا تمام بچے اپنی تحریریں، تراشے وغیرہ دیواری رسالے پر ایک ساتھ لگا سکتے ہیں؟'' ٹیچر نے کہا ''نہیں۔ ہر مدرسے میں دیواری رسالے کی ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے، جس میں مختلف جماعتوں کے طلبا اراکین کے طور پر شامل کیے جاتے ہیں۔ یہ کمیٹی کسی ایک ٹیچر کی نگرانی میں کام کرتی ہے۔ اِس کمیٹی کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ روزانہ بچّوں کی تخلیقات، تحریریں، اخبار کے تراشے، تصویریں وغیرہ دیواری رسالے پر لگائیں۔ جب دیواری رسالہ ان سے پُر ہوجائے تو اُن کو احتیاط سے نکال کر ایک کتاب کی شکل دی جاتی ہے۔ اُس کتاب کو مدرسے کے کتب خانہ میں مطالعے کے لیے رکھ دیا جاتا ہے۔

ابھی یہ گفتگو جاری ہی تھی کہ قریبی گاؤں کے سرپنچ کسی کام سے مدرسہ پہنچے۔ دیواری رسالے سے متعلق گفتگو سن کر انھوں نے کہا کہ ٹھیک اسی طرح ہمارے گاؤں کے گرام پنچایت آفس میں دیواری رسالے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اگر آپ لوگ میرے ساتھ چلیں تو میں آپ کو وہ دیواری رسالہ دکھا سکتا ہوں۔

یوں تمام بچے اپنی ٹیچر اور سرپنچ کے ساتھ تعلیمی تفریح کے طور پر گاؤں پہنچے اور پنچایت آفس کے دیواری رسالے اور اُس پر چسپاں مختلف تحریروں کا بغور مشاہدہ کیا۔

یہ کیجیے

I. سنیے۔ سوچ کو بولیے

1. اس سبق کی تصویر دیکھیے اور ''دیواری رسالے'' کے متعلق بتائیے۔
2. ٹیچر نے دیواری رسالہ کے متعلق شہناز کو کیا بتایا؟
3. دیواری رسالے کی کمیٹی کے علاوہ آپ کے مدرسے میں طلبا کی اور کتنی انجمنیں ہیں اور وہ کون سی ہیں؟
4. شبانہ نے دیواری رسالہ پر اخبار کے تراشے اور خود کی تیار کی ہوئی تصویریں لگائی ہیں۔ آپ نے دیواری رسالے کے لیے کیا تیار کیا ہے؟
5. دیواری رسالے پر لگائے گئے آپ کے تراشوں میں پسندیدہ تراشہ کون سا ہے اور کیوں؟ بتائیے۔

SCERT TELANGANA

II. روانی سے پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔ لکھیے۔

الف: 1. ''ہر مدرسے میں دیواری رسالے کی ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے'' سبق کا وہ پیراگراف پڑھیے جس میں یہ جملہ شامل ہے اور اپنے الفاظ میں سنائیے۔

2. دیواری رسالہ جب تراشوں سے پُر ہو جائے تو آپ اسے کیا کرتے ہیں؟

3. سرپنچ نے ٹیچر اور بچّوں کو گرام پنچایت کا دورہ کیوں کروایا؟

ب: دیے گئے جملے 'صحیح' ہیں یا 'غلط' نشاندہی کیجیے۔

1. شبانہ نے تصویر مدرسے کے دیواری رسالے کے لیے بنائی۔ (   )
2. شہناز اپنے بھائی کے ساتھ شبانہ کے مدرسے گئی۔ (   )
3. ہر مدرسے میں دیواری رسالے کی ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ (   )
4. سرپنچ صاحب کے مکان میں دیواری رسالہ لگایا جاتا ہے (   )

III. سوچیے اور لکھیے

1. شبانہ کے مدرسے میں دیواری رسالے کا اچھا انتظام ہے؟ آپ کے مدرسے میں دیواری رسالے کا نظم کیسا ہے؟
2. آپ کے مدرسے میں ''دیواری رسالے'' کے علاوہ اور کون سے اختراعی کام انجام دیے جاتے ہیں؟
3. شبانہ نے دیواری رسالے کے لیے ایک تصویر بنائی۔ آپ کس طرح کی تصویریں یا تراشے دیواری رسالے پر لگائیں گے؟۔

IV. لفظیات

الف: تصاویر کی مدد سے کوئی دو جملے بنائیے۔

1. ______________________________

____

2. ______________________________

____

SCERT TELANGANA

3. ________________________________

____

ب: نیچے دی گئی عبارت کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجیے۔

احمد جماعت سوّم کا طالب __________ ہے وہ ایک دن مدرسہ __________ رہا تھا۔ راستے میں اس نے __________ بلّی دیکھی۔ جو پانی __________ بھیگ گئی تھی۔ اور سردی سے __________ رہی تھی۔ اس کو بلّی پر __________ آیا۔ اس نے فوراً __________ کو اپنے ہاتھ میں __________ لیا۔ اس بلّی کو __________ گھر لے گیا۔ اس کو گرم گرم __________ پلایا۔ تولیہ سے اس کو __________ کیا اور اسے دھوپ میں __________ دیا۔

ج: نیچے دیے گئے الفاظ کی تصحیح کیجیے۔

1. پوصب باکص	__________	6. سحن	__________
2. سیحیح	__________	7. مخسوس	__________
3. مدرصہ	__________	8. طاتیلات	__________
4. اقبار	__________	9. طہریر	__________
5. رصالہ	__________	10. احتمام	__________

V. تخلیقی اظہار

1. تھرما کول، مقوے یا کسی اور چیز کی مدد سے ''پوسٹ باکس'' بنایئے اور اپنے مدرسہ کے دعائیہ اجتماع (اسمبلی) میں اس کا مظاہرہ کیجیے۔
2. اپنے گاؤں/شہر کے بارے میں کسی کاغذ پر پانچ جملے خوش خط لکھ کر دیواری رسالے پر لگایئے

VI. توصیف/منصوبہ کام

1. دیواری رسالے پر چسپاں تصویروں میں جس طالب علم کی بنائی ہوئی تصویر سب سے بہتر ہے اس کا مظاہرہ دعائیہ اجتماع میں کروائیں۔
2. دیواری رسالہ پر لگائی ہوئی تصویروں، تحریروں، تراشوں کو اکٹھا کر کے ایک کتاب ترتیب دیں

SCERT TELANGANA

VII. زبان شناسی

ذیل کے جملے پڑھیے۔اسم پر دائرہ لگائیے اور ضمیر کے نیچے لکیر کھینچ کر واضح کیجیے۔

مثال ❖ ہم آگرہ گئے اور وہاں ہم نے تاج محل دیکھا۔

❖ آفرین گیت اچھا گاتی ہے۔اس کو گیتوں کے مقابلے میں اول انعام حاصل ہوا۔

❖ ماموں جان آم لائے۔وہ بہت میٹھے ہیں۔

❖ میرے ایک دوست کا نام جمیل ہے۔وہ کرکٹ اچھا کھیلتا ہے۔

❖ ہمارے گاؤں میں پنا ندی ہے۔وہاں ایک پارک بھی ہے۔

❖ راشد نے زاہد سے پوچھا" کیا تمہارے پاس دو قلم ہیں؟"

کیا میں یہ کر سکتا ہوں؟ کر سکتی ہوں

1. دیواری رسالے کے بارے میں جان چکا/چکی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. میں دیواری رسالے کی افادیت بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. تصویر بنا کر دیواری رسالے پر لگا سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. میں اپنے طور پر مضمون/کہانی/نظم لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

نانی اماں کی شرط

احمد اور مہرین گرما کی چھٹیاں گذارنے اپنی نانی اماں کے ہاں حیدرآباد گئے۔ایک رات ان دونوں نے نانی اماں سے کہانی سننے کی خواہش ظاہر کی۔نانی اماں نے اُن سے کہا میری ایک شرط ہے۔دونوں نے ایک آواز میں کہا نانی اماں کیا شرط ہے؟

شرط یہ ہے کہ میں تمھیں چند پہیلیاں سناؤں گی اگر تم دونوں ان کا صحیح جواب دو گے تو میں کہانی سناؤں گی۔احمد اور مہرین اس کے لیے راضی ہو گئے تو نانی اماں پہیلیاں سنانے لگیں۔

نانی اماں: ایک لڑکی ہے سندر بالا
پہنے وہ موتی کی مالا
اس کے منہ میں کتنے دانت
بوجھو بچو میری بات

مہرین: بھُٹّا

SCERT TELANGANA

نانی اماں : شاباش تم نے ٹھیک جواب دیا۔اب ایک پہیلی احمد کے لیے۔

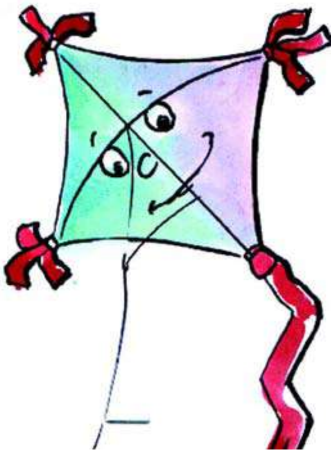

باندھ گلے میں ڈور چلی

سیدھی پر بت اور چلی

خوشیوں سے بھرپور ہے وہ

لیکن کتنی دور ہے وہ

احمد نے کہا ہوائی جہاز۔

نانی اماں نے کہا غلط مہرین تم بوجھو۔

مہرین نے کہا۔ پتنگ

نانی اماں: مہرین کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے۔ واہ! تم نے بڑی مشکل پہیلی کو بوجھا ہے۔ چلو ایک اور پہیلی تمہارے لیے دیکھتے ہیں تم دونوں میں سے پہلے کون اس پہیلی کو بوجھتا ہے۔

بیٹھے تو وہ اونٹ لگے

اور چلے تو ہرن کی چال

جانور ایسا کون سا ہے

جس کی دُم نہ تن پر بال

احمد اور مہرین نے ایک ساتھ کہا ''مینڈک''

نانی اماں: بہت خوب بیٹا! تم لوگ تو بہت ہوشیار ہو گئے ہو۔اب میں تمہیں کہانی سناؤں گی۔

نانی اماں کہانی سنانے لگیں۔

SCERT TELANGANA

تیسرا یونٹ

13. ہم میں کوئی فرق نہیں

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

1. تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. عام طور پر عورتیں کیا کام کرتی ہیں؟
3. ان تصویروں میں عورتیں کونسے کام انجام دے رہی ہیں؟
4. ان کاموں کے علاوہ عورتیں اور کونسے کام انجام دے سکتی ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

بھیّا! دیکھو ساڑھے چھ بج رہے ہیں۔ آج امّی جان نے ہمیں کیوں نہیں جگایا؟ ہمیں اسکول جانے میں دیر ہو جائے گی۔ یہ کہتے ہوئے صبا نے اپنے بھائی راشد کو جگایا اور امّی جان کے کمرے کی طرف چل پڑی۔ دروازہ کھولا تو دیکھا' امّی درد سے کرّاہ رہی ہیں۔ صبا نے امّی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو ماتھا گرم تھا۔ اُس نے پوچھا ''امّی جان کیا آپ کو بخار ہے؟'' ''ہاں بیٹی! رات سے مجھے تیز بخار ہے۔ اور میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔'' ماں نے جواب دیا۔ ''امّی جان آپ نے مجھے کیوں نہیں جگایا۔'' وہ دوڑتی ہوئی گئی' الماری میں رکھی ہوئی دوا لائی امّی کو دی اور اپنے بھائی سے کہنے لگی۔ دیکھو بھیا! امّی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ ہم سب کو مدرسہ جانا ہے اور گھر کا کام بھی کرنا ہے۔

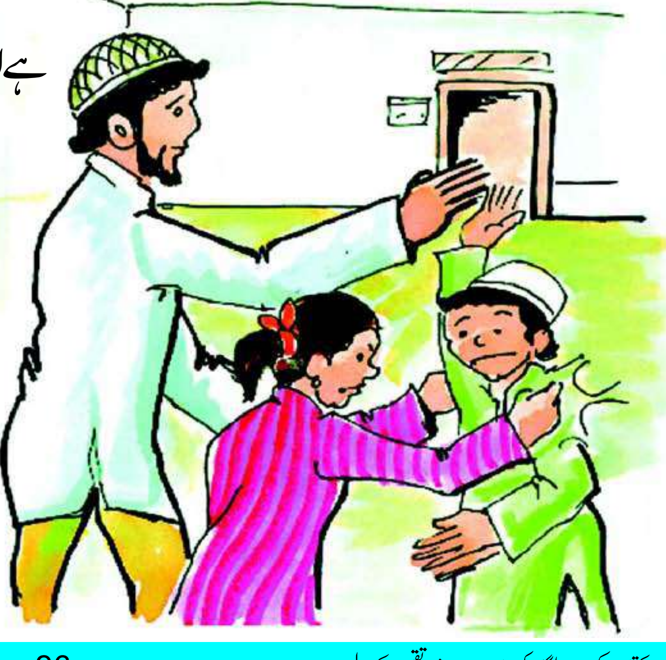

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

میں باورچی خانے کا کام دیکھ لوں گی، تم گھر کی صفائی
کرلو اور گڑیا کو بھی تیار کردو۔" یہ سن کر راشد نے کہا
۔"بے وقوف، لڑکے بھی کہیں گھر کی صفائی کرتے ہیں
؟ کیا گڑیا کو تیار کرنا میری ذمہ داری ہے ؟ یہ کام
میرے نہیں ہیں"

۔"ٹھیک ہے تو پھر صفائی میں کرلوں گی، باورچی خانے
کا کام آپ کیجیے"۔ "نا بابا! یہ بھی مجھ سے نہیں ہوگا۔"
راشد نے جواب دیا۔ "بھیّا آپ کو پتہ ہے امّی جان کو
سخت بخار ہے۔ وہ تو یہ کام کرنے سے رہیں۔ آج
سارے کام ہم کو ہی کرنے ہوں گے۔" "نہیں" راشد
نے کہا "یہ مجھ سے نہیں ہوگا، تم مجھ سے بحث مت
کرو"۔ اتنے میں وہاں ابّو آ گئے اور پوچھا "
کیا بات ہے بیٹی! کس بات پر بحث و
تکرار ہو رہی ہے؟"

SCERT TELANGANA

صبا نے کہا ”کچھ نہیں ابو۔ امّی کو بخار ہے اور گھر کی صفائی اور گڑیا کو تیار کرنے کے لیے میں نے بھیا کو کہا تو وہ انکار کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ کام تو لڑکیوں کے ہیں“۔ یہ سن کر ابّو نے کہا۔ ”او ہو! اتنی سی بات ہے۔ راشد ادھر آؤ بیٹے‘ اور سنو کوئی بھی کام ہو اس میں ہر ایک کو ہاتھ بٹانا چاہیے۔ گھر کے کام عورتوں اور مردوں کے لیے الگ الگ نہیں ہوتے۔ کیا تمھیں معلوم ہے آج بڑے بڑے ہوٹلوں میں پکوان کرنے والے اور صاف صفائی کرنے والے مرد ہی ہوتے ہیں۔ پہلے زمانے میں عورتیں گھر کی چار دیواری میں رہا کرتی تھیں۔ لیکن آج مدارس‘ دفتروں اور بڑی بڑی دکانوں میں زیادہ تر عورتیں ہی کام کرتی نظر آتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ پولیس اور فوج میں بھی عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کام کے اعتبار سے عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں ہوتا اور یہ دونوں برابر ہیں۔“

یہ سن کر راشد نے کہا! ”اچھا ابّو اب میں سمجھا کہ بہن کے ساتھ گھر کے کام کاج میں مجھے بھی حصّہ لینا چاہیے۔ کوئی بھی کام مرد یا عورت کے لیے مخصوص نہیں ہوتا۔ میں کل مدرسہ جاؤں گا اور دعائیہ اجتماع میں اپنے دوستوں کو بھی اس بات سے واقف کراؤں گا۔“

یہ کیجیے

I. سنیے۔ سوچ کر بولیے

1. تصویر دیکھیے‘ کون کیا کر رہے ہیں بولیے؟
2. آپ کے گھر میں کون کون لوگ کس طرح کا کام انجام دیتے ہیں؟
3. گھر کا کام کرنے سے راشد نے انکار کیا۔ اگر آپ ہوتے تو کیا کرتے؟
4. اگر آپ کی امّی گاؤں گئی ہوں تو آپ گھر کے کون کون سے کام انجام دیں گے؟
5. راشد کے والد نے بیٹے کو سمجھایا اور نصیحت کی۔ کیا آپ کے والدین بھی کبھی آپ کو نصیحت کرتے ہیں؟

II. روانی سے پڑھیے ۔ سمجھ کر بولیے ۔ لکھیے

الف:
1. صبا نے گھر کے کام کی تقسیم کس طرح کی؟
2. راشد کے والد نے اُسے کیا نصیحت کی؟
3. آج کے دور میں خواتین کون کون سے کام کر رہی ہیں؟

SCERT TELANGANA

ب: کس نے کس سے کہا

- ❖ ہم سب کو مدرسہ جانا ہے اور گھر کا کام بھی کرنا ہے۔
- ❖ نا بابا! یہ بھی مجھ سے نہیں ہوگا۔
- ❖ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔
- ❖ کوئی بھی کام ہو اُس میں ہر ایک کو ہاتھ بٹانا چاہیے۔

ج: ذیل کے جملوں کو پڑھیے سبق کے مطابق ان کی ترتیب بدل کر لکھیے۔

1. بیٹی! کس بات پر بحث و تکرار ہو رہی ہے؟
2. گھر کے کام عورتوں اور مردوں کے لیے الگ الگ نہیں ہوتے۔
3. صبا نے اپنے بھائی راشد کو جگایا اور امّی جان کے کمرے کی طرف چل پڑی۔
4. پہلے زمانے میں عورتیں گھر کی چار دیواری میں رہا کرتی تھیں۔
5. میں باورچی خانے کا کام دیکھ لوں گی' تم گھر کی صفائی کرلو اور گڑیا کو بھی تیار کردو۔

د: ذیل کے جدول میں مختلف کام دیے گئے ہیں۔ انہیں پڑھیے اور مقابل خانہ میں (✓) یا (×) کا نشان لگایئے۔

کام	کیا یہ کام صرف لڑکے ہی انجام دیں؟	یہ کام کیا صرف لڑکیاں ہی انجام دیں؟	یہ کام لڑکے اور لڑکیاں دونوں انجام دے سکتے ہیں
1. گھر کی صفائی			
2. کھانا اور چائے بنانا			
3. کپڑے دھونا			
4. بچوں کی دیکھ بھال			
5. بازار سے سامان لانا			
6. ملازمت			
7. بچوں کی پڑھائی لکھائی میں مدد			
8. تعلیم حاصل کرنا			

SCERT TELANGANA

III. سوچیے اور لکھیے

1. راشد کا کہنا ہے کہ گھر کی صفائی لڑکے نہیں کرتے۔ راشد کا کہنا صحیح ہے یا غلط۔ کیوں؟
2. سبق میں کہا گیا ہے کہ ''کام کے اعتبار سے عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں ہوتا'' ایسا کیوں کہا گیا ہے۔ لکھیے۔

IV. لفظیات

الف: 1. ذیل میں ایک ہی معنی کے دو دو لفظ دیے گئے ہیں۔ ان لفظوں کو دی گئی جگہ میں لکھیے۔

ماتھا   تکرار   مال   نادان   بے وقوف   طبیعت   حجت   پیشانی   دولت   مزاج

مثال: ماتھا ۔ پیشانی

_____ _____

_____ _____

_____ _____

_____ _____

2. ذیل میں دیے گئے جملے پڑھیے۔ واحد اور جمع کی مناسبت سے جملوں میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ اِن پر غور کیجیے۔

مثال: مرغی دانہ چگ رہی ہے   مرغیاں دانہ چگ رہی ہیں

مثال کی طرح جملے بدل کر لکھیے۔

1) لڑکا میدان میں کھیل رہا ہے۔ _______________
2) طوطا درخت پر بیٹھا ہے۔ _______________
3) مچھلی تالاب میں تیر رہی ہے۔ _______________
4) تتلی پھول پر بیٹھی ہے۔ _______________
5) پرندہ ہوا میں اُڑ رہا ہے۔ _______________

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

V. تخلیقی اظہار

1. اپنے ہی بارے میں فراہم کی گئی معلومات کو بایوڈاٹا Bio-Data کہتے ہیں، جس میں نام، والد کا نام، تعلیمی قابلیت، مصروفیت اور دوسری تفصیلات درج ہوتی ہیں۔

ان نکات کو ذہن میں رکھ کر آپ بھی اپنا ایک بایوڈاٹا تیار کیجیے۔ جس میں آپ کی ساری تفصیلات دی گئی ہوں۔

نام ______________

والد کا نام ______________

والدہ کا نام ______________

پتہ: مکان نمبر ______________

محلّہ ______________

گاؤں ______________

ضلع ______________

ریاست ______________

پن کوڈ ______________

میں ______________ جماعت میں پڑھتا ہوں۔

میرے مدرسہ کا نام ______________ ہے۔

میرے دوستوں کے نام ______________ ہیں۔

ہم تمام لوگ ______________

میں روزانہ میرے دوستوں کے ساتھ ______________

____

SCERT TELANGANA

مدرسہ میں روزانہ ________________________

مجھے ________________________ بہت زیادہ پسند ہے۔

____

VI. توصیف/منصوبہ کام

اپنے والدین اور اساتذہ کی مدد سے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی مشہور اور اہم خواتین کی تصویریں جمع کیجیے اور ایک البم تیار کیجیے۔

VII. زبان شناسی

ذیل کے جملوں پر غور کیجیے۔

1. بچے میدان میں کھیل رہے ہیں۔
2. سلطانہ کتاب پڑھ رہی ہے۔
3. حامد سو رہا ہے۔
4. ابا جان کھیت سے واپس آئے۔
5. دادا جان مسجد گئے۔

مندرجہ بالا خط کشیدہ الفاظ کاموں کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ جیسے 'کھیل رہے' 'پڑھ رہی' 'سو رہا' 'واپس آئے' 'گئے'۔ کسی جملے میں کام کو ظاہر کرنے والے لفظ یا الفاظ ''فعل'' کہلاتے ہیں۔

سبق میں موجود ایسے چند جملوں کی نشان دہی کیجیے جس میں فعل کا استعمال ہوا ہے۔

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. اس سبق کے خلاصہ کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/ پڑھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. مساوات کے عنوان پر چند جملے لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. اپنا بایوڈاٹا لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

چوتھا یونٹ

14. برسات

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. کیا آپ تصویر دیکھ کر موسم کا اندازہ کر سکتے ہیں؟
3. کیا موسم سرما ہمیشہ رہتا ہے؟ اس کے بعد کون سا موسم آتا ہے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- نظم کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- نظم پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

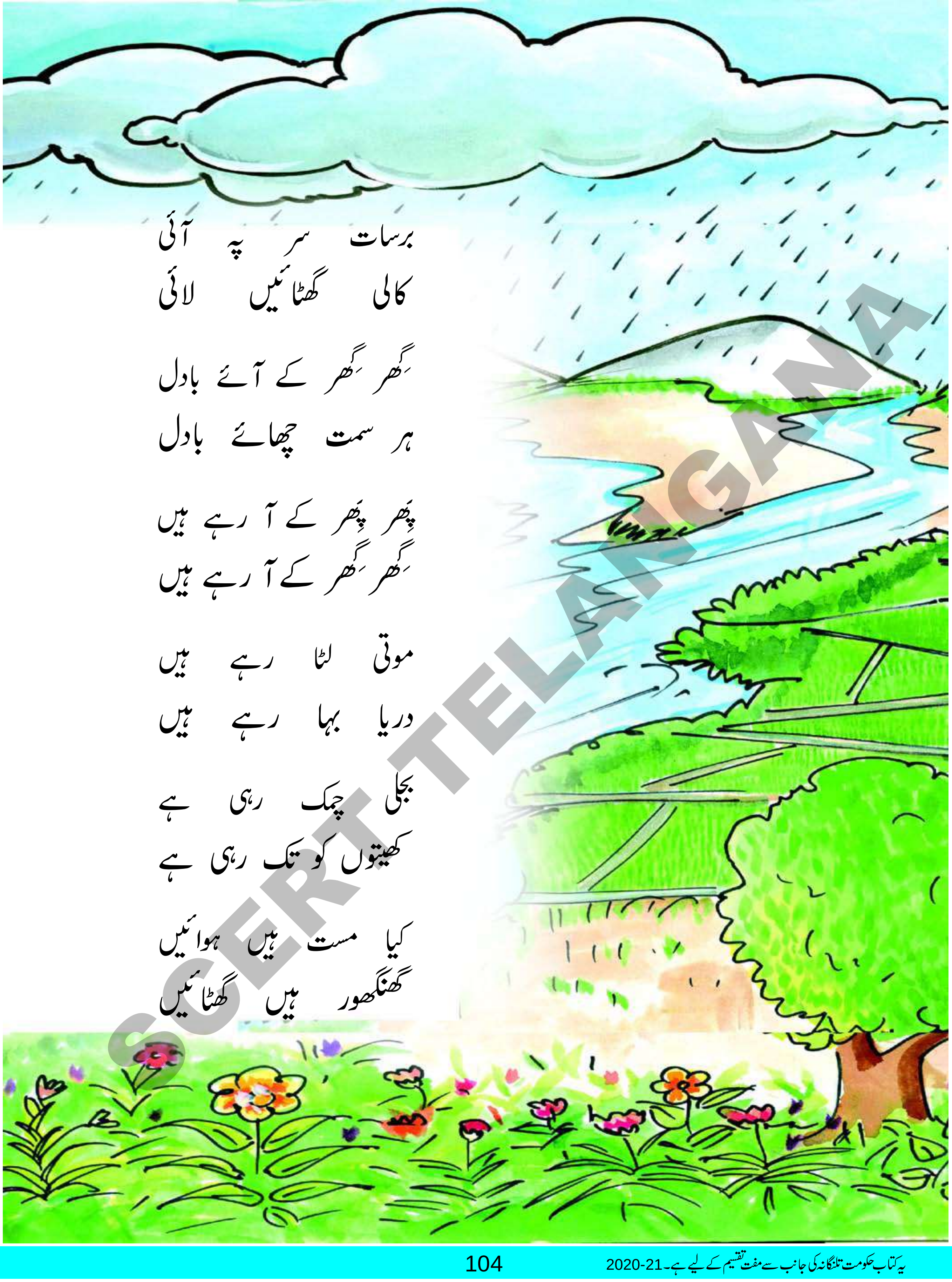

برسات سر پہ آئی
کالی گھٹائیں لائی

گِھر گِھر کے آئے بادل
ہر سمت چھائے بادل

پِھر پِھر کے آ رہے ہیں
گِھر گِھر کے آ رہے ہیں

موتی لٹا رہے ہیں
دریا بہا رہے ہیں

بجلی چمک رہی ہے
کھیتوں کو تک رہی ہے

کیا مست ہیں ہوائیں
گھنگھور ہیں گھٹائیں

SCERT TELANGANA

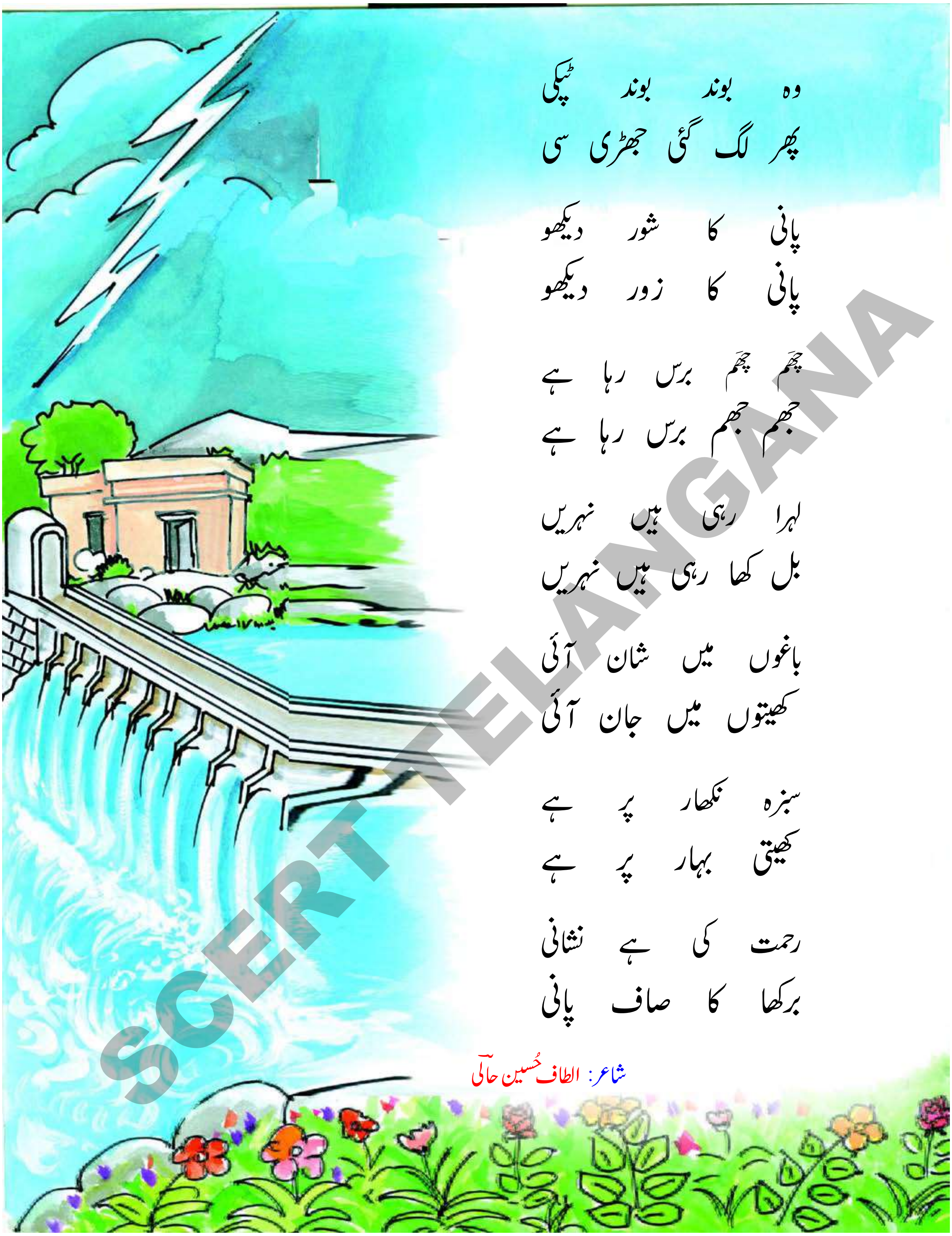

وہ بوند بوند ٹپکی
پھر لگ گئی جھڑی سی

پانی کا شور دیکھو
پانی کا زور دیکھو

چھَم چھَم برس رہا ہے
جھم جھم برس رہا ہے

لہرا رہی ہیں نہریں
بل کھا رہی ہیں نہریں

باغوں میں شان آئی
کھیتوں میں جان آئی

سبزہ نکھار پر ہے
کھیتی بہار پر ہے

رحمت کی ہے نشانی
برکھا کا صاف پانی

شاعر: الطاف حُسین حاؔلی

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔ سوچ کر بولیے

1. تصویر دیکھیے اور اس کے بارے میں کہیے۔
2. نظم کو ترنم سے پڑھیے۔
3. اس نظم میں کس کا ذکر ہے؟
4. بارش شروع ہونے سے پہلے کیا ہوتا ہے؟
5. بارش کے بعد کا منظر کیسا ہوتا ہے؟

II. روانی سے پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔ لکھیے

الف : نظم میں ''لہرانا'' اور ''بل کھانا'' جیسے الفاظ کس کے لیے استعمال کیے گئے ہیں؟

ب : نظم میں جو لفظ تکرار کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں ان کی نشان دہی کیجیے جیسے ''گھِر گھِر''۔

ج : ذیل کے جملوں کو نظم کے اعتبار سے ترتیب میں لکھیے۔

1. بارش کا صاف پانی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ ____________
2. بارش سے پہلے آسمان پر بادل چھا جاتے ہیں۔ ____________
3. بارش کی وجہ سے باغ اور کھیت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ ____________

د: الفاظ شان، جان، نکھار اور بہار جن مصرعوں میں استعمال ہوئے ہیں انہیں پڑھیے اور لکھیے۔

III. سوچیے اور لکھیے۔

الف:

1. نظم کا خلاصہ آپ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. کیا آپ کو بارش میں بھیگنا اچھا لگتا ہے۔ کیوں؟
3. بارش سے باغ اور کھیت لہلہاتے ہیں۔ اگر بارش نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟
4. ''برسات'' کے علاوہ اس نظم کے عنوان اور کیا ہو سکتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

.IV لفظیات۔

الف: جدول میں بارش سے متعلق الفاظ دیے گئے ہیں ان کی نشان دہی کیجیے۔

ب	ا	د	ل
ر	ح	م	ت
چھ	ت	ر	ی
ژ	ا	ل	ہ

ب: ذیل میں دیے گئے الفاظ سے جملے بنائیے۔

مثال: برسات میں بجلی چمکتی ہے۔

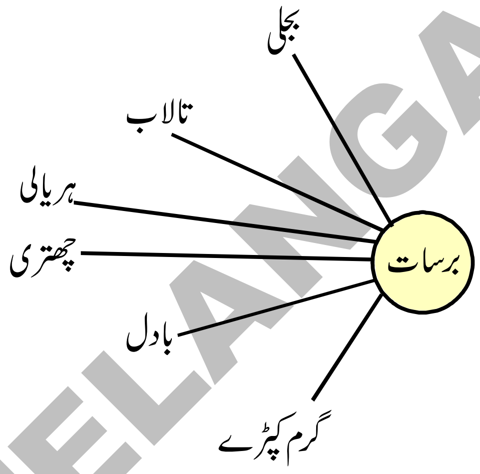

ج: بعض لفظوں کے حروف کو الٹنے پر وہی لفظ بنتا ہے۔ایسے مزید چند الفاظ لکھیے۔

مثلاً: باب ، ادا ، ....

....

....

....

.V تخلیقی اظہار

.1 اس نظم میں بارش سے ہونے والے فائدے بیان کیے گئے ہیں۔ذیل کے اشاروں کی مدد سے گرما سے ہونے والے نقصانات پر آپ ایک مضمون لکھیے۔

سورج کا سر پر آنا- تیز کرنیں - دھوپ کی تیزی - گھاس کا سوکھ جانا- پتوں کا جھڑنا

پرندوں اور جانوروں کا پیاس سے براحال - دریا - ندیاں - سوکھ جانا

.2 کاغذ کی ناؤ بنائیے۔اسی طرح کاغذ سے دیگر اشیا تیار کیجیے۔

SCERT TELANGANA

.VI توصیف/منصوبہ کام

.1 بارش سے متعلق مزید نظمیں جمع کیجیے۔انھیں کمرہ جماعت میں ترنم سے پڑھ کر سنایئے اور دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

.2 مثال کے مطابق ذیل کے الفاظ کو دیگر زبانوں میں کیا کہتے ہیں معلوم کیجیے اور لکھیے ۔

اُردو	ہندی	تلگو	انگریزی
مثال : بادل	میگھا	میگھالو	کلاؤڈس
برسات			
سمت			
پانی			
دریا			

.VII زبان شناسی

ذیل کے الفاظ پڑھیے۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

گایا ، گئے ، حاصل کیا ، گئی ، اُتاری ، لوٹے ، کھایا

ریشماں، عرشی کے ساتھ مدرسہ ________ ۔ ان لوگوں نے مدرسہ میں گیت ________
اورانعام ________ ۔ ریشماں نے بہترین تصویر بھی ________ ۔ وہ دونوں شام میں گھر ________ ۔
رات کا کھانا ________ اور سو ________ ۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

.1 نظم برسات کو میں ترنم سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں /	نہیں
.2 نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں /	نہیں
.3 کاغذ کے کھلونے بنا سکتا/سکتی ہوں اور تصویر اتار سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں /	نہیں
.4 اشاروں کی مدد سے مضمون لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں /	نہیں

SCERT TELANGANA

چوتھا یونٹ

15. دانش مند طوطا

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

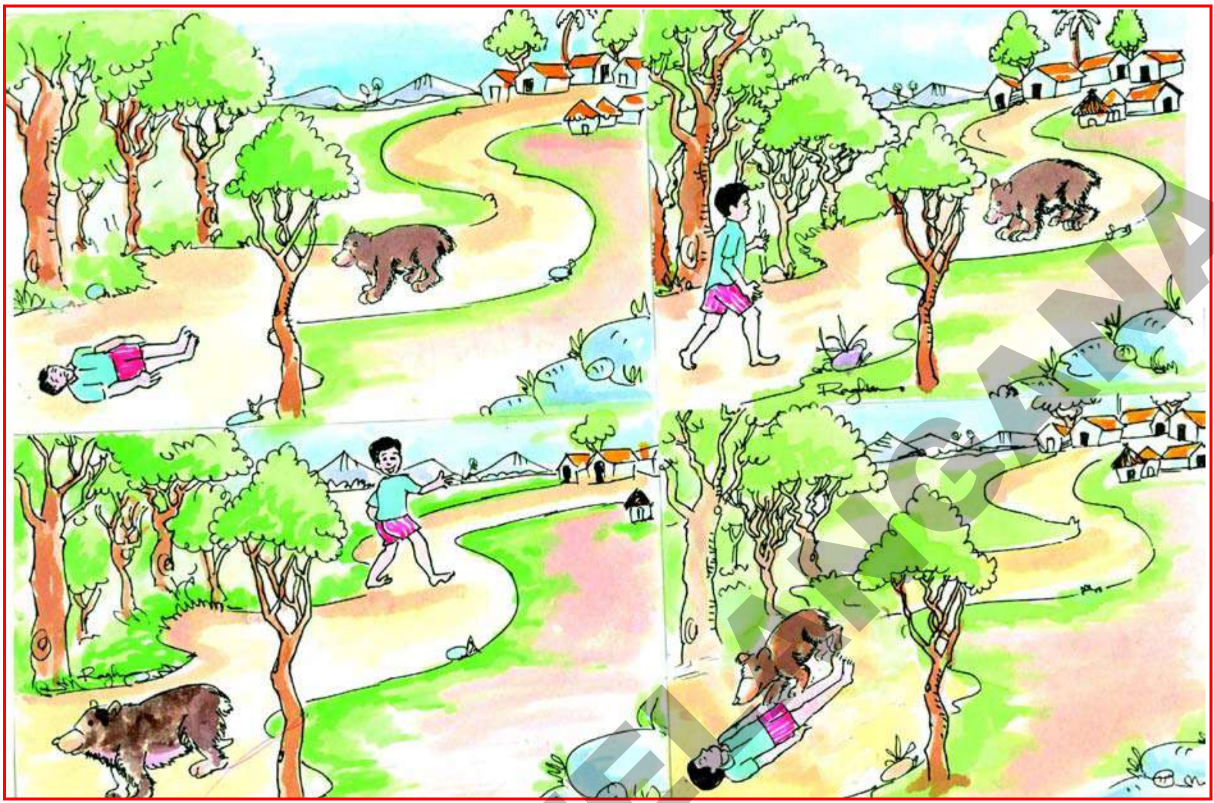

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. بھالو کو دیکھ کر لڑکے کو کیا ترکیب سوجھی؟
3. بھالو نے لڑکے کے قریب جا کر کیا کیا ہوگا؟
4. بھالو کیوں واپس لوٹ گیا؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

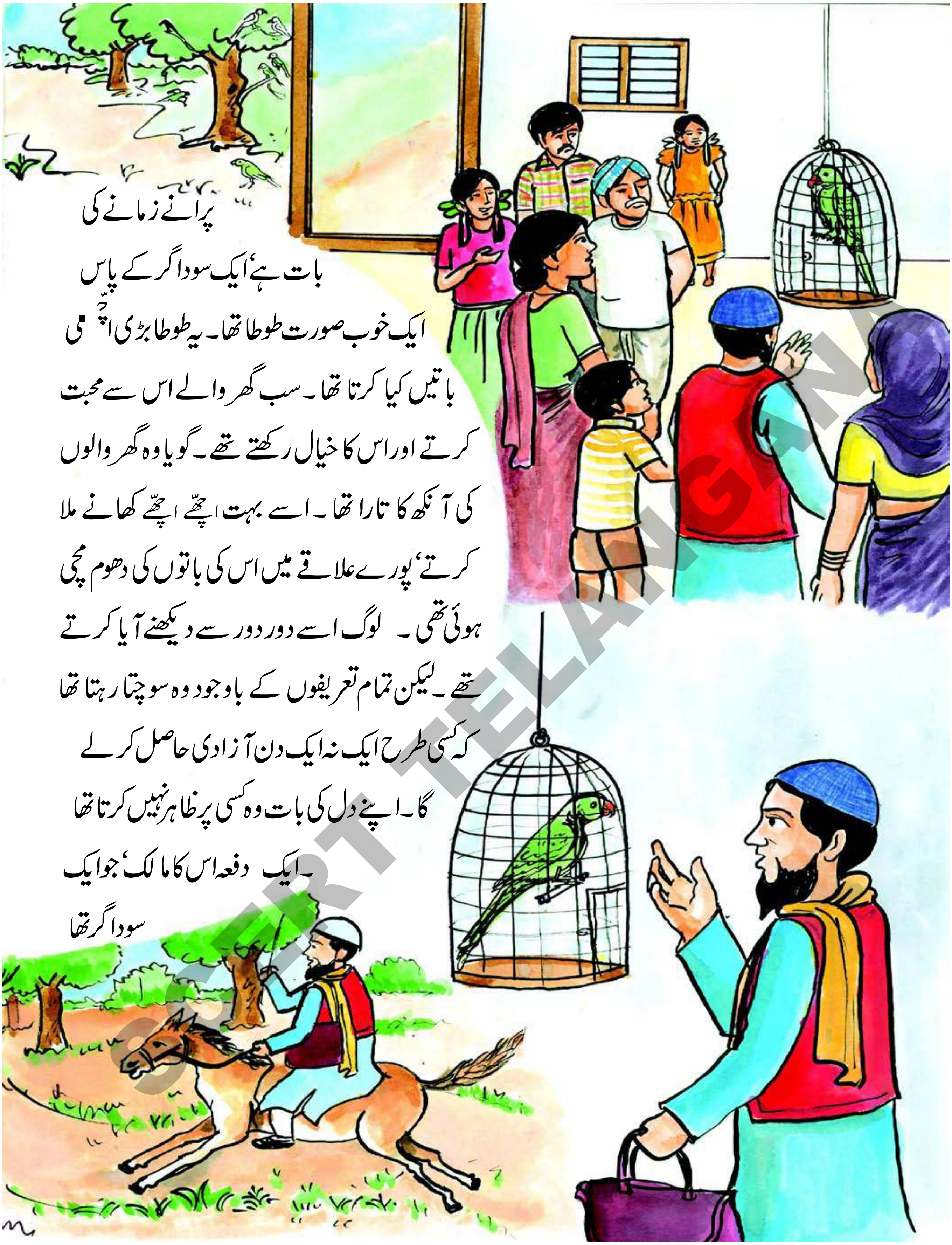

پرانے زمانے کی
بات ہے‘ ایک سوداگر کے پاس
ایک خوب صورت طوطا تھا۔ یہ طوطا بڑی اچّھی
باتیں کیا کرتا تھا۔ سب گھر والے اس سے محبت
کرتے اور اس کا خیال رکھتے تھے۔ گویا وہ گھر والوں
کی آنکھ کا تارا تھا۔ اسے بہت اچّھے اچّھے کھانے ملا
کرتے‘ پورے علاقے میں اس کی باتوں کی دھوم مچی
ہوئی تھی۔ لوگ اسے دور دور سے دیکھنے آیا کرتے
تھے۔ لیکن تمام تعریفوں کے باوجود وہ سوچتا رہتا تھا
کہ کسی طرح ایک نہ ایک دن آزادی حاصل کر لے
گا۔ اپنے دل کی بات وہ کسی پر ظاہر نہیں کرتا تھا
۔ ایک دفعہ اس کا مالک‘ جو ایک
سوداگر تھا

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

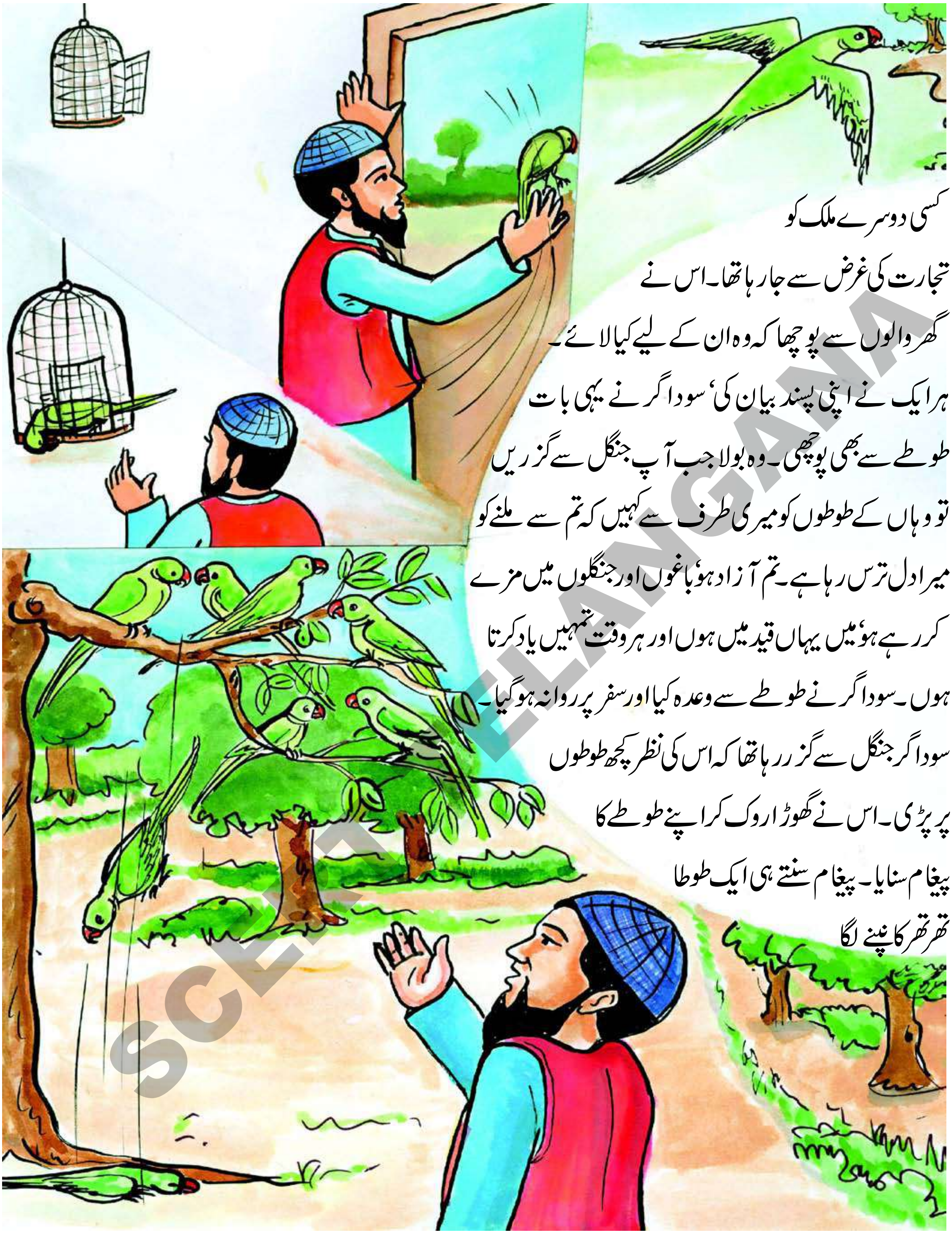

کسی دوسرے ملک کو
تجارت کی غرض سے جا رہا تھا۔اس نے
گھر والوں سے پوچھا کہ وہ ان کے لیے کیا لائے۔
ہر ایک نے اپنی پسند بیان کی' سوداگر نے یہی بات
طوطے سے بھی پوچھی۔وہ بولا جب آپ جنگل سے گزریں
تو وہاں کے طوطوں کو میری طرف سے کہیں کہ تم سے ملنے کو
میرا دل ترس رہا ہے۔تم آزاد ہو' باغوں اور جنگلوں میں مزے
کر رہے ہو' میں یہاں قید میں ہوں اور ہر وقت تمہیں یاد کرتا
ہوں۔سوداگر نے طوطے سے وعدہ کیا اور سفر پر روانہ ہو گیا۔
سوداگر جنگل سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر کچھ طوطوں
پر پڑی۔اس نے گھوڑا روک کر اپنے طوطے کا
پیغام سنایا۔پیغام سنتے ہی ایک طوطا
تھرتھر کانپنے لگا

SCERT TELANGANA

اور پھر بے جان ہو کر زمین پر گر پڑا۔

سوداگر کو طوطے کی موت کا بے حد افسوس ہوا۔ اس نے سوچا کہ یہ طوطا ضرور میرے طوطے کا کوئی رشتہ دار ہے جو اس کا حال سن کر برداشت نہیں کر سکا اور مر گیا۔ جب سوداگر اپنے وطن واپس آیا اور گھر والوں میں تحفے تقسیم کر چکا تو طوطے نے پوچھا آپ نے میری فرمائش بھی پوری کی ہے یا نہیں؟ سوداگر نے ٹھنڈی سانس بھر کر طوطے کو سارا قصہ سنایا ۔ جوں ہی طوطے نے یہ قصہ سنا وہ بھی تھر تھر کانپنے لگا اور پھر بے جان ہو کر پنجرے میں ایک طرف گر گیا۔ سوداگر اور اس کے گھر والوں کو طوطے کی موت کا بے حد افسوس ہوا۔ کچھ دیر بعد سوداگر نے پنجرہ کھولا اور طوطے کو اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ چند لمحوں کے بعد طوطے نے پَر پھڑ پھڑائے اور ایک درخت کی اُونچی شاخ پر جا بیٹھا۔ یہ دیکھ کر سوداگر حیران ہو گیا۔ طوطے نے سوداگر سے کہا کہ میرے ساتھی نے اپنے عمل سے مجھے آزاد ہونے کی ترکیب بتائی تھی ۔ اس نے بتایا کہ آزادی کے لیے جان بھی قربان کی جا سکتی ہے۔ یہ کہہ کر طوطا خوشی خوشی اپنے وطن کی طرف اُڑ گیا۔

یہ کیجیے

I. سنیے۔ سوچ کر بولیے

1. سبق کی تصویریں دیکھیے اور اس سے متعلق کہیے۔
2. سوداگر کے گھر والوں نے اپنے لیے پسندیدہ تحفوں کی خواہش کی لیکن طوطے نے صرف اپنی تکلیف بیان کی۔ کیوں؟
3. جنگل کے طوطے نے اپنا پیغام کس طرح پہنچایا؟
4. کیا سوداگر کے طوطے کا پیغام سوچا سمجھا منصوبہ تھا؟

II. روانی سے پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔ لکھیے

الف: کہانی کے جن جملوں میں درج ذیل الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اُن کی نشان دہی کیجیے۔

(1) قید (2) پیغام (3) قصّہ (4) تحفے (5) تجارت

(6) برداشت (7) ٹھنڈی سانس (8) آزاد (9) ترکیب (10) وطن

ب: کہانی کا دوسرا پیراگراف غور سے پڑھیے اور ان سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. سوداگر نے جنگل کے طوطے کا قصّہ سنایا تو اُس کے طوطے نے کیا کیا؟
2. سوداگر نے طوطے کو کیا کہا؟
3. آخر میں طوطے نے کیا کیا؟

ج: اس کہانی میں لفظ ''سوداگر''، ''طوطا اور جنگل'' کتنی مرتبہ استعمال ہوا؟ وہ تمام جملے پڑھ کر سنائیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

III. سوچیے اور لکھیے

1. اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا؟
2. سوداگر سفر پر جانے سے پہلے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ وہ اُن کے لیے کیا کیا لائے۔ اگر آپ کے والد آپ سے یہی سوال پوچھیں تو آپ کیا فرمائش کریں گے؟
3. پرندے آزاد رہنا کیوں چاہتے ہیں؟

IV. لفظیات

الف: اس کہانی میں طوطے کے بارے میں آپ نے پڑھا۔ کچھ اور پرندوں کے نام لکھ کر ان کے بارے میں ایک ایک جملہ لکھیے۔

مثال: مور = مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔

ب: ذیل میں دیے گئے الفاظ کے معنی جملوں میں استعمال کے گئے ہیں اُنھیں تلاش کیجیے اور لکھیے۔

1. ظاہر : ہماری غریبی سب پر عیاں ہے۔
2. خواہش : ماں باپ بچوں کی آرزو پوری کرتے ہیں۔
3. تحفے : اُستاد کی خدمت میں کئی شاگردوں نے نذرانے پیش کئے۔
4. دھوم : دیوالی میں پٹاخوں کا شور تھا۔
5. غم : رضی اپنا کھلونا ٹوٹنے پر افسوس کرنے لگا۔

V. تخلیقی اظہار

سوداگر کا طوطا آزاد ہو کر جنگل میں اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ طوطے اور ساتھیوں میں جو گفتگو ہوئی ہوگی اس کو مکالموں کی شکل میں لکھیے۔

مثلاً: طوطا : دوستو میں آزاد ہو گیا ہوں۔

پہلا ساتھی : بہت خوشی کی بات ہے۔ سناؤ وہاں کیا حال رہا؟

طوطا :

دوسرا ساتھی :

طوطا :

تیسرا ساتھی :

طوطا :

ساتھی :

SCERT TELANGANA

VI. توصیف/منصوبہ کام

1. آپ جن پرندوں کے نام جانتے ہیں انھیں اردو و انگریزی میں لکھیے اور دیکھیے کہ جماعت میں سب سے زیادہ نام کس نے لکھے؟

مثال: طوطا - Parrot

- چڑیا -
- کوا -
- کبوتر -
- چیل -

2. ایک کاغذ پر طوطا اور ایک کاغذ پر پنجرہ اتاریئے۔ اس کو سخت مقوے کے دونوں جانب چسپاں کیجیے اور تیزی کے ساتھ اس مقوے کو گھمائیں تو طوطا پنجرے میں بند نظر آئے گا۔

VII. زبان شناسی

الف: ذیل کی عبارت پڑھیے۔ اسم، ضمیر اور فعل کی نشاندہی کیجیے اور جدول میں لکھیے۔ اس سبق سے بھی ان لفظوں کو چن کر جدول میں لکھیے۔

نوشین اپنی دوست آفرین کے گھر گئی۔ وہاں اس نے آم، جام اور سپوٹے کے درخت دیکھے۔ اس کے گھر میں یہی نہیں بلکہ کئی پھول والے پودے بھی ہیں جیسے گلاب، جوہی، موگرا، چنبیلی، گیندا وغیرہ۔ آفرین نے ایک بڑے سے گلاب کے پھول کی پتیاں توڑ کر نوشین کو دیں، جسے نوشین نے اپنی کتاب میں رکھ لیا۔

اسم	ضمیر	فعل

"ب":- ذیل کی عبارت پڑھیے۔ اسم کو دائرہ O ضمیر کو مربع □ اور فعل کو مثلث △ کے ذریعہ واضح کیجیے۔

اسما اور سیما باغ کو گئے۔ وہاں ان لوگوں نے درخت سے جام توڑے۔ وہ جام انہوں نے نورین کو دیئے۔ نورین کی ماں نے ان سے جام کھاتے ہوئے پڑھنے کو کہا۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. سبق روانی سے پڑھ سکتا/پڑھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/کرسکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. دی گئی ہدایات کے مطابق مکالمے لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

چوتھا یونٹ

16. مہربان درخت

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہارِ خیال کیجیے

1. فٹ پاتھ پر بڑھیا بیٹھی کیوں کانپ رہی ہے؟
2. لڑکا کیا کر رہا ہے؟
3. لڑکے نے بڑھیا کو اپنا کوٹ کیوں پہنایا؟
4. اس لڑکے کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھئے۔

SCERT TELANGANA

گرما کی چھٹّیاں تھیں۔ اسرار اپنے دادا جان کے گاؤں سعید پور آیا ہوا تھا۔ اس کے دادا جان گاؤں کے سرپنچ تھے۔ وہ روزانہ صبح سویرے چہل قدمی کے لیے نکلتے اور سارے گاؤں کا چکر لگا آتے۔ ایک دن اسرار اپنے دادا جان کے ساتھ چہل قدمی پر نکلا۔ راستے میں انہیں کچھ لوگ درخت کاٹتے ہوئے نظر آئے۔ دادا جان نے انہیں ایسا کرنے سے فوراً روک دیا۔

گھر لوٹتے ہوئے اسرار نے اپنے دادا جان سے پوچھا ''آپ نے ان لوگوں کو درخت کاٹنے سے کیوں منع کیا؟'' انہوں نے اسرار کو سمجھایا کہ قدرت کی بنائی ہوئی تمام چیزوں میں درخت انتہائی فائدہ مند ہیں۔

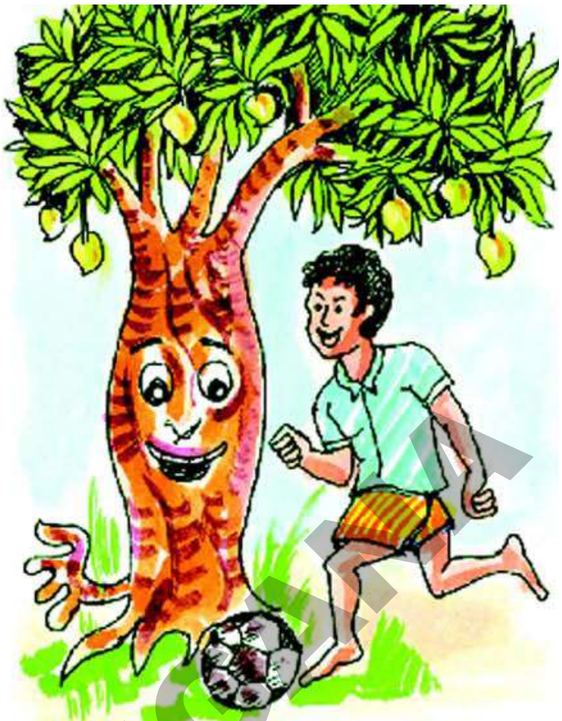

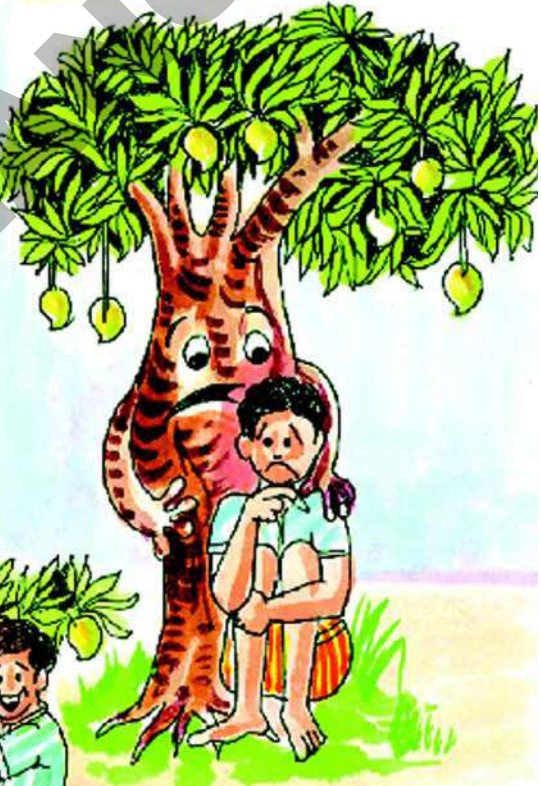

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

آ ؤ! اب میں تمھیں ایک مہربان درخت کی کہانی سناتا ہوں ۔اسرار دادا جان کی باتیں بڑی دلچسپی سے سننے لگا۔

بہت پہلے کی بات ہے کہ ایک لڑکا کسی درخت کے نیچے روزانہ کھیلا کرتا تھا۔ایک دن وہ اسی درخت کے نیچے اداس بیٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

''تم اُداس کیوں ہو؟ '' درخت نے اس لڑکے سے پوچھا۔

''میں بھوکا ہوں''لڑکے نے جواب دیا۔

''میرے پھل کھاؤ''۔درخت یہ کہتے ہوئے اپنی ایک شاخ کو لڑکے کی جانب جھکا دیا۔لڑکا بہت خوش ہوا۔ اس نے ایک پھل توڑا اور کھالیا۔اس طرح وہ روزانہ اس درخت سے پھل توڑ کر کھانے لگا۔

SCERT TELANGANA

کچھ مدت کے بعد وہ لڑکا بڑا ہوگیا۔ ایک دن وہ اس درخت کے نیچے آ بیٹھا اور وہ بہت غمگین نظر آ رہا تھا۔

''تم آج پھر غمگین ہو''۔ درخت نے اس نوجوان سے پوچھا۔

نوجوان نے کہا ''میری شادی ہونے والی ہے۔لیکن میرے رہنے کے لیے ایک کُٹیا بھی نہیں ہے۔''

''میری کچھ شاخیں اور پتّے کاٹ کر اپنے لیے ایک کُٹیا بنالو'' درخت نے اس نوجوان سے کہا۔

اس طرح نوجوان نے درخت کی چند شاخوں اور پتّوں سے اپنے لیے ایک کُٹیا بنالی۔

نوجوان نے روزی روٹی کے لیے جہازی کا پیشہ اختیار کیا اور وہ ایک بے رحم کیپٹن کے ہاں نوکری کرنے لگا۔ کچھ دنوں بعد وہ پھر درخت کے نیچے اداس اور غمگین بیٹھا نظر آیا۔ یہ دیکھ کر درخت نے جہازی سے پوچھا ''تم اتنے افسردہ کیوں ہو؟''

جہازی نے کہا ''میرا کیپٹن بڑا بے رحم آدمی ہے اور وہ مجھے ہمیشہ پریشان کرتا رہتا ہے۔ کاش میری بھی ایک کشتی ہوتی۔''

درخت نے کہا ''یہ کونسا مشکل کام ہے؟ میرا تنہ کاٹ لو اور اس سے اپنے لیے ایک کشتی بنالو۔''

جہازی یہ سن کر خوش ہوا اور اپنے لیے ایک کشتی بنالی۔

اب تنے کا آخری حصہ باقی رہ گیا۔

چند سال بعد وہ جہازی، بوڑھا ہوگیا اور طوفان کی زد میں آ کر اپنی کشتی کھو بیٹھا۔

ایک دن کڑکڑاتی سردی میں وہ بوڑھا جہازی درخت کے تنے کے قریب کھڑا تھرتھرا رہا تھا۔ اس وقت درخت نے یہ جان لیا کہ اس بوڑھے جہازی کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ تنے کے آخری حصّے نے بوڑھے جہازی سے کہا ''مجھے جلا کر آگ تیار کرلو اور اس میں اپنے ہاتھ تاپ کر اپنے آپ کو سردی سے بچالو۔

اس طرح درخت کا نچلا حصہ جل کر راکھ میں تبدیل ہوگیا!

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔سوچ کر بولیے

1. یہ کہانی کس کے بارے میں ہے؟
2. دادا جان نے لوگوں کو درخت کاٹنے سے کیوں روک دیا؟
3. اس کہانی میں درخت نے لڑکے کی بھوک مٹائی ہے۔اگر کوئی بھوکا آپ سے کچھ مانگے تو آپ کس طرح مدد کروگے؟
4. گرما کی چھٹّیاں گزارنے اسرار کون سے گاؤں گیا؟ آپ گرمیوں کی چھٹیاں کہاں گذارتے ہیں؟لکھیے۔
5. آپ کو کون سا درخت پسند ہے اور کیوں؟

II. روانی سے پڑھیے۔سمجھ کر بولیے۔لکھیے۔

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالات کے جواب دیجیے۔

1. چہل قدمی کے دوران، دادا جان اور اسرار میں کس بات پر گفتگو ہوئی؟
2. دادا جان نے درخت کاٹنے سے کیوں منع کیا؟
3. لڑکے کی بھوک مٹانے کے لیے درخت نے کیا کیا؟
4. جس پیراگراف میں نوجوان نے کشتی کی ضرورت کا ذکر کیا ہے، اُسے پڑھ کر سنایئے۔
5. بوڑھے آدمی نے سردی سے بچاؤ کے لیے کیا کیا؟

ب: سبق پڑھیے اور ذیل کے جملے کس نے کس سے کہے لکھیے۔

1. ’’تم اداس کیوں ہو‘‘ ____________________
2. ’’میں بھوکا ہوں‘‘ ____________________
3. ’’میری کچھ شاخیں اور پتے کاٹ کر ایک کُٹیا بنالو‘‘ ________
4. ’’میرا کیپٹن بڑا بے رحم آدمی ہے‘‘ ____________

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

III. سوچیے اور لکھیے

1. اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیے ۔
2. اگر درخت نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟
3. گرما کی تعطیلات میں آپ کی مصروفیات کیا تھیں؟

IV. لفظیات:

الف: دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

جہازی ، کُٹیا، بے رحم ، درخت ، راکھ

1. ایک لڑکا کسی __________ کے نیچے کھیل رہا تھا۔
2. مجھے رہنے کے لیے ایک ________ بھی نہیں ہے۔
3. نوجوان نے روزی روٹی کے لیے ________ کا پیشہ اختیار کیا۔
4. جہازی نے کہا! میرا کیپٹن بڑا ________ آدمی ہے۔
5. درخت کا نچلا حصہ جل کر ________ میں تبدیل ہوگیا۔

ب: لفظوں کا کھیل

1. جماعت کے تمام طلبا کو گروپ میں تقسیم کرلیں۔
2. ہرٹیم کا پہلا طالب علم تختہ سیاہ پر ایک لفظ لکھے گا۔ اُسی گروپ کا دوسرا طالب علم اُس لفظ کے آخری حرف سے دوسرا لفظ لکھے گا۔
3. اس طرح جو گروپ دس (10) الفاظ صحیح طور پر سب سے پہلے لکھے گا اُس گروپ کو فاتح قرار دیا جائے گا۔

مثال:

پہلی ٹیم		دوسری ٹیم	
پہلا طالب علم:	رات	پہلا طالب علم:	جام
دوسرا طالب علم:	تارے	دوسرا طالب علم:	مور
تیسرا طالب علم:	------	تیسرا طالب علم:	------
چوتھا طالب علم:	------	چوتھا طالب علم:	------

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

ج: ذیل کے اشاروں کی مدد سے معمہ حل کیجیے۔

		1				
		د	ا			2
ر			س	ا		4
		خ		ش		5
			ل			3

اشارے

1. پھل کہاں ہوتے ہیں؟
2. کہانی میں اسرار کے ساتھ کون تھے؟
3. درخت کے اوپری حصہ میں پھل کے ساتھ اور کیا ہوتے ہیں؟
4. دادا جان نے کہانی کسے سنائی؟
5. پرندے درخت پر کہاں بیٹھتے ہیں؟

V. تخلیقی اظہار

الف: درخت کی تصویر بنایئے اور اس کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

ب: اس کہانی کے کردار بدل کر اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

VI. توصیف/منصوبہ کام

الف: ''درختوں'' پر لکھی گئی چند کہانیاں اور نظمیں جمع کیجیے اور کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنایئے؟

ب: چلیے مبارکبادی کارڈ تیار کریں۔

1. مختلف رنگین پن (Sketch Pens) 2. قلم تراش 3. پوسٹ کارڈ/دبیز کاغذ

4. گوند 5. مختلف درختوں کے پھول اور پتّے 6. چمکیاں اور چمکیوں کے ریزے

SCERT TELANGANA

تیاری : ☆ آس پاس کے پیڑ پودوں سے مختلف پھول اور پتّے جمع کیجیے۔

☆ انھیں کسی موٹی کتاب میں الگ الگ صفحات کے بیچ دو تین دن کے لیے رکھیے اور اوپر کوئی وزنی چیز رکھیے۔

☆ دو دن بعد جب پھول پتے سوکھ جائیں تو انھیں اپنے پسند کے مطابق کاغذ یا کارڈ پر چسپاں کیجیے اور رنگین پن سے اُس کے اطراف رنگ بھریے۔

☆ اب اسکیچ پن سے مبارکبادی کے پیامات لکھیے اور چمکیلے ریزوں سے انھیں سجائیے۔

☆ ایسے خوبصورت کارڈ تیار کر کے مختلف تقریبوں کے موقع پر اپنے ساتھیوں اور اساتذہ کو پیش کیجیے۔

VII. زبان شناسی

ذیل کی عبارت پڑھیے اور مناسب جگہوں پر سوالیہ نشان (؟) لگائیے۔

اسلم آج صبح وقت سے پہلے نیند سے بیدار ہو گیا اور اسکول جانے کی تیاری کرنے لگا۔ تب ہی اس کی امّی نے پوچھا ''اسلم کیا بات ہے آج تم کیوں جلدی تیار ہو رہے ہو'' اسلم نے کہا ''امی آج 5 ستمبر ہے۔'' اسلم کی امّی نے حیرت سے پوچھا ''آج کے دن کی اہمیت کیا ہے'' اسلم نے کہا ''امّی آج یومِ اساتذہ ہے۔'' امّی نے کہا ''کیا تم گھر جلد لوٹ آ وگے''

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں سبق روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. درختوں کے پھول پتے وغیرہ جمع کر کے مبارک بادی کا کارڈ تیار کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. کردار بدل کر نئی کہانی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

عقل مند لڑکی

SCERT TELANGANA

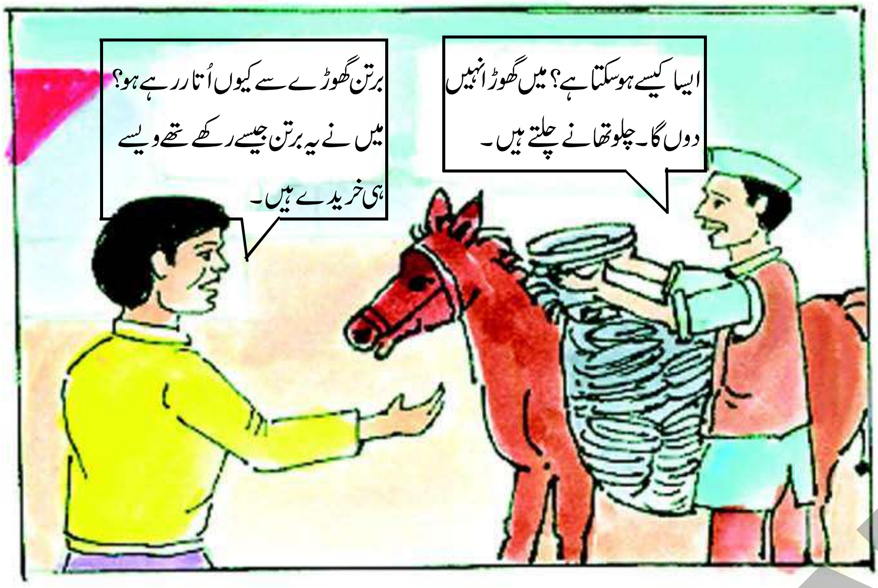

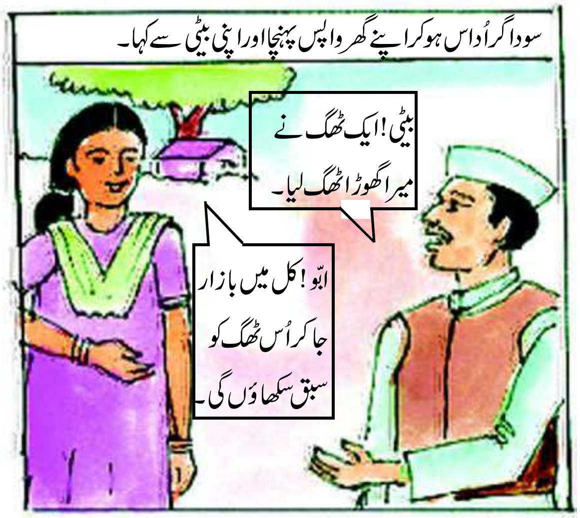

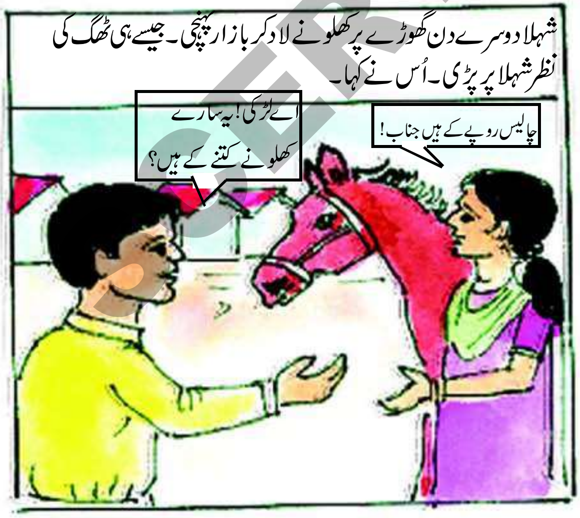

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

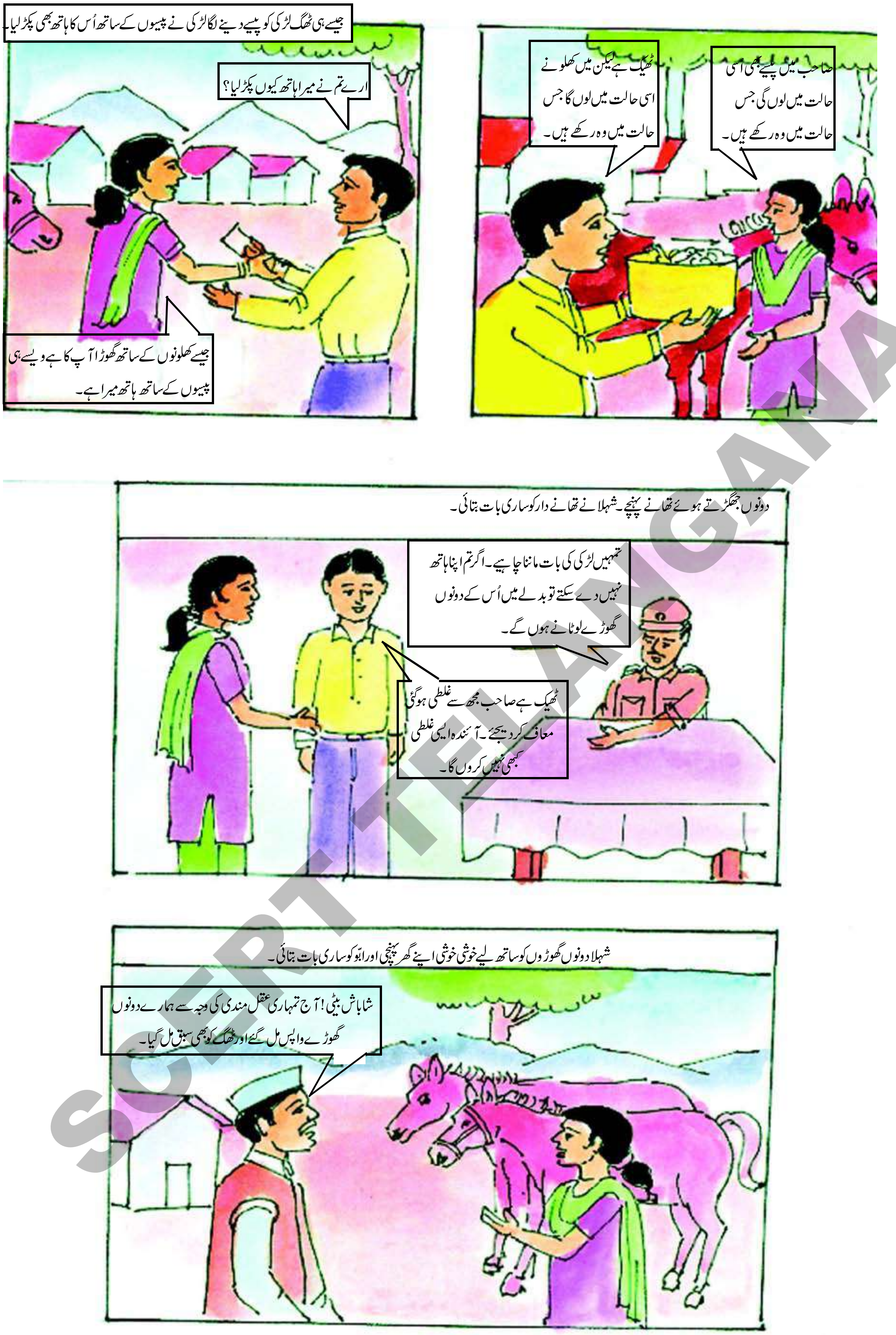

SCERT TELANGANA

فرہنگ

(الف)

احتیاطی تدابیر	=	بچاؤ کی ترکیب	بیماری سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر ضروری ہیں۔
احساس	=	محسوس کرنا	انسان کو دوسروں کے درد کا احساس رکھنا چاہیے۔
اخراجات	=	خرچ کی جمع	عید کے موقع پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔
اداس	=	غمگین	عدنان اپنا کھلونا ٹوٹ جانے پر اداس ہوگیا۔
استقبال	=	خیر مقدم	مہمانوں کا استقبال پُرخلوص انداز سے کیا جانا چاہیے۔
اسکیم	=	منصوبہ	حکومت نے ایک روپیہ کیلو چاول کی اسکیم نکالی۔
اصرار	=	ضد	حِنا نئے کھلونوں کے لیے اپنی ماں سے اصرار کر رہی تھی۔
اصلاحات	=	تبدیلیاں	ٹیپو سلطان نے اپنی حکمرانی کے دور میں بہت سے اصلاحات لائے۔
افسردہ	=	اُداس	رحیم اپنی کتاب کے کھو جانے پر افسردہ ہوگیا۔
انجام	=	نتیجہ	برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔
اونگھنا	=	نیند میں جھومنا	کہانی سنتے سنتے بچے اونگھنے لگے۔
اہتمام	=	انتظام	موسم گرما میں جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
آبی پرندے	=	پانی میں رہنے والے پرندے	مچھلیاں آبی پرندوں کی پسندیدہ غذا ہیں۔
آشیاں	=	گھونسلہ	شام کے وقت پرندے اپنے آشیاں کو واپس ہوتے ہیں۔
آفت	=	مصیبت	بیماری بڑی آفت ہے۔
آلودہ	=	گندہ، خراب	آلودہ پانی سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔
آہ وزاری	=	فریاد۔رونا دھونا	ایک کوا مر گیا تو سارے کوے آہ وزاری کرنے لگے تھے۔
اگیات واس	=	بھروپیت	پانڈوؤں نے 13 سال بھروپیت کی زندگی گذاری۔

(ب)

براہ راست	=	سیدھے طور پر	سیل فون سے براہ راست گفتگو کی جاتی ہے۔
برداشت	=	صبر	وزنی بستے بچوں کے لیے ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔
برکھا	=	بارش	برکھا کی وجہ سے جنگل ہرا بھرا ہوگیا۔

SCERT TELANGANA

بسیرا کرنا	=	قیام کرنا۔رہنا	پرندے درختوں پر بسیرا کرتے ہیں۔
بل کھانا	=	تیڑا میڑا/تیڑھا ہوجانا	ندی بل کھاتی ہوئی بہتی ہے۔
بہادر	=	دلیر،نڈر	ٹیپوسلطان بہادر باشاہ تھا۔
بہتر	=	اچھا	اپنے لیے ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی ہمیں بہتر سوچنا چاہیے۔
بھانت	=	مختلف قسم	پرندے بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔
بھینی بھینی خوشبو	=	میٹھی میٹھی خوشبو	گلاب کی بھینی بھینی خوشبو ہر ایک کو بھاتی ہے۔
بے وقوف	=	نادان	غلطی کو دہرانا بے وقوفی ہے۔

(پ)

پالا پڑنا	=	سابقہ پڑنا	زندگی میں اچھے بُرے لوگوں سے پالا پڑتا ہے۔
پالتو جانور	=	ایسے جانور جنھیں گھروں میں پالا جاتا ہے۔	بلی ایک پالتو جانور ہے۔
پرند	=	پر رکھنے والے جانور	طوطا ایک خوبصورت پرندہ ہے۔
پھانسنا	=	دھوکہ کرنا	مکڑی نے مکھی کو اپنے جال میں پھانس لیا۔
پھٹکار	=	برا بھلا کہنا' ملامت کرنا	ماں باپ کی نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہوتی ہے۔
پھرتی	=	تیزی	احمد بڑی پھرتی سے دوڑا۔

(ت)

تاپنا	=	سینکنا' گرمی پہنچانا	موسم سرما میں اکثر لوگ آگ جلا کر اپنے ہاتھ تاپتے ہیں۔
تاریکی	=	اندھیرا	سورج نکلتے ہی تاریکی دور ہوجاتی ہے۔
تازہ دم	=	چست،توانا	کھیل کے دوران کھلاڑیوں کو تازہ دم ہونے کے لیے وقفہ دیا جاتا ہے۔
تجارت	=	کاروبار	پہلے زمانے میں لوگ قافلوں کی شکل میں تجارت کے لیے نکلتے تھے۔
تراشے	=	اخبار یا کسی رسالے سے کاٹے ہوئے مضامین	میں اخبار سے لطیفوں کے تراشے جمع کرتا ہوں۔
ترسنا	=	خواہش مند ہونا	موسم گرما میں لوگ ٹھنڈے پانی کے لیے ترستے ہیں۔
تفریح	=	سیر	تعلیمی تفریح سے بچوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔
تکرار	=	باربار کہنا' دہرانا	بڑے لوگوں سے کسی بھی بات پر بحث و تکرار نہیں کرنا چاہیے۔
تلقین	=	نصیحت	صدر مدرسہ نے طلبا کو وقت پر مدرسہ آنے کی تلقین کی۔
تنکا	=	سوکھی گھاس کا ٹکڑا	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہے۔

SCERT TELANGANA

حکومت تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

تنہا = اکیلا رات کے وقت تنہا جانے سے مجھے ڈر لگتا ہے۔

(ٹ)

ٹہنی = درخت کی شاخ ایک درخت کی ٹہنی پر بلبل بیٹھا ہوا ہے۔

(ج)

جان بچی لاکھوں پائے = مشکل سے بچنا چوروں نے مسافر کا سارا سامان لوٹ لیا اور اُسے چھوڑ دیا تو اُس نے کہا جان بچی لاکھوں پائے

جان و دِل = پورے شوق سے جان و دِل سے محنت کرنے پر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

جرمانہ = مالی سزا ٹرافک کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔

جنگلی جانور = ایسے جانور جو جنگلوں میں رہتے ہیں۔ شیر، ہاتھی، ریچھ وغیرہ جنگلی جانور ہیں۔

جہازی = جہاز پر کام کرنے والا احمد پیشہ کے اعتبار سے جہازی تھا۔

جہاں = دنیا یہ جہاں فانی ہے۔

جھٹ پٹ = بہت جلد، فوراً ارشد اپنا ہر کام جھٹ پٹ کرتا ہے۔

جی = طبیعت میٹھا کھانے کو میرا جی کرتا ہے۔

(چ)

چار دیواری = چاروں جانب سے اٹھی دیوار قلعہ کی حفاظت کے لیے اطراف سے چار دیواری تعمیر کی جاتی ہے۔

چرند = چرنے والے جانور چرند گھاس چرتے ہیں۔

چسپاں کرنا = چپکانا، لگانا اہم اعلانات نوٹس بورڈ پر چسپاں کیے جاتے ہیں۔

(خ)

خداداد = خدا کی دی ہوئی، قدرتی اکرم خداداد صلاحیتوں کا مالک ہے۔

خرما = کھجور عید کے موقع پر شیر خرما سے تواضع کی جاتی ہے۔

(د)

دہاڑ = شیر کی آواز بھوکا شیر دہاڑنے لگتا ہے۔

دیا = چراغ دیا کی روشنی اندھیرے کو دور کرتی ہے۔

(ڈ)

ڈربے = مرغی یا خرگوش رکھنے کی جگہ مرغیوں کو ڈربے میں رکھا جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

ڈرپوک	=	کم ہمت	انسان کو ڈرپوک نہیں بلکہ نڈر ہونا چاہیے۔

(ر)

رات سر پہ آنا	=	رات کا اندھیرا بڑھنا	رات سر پہ آنے سے پہلے اپنے گھر پہنچ جانا چاہیے۔
راست	=	سیدھا	بات اگر راست ہو تو جلد سمجھ میں آتی ہے۔
راہ	=	راستہ	ہمیشہ ہمیں سچائی کی راہ پر چلنا چاہیے۔
رس بھرنا	=	شیریں آواز سے بولنا	کوئل کی کوک کانوں میں رس بھرتی ہے۔
رضامند ہونا	=	راضی ہونا	احمد، اکبر کی شادی میں شرکت کے لیے رضامند ہو گیا۔
روشن	=	چمکدار	چودھویں رات کا چاند انتہائی روشن ہوتا ہے۔

(س)

سبزہ	:	ہریالی	صبح صبح سبزہ پر چہل قدمی کرنا چاہیے۔
سرگوشی	=	آہستہ سے کان میں بولنا	احمد اور اکبر نے آپس میں سرگوشی کی۔
سنوارنا	=	آراستہ کرنا، سجانا	اچھی صحبت اختیار کرنے سے اخلاق سنورتے ہیں۔
سوجھنا	=	ذہن میں آنا، خیال آنا	شاہد کو ایک ترکیب سوجھی۔
سوچ بچار	=	گہرائی سے سوچنا	کام کرنے سے پہلے سوچ بچار کرنا چاہیے۔

(ش)

شاد	=	خوش، مسرور	ہم اچھا پڑھتے ہیں تو ہمارے والدین شاد ہوتے ہیں۔
شجر	=	پیڑ	کوا اپنا گھونسلہ شجر کی ٹہنی پر بناتا ہے۔
شفقت	=	محبت	استاد اپنے شاگردوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں۔
شِیر	=	دودھ	شِیر خوار بچے معصوم ہوتے ہیں۔

(ط)

طبی جانچ	=	صحت کی جانچ	مدرسہ میں طلبہ کی طبّی جانچ پابندی سے کی جاتی ہے۔

(ع)

عیاں	=	ظاہر، علانیہ	لومڑی کی چالاکی سب پر عیاں ہے۔
عیب	=	برائی	کھانے میں عیب مت نکالیئے۔

SCERT TELANGANA

(غ)

غذائی عادتیں = وہ غذا جو جاندار عادتاً استعمال کرتے ہیں۔ مختلف جانوروں کی غذائی عادتیں مختلف ہوتی ہیں۔

غمگین = اُداس رحمت اپنے بچوں کی جدائی پر غمگین ہو گیا

(ف)

فرمائش = مانگ، تمنا ماں باپ بچوں کی فرمائش پوری کرتے ہیں۔

فروغ = ترقی اُردو کے فروغ کے لیے ہم سب کو آگے آنا چاہیے۔

فضا = رونق/ ماحول/ کیفیت جنگل کی فضاء بہت اچھی ہوتی ہے۔

(ق)

قدرت = طاقت خدا کی قدرت کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتے۔

(ک)

کاریگر = ہنرمند، پیشہ وار، دستکار کمہار ایک بہترین کاریگر ہوتا ہے۔

کتب خانہ = لائبریری ہمارے کتب خانہ میں کہانیوں کی بہت سی کتابیں ہیں۔

کٹیا = جھونپڑی زید نے درخت کی ٹہنیاں کاٹ کر اپنے لیے ایک کٹیا بنائی۔

کرسمس ٹری = ایک ایسا مصنوعی درخت جو کرسمس کے موقع پر تیار کیا جاتا ہے۔ کرسمس کے موقع پر کرسمس ٹری کو قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔

کمال = انوکھی بات۔ لیاقت سرکس کے کھلاڑی کمال کے ہوتے ہیں۔

کہر = سردی کے موسم کی دھند کہر میں گاڑی چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔

کیپٹن = کپتان، سردار دھونی ہندوستانی کرکٹ ٹیم کا کیپٹن ہے۔

(گ)

گفتگو = بات چیت بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا چاہیے۔

گوارہ = قابل برداشت انور نے جھوٹ بولنا گوارہ نہیں کیا۔

گھنگھور گھٹائیں = گہرے بادل گھنگھور گھٹائیں بارش کی آمد کا پتہ دیتی ہے۔

(ل)

لطف اندوز ہونا = مزہ حاصل کرنا لطیفے سن کر ہم سب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

للچانا = لالچ کرنا انگور کی بیل دیکھ کر لومڑی کا دل للچایا۔

SCERT TELANGANA

حکومت تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

(م)

ماتھا	= پیشانی	بخار کی حالت میں ماتھا گرم رہتا ہے۔
مالی	= باغ کی دیکھ بھال کرنے والا۔	مالی باغ کی دیکھ بھال اچھی طرح کرتا ہے۔
مچلنا	= ضد کرنا	بچے اپنی ہر بات منوانے کے لیے مچلتے ہیں۔
محافظ	= حفاظت کرنے والا	اللہ ہمارا محافظ ہے۔
مخصوص	= خاص	حیدرآباد میں لارڈ بازار چوڑیوں کے لیے مخصوص ہے۔
مدت	= عرصۂ زمانہ	بڑی مدت کے بعد آج عظیم سے ملاقات ہوئی۔
مریل	= کمزور	شیخ چلی کا گھوڑا مریل تھا۔
مسرت	= خوشی	مجھے جماعت میں اول مقام حاصل ہونے پر مسرت حاصل ہوئی۔
مشعل	= شمع۔روشنی	علامہ اقبال کی شخصیت ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔
مطالعہ	= پڑھنا	مطالعہ سے آدمی کا علم بڑھتا ہے۔
معائنہ	= جانچ پڑتال	ڈاکٹر معائنہ کے بعد دوا تجویز کرتا ہے۔
مفت	= بغیر کسی قیمت کے	سرکاری مدارس میں درسی کتابیں مفت دی جاتی ہیں۔
مفلس	= غریب	مفلسوں کی مدد کرنی چاہیے۔
موسمی پھل	= پھل جو اپنے خاص موسم میں آتے ہیں	آم گرما کا موسمی پھل ہے۔
مہربان	= رحم دل	والدین اپنے بچوں پر مہربان ہوتے ہیں۔

(ن)

نادان	= کم عقل	نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔
نشانہ باز	= صحیح نشانہ لگانے والا	امجد بہترین نشانہ باز ہے۔
نعمت	= بخشش، عطیہ	اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی نعمتیں عطا کی ہیں۔
نو دو گیارہ ہونا	= بھاگنا۔فرار ہونا	چور پولیس کو دیکھ کر نو دو گیارہ ہوگیا۔
نیارہ	= مختلف، انوکھا	سرکس میں جوکر کا روپ نیارہ ہوتا ہے۔

(ہ)

ہڑبڑاہٹ	= گھبراہٹ	آلارم بجنے پر میں ہڑبڑا کر نیند سے جاگ گیا۔
ہمدردی	= غم خواری، دردمندی	انسان کو رحم دل اور ہمدرد ہونا چاہیے۔
ہوش وحواس	= عقل وتمیز	اِنسان غصے میں اپنے ہوش وحواس کھو دیتا ہے۔

SCERT TELANGANA

متوقع آموزشی محاصل

طلبہ یہ سب سیکھتے ہیں......

☆ سنی، دیکھی، پڑھی ہوئی معلومات، واقعات، کردار، عنوانات وغیرہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

☆ تصویروں کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

☆ کہانیاں، نظمیں، گیت وغیرہ ترنم و فہم کے ساتھ مطالعہ کے اصول کو اپناتے ہوئے روانی سے پڑھتے ہیں۔

☆ پڑھے ہوئے امور کا روزمرہ زندگی میں اطلاق کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں اپنے جذبات و احساسات کا زبانی یا تحریری شکل میں اظہار کرتے ہیں۔

☆ مختلف تحریروں کو پڑھ کر ان کی بنیاد پر سوال کرتے ہیں۔ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے ساتھی طلبا یا معلم سے مباحثہ کرتے ہیں۔ سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ (زبانی یا تحریری)۔

☆ مختلف تحریروں میں استعمال شدہ نئے الفاظ سمجھ کر موقع و محل کی مناسبت سے استعمال کرتے ہیں۔

☆ زبان شناسی کے تحت مختلف امور کی نشاندہی کرتے ہیں اور اپنی زبان میں استعمال کرتے ہیں۔

☆ خود سے یا اپنے استاد کے ہدایتوں کے ذریعہ اپنی ہاتھ کی تحریر اور املا کی غلطیوں کی تصحیح کرتے ہیں۔

☆ رموز و اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆ مختلف مقاصد کے لیے زبان کی کسی ایک صنف میں خود سے جو لکھنا چاہتے ہیں اس کے لیے درکار الفاظ اور قواعد کے طریقے کا انتخاب کر کے لکھتے ہیں۔ (مثلاً: مکالمے، کہانی، بائیوڈاٹا وغیرہ)

SCERT TELANGANA